READER
BURAQ

شرارتی نیوز رپورٹر

تحریر : حسن کنول

وہ صبح جلدی اٹھ گیا تھا... آج تو پکا عزم تھا کے ٹیسٹ میں پاس ہو کر ہی لوٹے گا.... چاھے کچھ بھی ہو.... ایک گھنٹے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنائے تھے.... خوب جیل لگا لگا کر.... جب گرین سگنل دل نے دیا کے ہاں اب بھت خوبصورت لگ رہا ہوں... تب موبائل جیب سے نیکال کر سیلفی لی تھی مسکراتے ھوئے... اور فیس بک پر اپلوڈ کر ڈالی تھی... ''آج تو ہزار لائک ملے ہی ملے.... لڑکیوں نے دل تھام لینے ہیں مجھے دیکھ'' وہ خود کی شان میں قصیدے پڑھ رہا تھا ....

جلدی سے نیچے آیا تیار ہو کر.... اور اپنی والدہ کو آواز لگاتے ہوئے جانے لگا: ''امی... میں جا رہا ہوں.... دیکھنا آج تو آپ کا بیٹا کامیاب ہو کر ہی لوٹے گا'' شاھزین نے بلند آواز اعلان کیا تو ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے سب لوگ یہ سن خوب مزاق اڑانے لگے.... سب کے ہسنے کی آواز اس کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی تھی... جن میں سب سے بلند قہقہہ اس کی جوڑوا بھن ....عالیشہ کا تھا

شاھزین نے سب کو ہستا ہوا دیکھا تو غصے سے گھورنے لگا.... سب نے بڑی مشکل سے اپنی ھسی روکی تھی.... اور اس کے گھورنے سے ڈر کر سب ناشتے ....میں مگن ہو گئے

امی: ''اچھا ٹھیک ہے.... ویسے میں بتا دوں آج ناشتے میں آلو کے پرھاٹے ہیں'' شاھزین کی والدہ اس کی کمزوری پر وار کرتے ہوئے بولی

تھیں...انہیں معلوم تھا کے شاھزین بھت فوڈی تھا...بس وہ الگ بات تھی....وہ کتنا بھی کھالے اس کی اسمارٹنیس پر ذرا بھی فرق نہیں پڑھتا تھا....

آلو کے پرھاٹے کا سن منہ میں پانی بھر آیا تھا....

عالیشہ: ''چھوڑیں امی... شاہ کو آلو کے پرھاٹے کہاں کوئی خاص اچھے لگتے ہیں... آپ اس کے حصے کے بھی مجھے دے دیں'' پھر شاھزین سے مخاطب ھو کر: ''جاؤ.... جاؤ.... تمھیں دیر ہو رہی ہے.... جلدی کرؤ.... ورنہ خود انٹرویو میں فیل ھو گے... اور ہم سے آکر کھو گے آپ نے دیر کرائی ورنہ آج تو نیوز چینل میں کام مل ہی گیا تھا.... ہر بار کی طرح'' وہ منہ چیڑا کر بولی تھی....

شاھزین اس کی بات سن دانت پیستے ہوۓ: "تم... کاش تم لڑکی نہ ہوتیں... پھر میں تمھیں بتاتا" کہ کر پاؤں پٹک کر ابھی دو قدم ھی چلا کے آلو کے پرھاٹوں کی مھک نے اس کے قدم روک لیۓ.... وہ دل میں: " کوئی تو روک لو.... اللہ... پرھاٹے.... اف یہ مھک" وہ آہستہ آہستہ قدم بڑھا رھا تھا باھر کی جانب.... اس امید میں کے کوئی تو روکے گا ناشتے کے لیۓ...

پھر دل میں امید کی ایک کرن جاگی جب

"اس کے ڈیڈ نے پکارا: "شاھزین

شاھزین بڑا خوش ہو کر پلٹا اس گمان سے کے وہ ناشتے کرنے کے لیۓ بلا رہے ہیں... مگر دل تو تب ٹوٹا جب ڈیڈ نے مسکراء کر کہا: "اللہ تمھیں کامیاب کرے.... اور وعدہ یاد ھے ناں اپنا؟؟؟..." وہ آبرؤ اچکا کر استفسار کر رھے تھے.... جس کے جواب میں وہ اثبات میں گردن ھلانے

لگا... ڈیڈ: ''اگر آج سلیکٹ نہ ہوئے تو کل سے ہی آفس آجانا...'' انھوں نے وعدہ یاد دلایا تو وہ منہ بسور کر: ''جی ڈیڈ'' کہ کر بغیر ناشتہ کیے منہ میں ... بڑبڑاتا ہوا گھر سے نیکل گیا

شاھزین رفیق صاحب کا اکلوتا بیٹا ہے... امیر و کبیر خاندان کا اکلوتا چشم وچراغ.... لاڈلا اتنا کے ہر فرمائش مانگنے سے پہلے پوری ہوتی ھے... وہ .... جوائنڈ فیملی میں رہتا ہے

والد: رفیق صاحب والدہ: سمین بیگم

جوڑوا بھن: ''عالیشہ..... بڑے ابو بڑی امی.... ان کی خوبصورت سی ایک بیٹی جس کا نام کنول ھے... جسے خدا نے حُسن کی دولت سے مالامال کیا ہے اور ذھانت کی بھی... وہ نہایت ذھین و ہوشیار اور شاھزین اور عالیشہ کی ہم

عمر ھے.... دادادادی... اور گھر کی سب سے اہم ممبر اور شاھزین کے دل کے سب سے قریب اس کی بڑی دادو... {رفیق صاحب کی دادی}......

اس نے ھیوی بائیک اسٹارٹ کی ہی تھی کے کنول بھاگتے ھوے آس کے پاس آئی تھی: "مجھے چھوڑ کر جانے کی تمھاری ہمت بھی کیسے ھوئی؟؟؟" ... شاھزین کے بچے

شاھزین اُسے واقعی لینا بھول گیا تھا اسے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کے اب تو پورے راستے وہ کان کھا جاے گی.... اور اسے نہ چاھتے ہوے بھی اس کی سننی پڑے گی... اس نے اپنے سر پر خود ہی دھپ لگائی تھی... کے وہ اُس جان کی ھٹلر کو کیسے بھول گیا....

سوری سوری.... پتا نہیں میں تم جیسی بلا کو کیسے بھول گیا" وہ خود اپنا سر کھو جاتے ہوئے استفسار کر رہا تھا... "بلا" کا لفظ سن کنول جل گی تھی ....

بلا؟؟؟" اس نے دوبارا شاھزین کا کہا لفظ دوھرایا تھا.... جس پر وہ بائیک سے اتر کر "مجھے ابھی تمھارے لیے کوئی اچھا لقب سوجھ نہیں رہا ہے.... اس لیے ابھی اسی سے کام چلا لو..... بلا جی" کہ کر طنزیہ مسکرانے لگا... اسے مسکراتا ہوا دیکھ کنول غصے سے تلملا اٹھی تھی... "میں..... بلا ....جی؟؟؟؟" اس نے انگلی اپنی جانب کر کے حیرت سے پوچھا تھا

شاھزین لبوں پر مسکراھٹ سجا کر اسے مزید جلا رہا تھا.... وہ بھی کنول تھی.... شاید بھول گیا تھا وہ.... اُس نے بھی نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ.... اور اس کے پاؤں پر اپنی ھیل والی سینڈل زور سے ماری... وہ زور سے اپنا پاؤں پکڑ

چیخا تھا: ''آ.... اللہ..... اتنی زور سے ماردی ظالم'' وہ پاؤں پکڑے کہ رہا تھا...

کنول غصے میں پیدل چل کر جانے کا عزم کرتی ہے ''میں جارہی ہوں اکیلے'' کہ کر بیگ کی زیب کھول کر اس میں سے کالا چشمہ نیکال کر اُس کے سامنے... بڑے بھرم سے پھنتی ہے... اور گھر کے مین گیٹ سے نیکل جاتی ہے

شاھزین اور کنول کی بھت کم ہی بنا کرتی تھی.... لیکن دونوں کا خواب ایک تھا.... نیوز رپورٹر بننے کا.... یہی وجہ تھی کے نہ چاھ کر بھی دونوں زیادہ تر.... ساتھ ہی رہتے تھے

شاھزین اسے جاتا ہوا دیکھ خوش ہو کر: ''چلو شاہ دیر ہو رہی ہے... اب کم از کم کوئی راستے میں دماغ نہیں کھائے گا تمھارا.... اچھا ہے جائے بس وغیرہ

میں دھکے کھاتے ہوئے.... دماغ ٹھیکانے پر آئے گا اس بلا کا.... پھر خود ھی آئے گی شاہ شاہ کرتے ھوئے.... پھر میں اِسے دیکھاؤں گا ایڈیٹیوٹ ہوتا کیا ہے‘‘ اس نے اتراتے ہوئے کہا اور ھیلمٹ سر پر پھن کر بائیک اسٹارٹ کی....

وہ خوشی خوشی بس اسٹاپ کے پاس سے گزر رہا تھا کے اس کی نظر دھوپ میں چمکتی ہوئی کنول پر پڑی.... اس نے جب شاھزین کی بائیک گزرتی ہوئی دیکھی تو بڑے بھرم سے اکڑ کر کھڑی ہو گئی... شاھزین اسے دیکھتے ہوئے گزر جانا چاہتا تھا پر اس کی نظر کنول سے تھوڑے دور کھڑے لڑکے پر پڑی .... جو کھڑے ہو کر صرف کنول کو دیکھ دیکھ کر مسکرائے جا رہا تھا... ’’کمینا... سالا... لڑکی دیکھ کر اپنی اوقات دیکھا رہا ہے... جیسے گھر میں اپنی ماں بھنیں تو ھوں نہیں‘‘ اسے غصہ آیا تھا... اب اس کی غیرت کو

ایک لمحہ بھی کنول کا وہاں کھڑا ہونا گوارا نہ تھا.... ہلیمٹ اتار کر فورا بائیک سے اتر کر اس کے پاس گیا... ”چلو میرے ساتھ“ اس نے حکم صادر کرتے ہوئے بولا تھا... وہ اس کے چہرے کو غصے میں لال ہوتا دیکھ سمجھ گی تھی کے وہ کیوں آیا ہے لینے.... خاموشی سے اثبات میں سر ہلا دیا...

دونوں بائیک پر بیٹھ کر نیوز چینل پہنچے.... شاہزین ابھی بھی غصے میں تھا... ”کمینا...“ وہ ابھی بھی منہ ہی منہ اسے گالیاں دیے جا رہا تھا... ”چھوڑو ناں... چلو اندر چلتے ہیں“ اس نے کہا اور خود ہی اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے اندر لے گی....

وہاں کنول لوگوں کو دیکھ نروس ہو کر: ”اف اللہ... یہاں تو سلیکٹ ہونا بڑا مشکل ہونے والا ہے....“

شاھزین اس کو نروس ہوتا دیکھ: ''تم مت ڈرو... اگر تم ڈرئیں تو میرا کیا ہو گا... '' پھر وہ وہاں موجود لوگوں کو دیکھنے لگا جو انٹرویو کی پریکٹیس کر رھے تھے... ان میں اُسے ایک لڑکی نظر آئی... جس کے بال چھوٹے تھے... نظر کا عینک اس کی ناک پر ٹیکا ہوا تھا... دیکھنے میں تو بھت بھولی بھالی سی معلوم ہو رہی تھی... پھر نہ جانے کیوں وہ اچانک سے پلر سے اپنا سر پھوڑنے لگی... یہ دیکھ شاھزین مسکرا دیا.. ''اب یہ کیا کارٹون ہے ؟؟؟'' اُسے دیکھتے ہوئے بے ساختہ منہ سے نکلا۔۔۔

کنول نے جب اسے لڑکی کو دیکھ کر مسکراتے دیکھا تو بولے بغیر نہ رہ سکی: '' لڑکیوں کو دیکھنا بند کرؤ.. اور انٹرویو کی تیاری کرؤ.... '' کہ کر اس نے اپنے ... ہاتھ میں پکڑئی ھوئی فائل اس کے سر پر ماری تھی

اللہ... کیا مسئلہ ہے تمھارے ساتھ؟؟.... سارے میرے اتنی محنت سے"
...بنائے ہوئے بال بیگاڑ دیے....'' وہ جھنجھلاتے ہوئے کہہ رہا تھا
پھر وہاں پرچیاں بٹیں.... جن میں سے 22 نمبر کنول کو ملا اور 18 نمبر
....شاھزین کو

شاھزین اپنا نمبر دیکھ: "مجھے اس نمبر سے اچھی فیل نہیں آرہی... ویسے بھی
نمبر نہیں ہے... کیوں ناں ہم نمبر بدل لیں؟؟؟'' lucky یہ میرا لاکی
''...اس نے کنول سے پوچھا تو کنول نے سپاٹ سے انکار کر دیا... "جی نہیں

شاھزین اس کا جواب سن بڑا بھولا سہ چہرا بنا کر: "پلیز کنول... میری اچھی
.... کزن نہیں ہو'' اس نے مکھن لگانا شروع کر دیا تھا

پر کنول کو ذرا بھی ترس نہ آیا تھا اس کے بھولے سے چہرے کو دیکھ: "مکھن کسی اور کو لگاؤ جا کر... بڑے آئے.... "پھر اس کی نقل اتارتے ہوئے: "میری اچھی کزن نہیں ہو.... "کہ کر اس کے چہرے کے ذرا سہ قریب آکر "مائے فوٹ" کہتی ہوئی آگے چلی گی تھی....

پتھر دل لڑکی" کہ کر اس نے اپنا پاؤں پٹکا تھا زمین پر... پھر خود بھی اس کے پیچھے ہو لیا.... جب بلکل باری آنے والی تھی کنول کے انٹرویو کی.... تو دونوں نے دیکھا کے ایک ساتھ پانچ لوگ اندر جا رھے ہیں... ٹیسٹ کے لیے....

شاھزین اپنے دل میں: "یا اللہ... اس بار پاس کرا دے.... ورنہ دنیا مجھ جیسے حسین رپورٹر سے محروم رہ جائے گی".... ابھی وہ دعاؤں میں ہی مشغول تھا... کے کنول نے اس کی جانب منہ مڑ کر پوچھا: "آگر تم سے

سوال ہوا کے تم رپورٹر کیوں بننا چاہتے ہو... تو تم کیا جواب دو گے ؟؟؟'' وہ ... بڑے تجسس سے اس سے استفسار کر رہی تھی

شاھزین بڑا سنجیدہ ہو کر: ''کیونکے میں چاہتا ہوں پاکستان کو خوبصورت اسمارٹ ھیڈسم ڈیشنگ رپورٹر ملیں میری طرح.... تاکے لوگوں کا دل کرے نیوز دیکھنے کا... خاص طور پر لڑکیوں کا'' اس کا جواب سن کنول نے ''اپنی آنکھیں حیرت سے ٹم ٹمائیں تھیں... ''تم واقعی یہ جواب دو گے ؟؟؟

ہاں... کیوں ؟؟'' وہ استفسار کرنے لگا اُسے حیرت کرتا دیکھ''

عجیب.... پاگل... یہ جواب مت دینا... کہنا تم چاہتے ہو کے ضرورت مندوں کی آواز بنو... کہنا کے....'' وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے شاھزین

بات کاٹتے ہوئے: ’’یہ ساری لائینیں تم خود بول دینا... ویسے بھی تمھارا نمبر بعد میں آئے گا.... ‘‘

’’کنول اس کی بات سن ’’کیا؟؟؟؟

شاھزین منہ بسور کر آپ جان کر اتنی زور سے کہ رہا تھا کے وہ سن لے...: ’’نمبر تو دے نہیں رہی... لیکچر دے رہی ہے...‘‘ کہ کر آرام سے سامنے رکھی بینچ پر بیٹھ گیا تھا.... کنول اپنے دل میں: ’’اگر آج یہ فیل ہوا تو گھر جا کر سارا الزام میرے سر پر ڈالے گا.... ایک نمبر ہی تو ہے... اس سے کیا فرق پڑے گا کے میں پہلے ٹیسٹ دوں یا بعد میں....‘‘ یہ سوچ کر وہ اس کے برابر میں آکر بیٹھ جاتی ھے... اور بغیر اُس کی جانب منہ کیے اپنی پرچی اس کی طرف بڑھا دیتی ہے... جسے دیکھ وہ بہت خوش ہوتا ہے اور فورا پرچی لے کر

:"اللہ تمھیں چاند سہ دولہا دے" کہ کر بڑی بی کی طرح سر پر ہاتھ رکھتا ہے...

کنول اس کا بھاری ہاتھ اپنے سر سے ہٹا کر: "اُف.... تم تو بڑی دادو کی طرح دعائیں دے رہے ہو... آج کل کہاں ملتے ہیں چاند جیسے لڑکے" ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے سامنے سے ایک پینٹ کوٹ میں ملبوس لڑکا اس کی جانب چلتا ھوا آیا تھا... وہ لڑکا نہایت حسین و جمیل تھا.... کنول کی نظریں تو اسی پر ٹک گیں تھیں... اس کی آنکھوں کو بڑا ہی دلکش لگا تھا وہ... جب وہ قریب آکر نمبر پوچھنے لگا... تو کنول جواب دینے کے بجائے اُسے تکنے لگی....

شاھزین بڑی حیرت سے کنول کو دیکھنے لگا: "اِسے کیا ہوا ہے ؟؟؟... یہ اس لڑکے کو ایسے کیوں دیکھ رہی ہے"

وہ خوبصورت لڑکا اپنے سوال کا جواب نہ پا کر شاھزین سے: ''آپ بتائیں گے کے کون سہ نمبر چل رہا ہے... میرا 19 نمبر ہے.... وہ نیکل تو نہیں گیا؟؟'' وہ پریشان ہو کر پوچھ رہا تھا....

شاھزین: ''نہیں ابھی تو بارہ تیرا چل رہا ہے...'' یہ جواب سن وہ ایک گہرا سانس لینے لگا... ''شکر'' پھر شاھزین سے مخاطب ہو کر: ''تو کیا میں آپ کے ساتھ بیٹھ سکتا ہوں'' اس نے کھڑے کھڑے پوچھا تو شاھزین ذرا سہ کنول کے قریب ہو گیا اور اس لڑکے کے لیے جگہ بنا دی....

شاھزین ہلکے سے کنول کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے: ''کیا ہوا ہے؟؟...''

کنول اس پر نظریں فائل پر ٹکا کر: "کچھ نہیں..." کہ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھنے لگی... جو ابھی تک قابو میں نہیں آرہا تھا.... اتنی زور زور سے دھڑک رہا تھا کے مانو باہر ہی آجاے گا.....

پھر جب انٹرویو کے کمرے میں پانچ لوگوں کو بلایا جاتا ہے... اندر جا کر وہ دونوں دیکھتے ہیں کے پانچ مائیک سیٹ کیے ہوۓ ہیں... اور سامنے نیوز چینل کے بڑے بڑے اور قابل رپورٹر بیٹھے ہیں...

جب کنول اپنے نمبر کے احساب سے مائیک کے پاس کھڑی ہوتی ہے تو اسے اور شاھزین کو پتا چلتا ہے کے کنول کا انٹرویو سب سے پہلے ہو گا... اور شاھزین کا سب سے آخری میں.... کیونکے انھوں نے نمبر بدل لیۓ تھے....

شاہزین جب اپنے نمبر والے مائیک کے پاس کھڑا ہوتا ہے تو اسے برابر میں وہی عینک والی لڑکی نظر آتی ہے... اس کا نمبر 21 تھا... شاہزین اسے دیکھ بے ساختہ کہتا ہے: "اُو... یہ کارٹون"... جو وہ لڑکی سن لیتی ہے اور بڑے غصے سے شاہزین کی جانب دیکھتی ہے... اس کی غصیلی نظریں شاہزین کو احساس دلاتی ہیں کے اُس نے دل میں کہنا تھا یہ... جو غلطی سے ...منہ سے ادا ہو گیا ہے... اس نے اب اپنی زبان دانتوں میں دبائی تھی

سب سے پہلے ان پانچوں سے اپنا تعرف کرنے کے لیے کہا گیا... کنول کے تعرف پر وہ حسین نوجوان جو برابر میں کھڑا تھا اُسے دیکھ مسکرانے لگا... اس کی مسکراھٹ کنول کو ایر کنڈیشن ماحول میں بھی پسینے لا رہی تھی... اُس نے اپنی مٹھی مضبوطی سے بند کر لی تھی... کنول اپنے دل میں: "مجھے شاہ سے نمبر بدلنا ہی نہیں چاھیے تھا... ایک تو سب سے پہلے میرا انٹرویو ہو گا

....دوسرا یہ ھینڈ سم لڑکا بھی میرے برابر میں ہی کھڑا ہو گیا.... کنول ...اگنور کرؤ اِسے.....انٹرویو پر دیھان دو...''وہ خود ی کو سمجھا رہی تھی

کنول کے بعد جب اس ہینڈ سم لڑکے کی باری آئی تو اس نے اپنا نام { جنید شاہ } بتایا... کنول دل ہی دل اس کے نام پر سو جان فدا ہوئی...اس ہینڈ سم شخص کا نام اس کی شخصیت پر جچ رہا تھا.... پھر اس کے بعد ایک موٹا سہ لڑکا .... کھڑا تھا اس نے اپنا نام { حماد } بتایا...اور اپنا پورا تعرف پیش کیا

بھولی سی دیکھنے والی لڑکی نے جب اپنا نام { دعا پرویز } بتایا...تو شاھزین اپنی ھسی روک نہ سکا...اور زور سے ہسا....اس کی ہسی پورے کمرے میں گونجی تھی...سب شاھزین کو حیرت بھری نگاہ سے تک رہے تھے... کنول نے اُسے گھور کر دیکھا تھا الجھی نگاہ سے...وہ بھوئیں اچکائے آشارے سے

پوچھ رہی تھی کے تم ہس کیوں رہے ہو اُس دعا نامی لڑکی کا نام سن کر؟؟؟؟......

نے جن کا نام وقار تھا journalist وہاں بیٹھے ایک بڑے اور قابل
"شاھزین سے مخاطب ہو کر" آپ ہسیں کیوں؟؟؟
شاھزین مسکراتے ہوئے: "وہ دعا کا نام سن لطیفہ یاد آگیا تھا... اس لیے ہسی آگی.... سوری.." کہ کر نظریں جھکانے لگا... کنول اپنے سر پر دھپ لگاتے ہوئے: "یہ لڑکا... ہمیشہ سب خراب کر دیتا ہے

وقار: "کون سہ لطیفہ؟؟" انہیں سنجیدگی سے پوچھتا ہوا دیکھ شاھزین اپنا سر کھو جاتے ہوئے... خودی کو کوستا ہے: "شاھزین تم اپنی ہسی روک نہیں سکتے تھے.... اب تو پکا فیل ہوئے ہی ہوئے..... کل سے آفس جانے کے لیے تیار ہو جاؤ.... لگتا ہے میرا خوبصورت و حسین چہرہ دیکھنے سے دنیا محروم

رہنے والی ہے....." پھر اس نے نظر اٹھا کر جب برابر میں دیکھا تو دعا اسے کھا جانے والی نگاہ سے تک رہی تھی... جیسے دیکھ وہ اپنے ھونٹ چبانے لگا تھا... اور اس سے اپنی نظریں بچا کر وقار کو دیکھ کر: "سر.... سوری..." ....اس نے شرمندگی سے سر جھکایا تھا

وہاں بیٹھی ہوئی ٹیم جو انٹرویو لے رہی تھی ان میں ایک خوبصورت سی خاتون بھی بیٹھی تھیں... انھوں نے مسکراء کر کہا: "میں سننا چاھتی ہوں... پلیز سنائیں" ان کا ذرا سہ مسکرانا شاھزین کی ہمت بڑھا گیا تھا ورنہ تو اس کی ساری امیدیں دم توڑ گی تھیں... وقار کو سنجیدگی سے پوچھتا ہوا ... دیکھ

شاھزین سر جھکا کر: "وہ لطیفہ کچھ یوں ہے (کے کاش تیرا نام دعا ہوتا.... ہم تیرے گھر کی گھنٹی بجاتے... تو آنٹی پوچھتیں کے کیا چاھیے

بیٹھا... تو میں کہتا آنٹی بس آپ کی دعا چاھیے" اس نے لطیفہ سنایا تو وہ خاتون جن کا نام رباب ہے... اور وہ اس نیوز چینل کی چیف تھیں... ہلکا سہ مسکراء دیں... "اچھا تھا.." کہ کر انھوں نے نام پوچھا تھا...

شاھزین: "میم شاھزین رفیق"
رباب: "ہمم" سر اثبات میں ھلاتے ہوے....

وقار: "چلیں اب آپ لوگوں کو ایک کلپ clip دیکھائی جاے گی... اسے دیکھ کر آپ کو نیوز دینی ہے... اور بتانا ہے کے کلپ میں کیا ہو رہا ہے...... سب کو ایک ہی کلیپ پر نیوز تیار کرنی ہے... او۔کے.."

کلپ میں ایک بلی اور چوڑیا کی لڑائی دیکھائی جا رہی تھی..... وہ کلپ چھوٹی سی تھی... جیسے دیکھ کر نیوز سب سے پہلے کنول کو دینی تھی.... کنول نے

اس کلپ کو دیکھ جو نیوز دی اس میں بلی چڑیا کو تنگ کر رہی تھی... اس کے بعد جنید کی باری آئی.... اس کے مطابق بھی نیوز یہی بنتی تھی... کیونکے بظاھر دیکھنے والا ایسا ہی دیکھتا... کیونکے چڑیا چھوٹا جانور ہے اور بلی بڑا... اس لیے بلی کو ظالم اور چڑیا کو مظلوم کہنا آسان تھا...

پھر باری آئی حماد کی... اس نے اس کلپ کو دیکھنے کا نظریہ ہی بدل دیا... اس نے اپنی نیوز میں بتایا کے دراصل بلی کے سر پر چوٹ لگی ہے جو بظاھر تو اتنی خاص نظر نہیں آ رہی... مگر جب چڑیا اس کے سر پر آ کر بیٹھتی ہے تو اسے تکلیف ہوتی ہے... اس لیے وہ چڑیا کو اپنے سر پر بیٹھنے سے روک رہی ہے... اور چڑیا مسلسل اسے تنگ کر رہی تھے...

اس کی نیوز نے ان چاروں کے دیکھنے کا نظریہ بدلا تھا... میم رباب اس کی نیوز سن مسکرائی تھی... جیسے دعا اور شاھزین نے نوٹ کیا تھا...

وقار: ''آپ پہلے آئیں ہیں جس نے چڑیا کو مظلوم نہیں بتایا...'' وہ کافی امپریس ہو کر بولے

اس پر حماد پر اعتماد ہو کر: ''کیونکے میں جانتا ہوں ایک نیوز رپورٹر کا کام حقائق کی تلاش اور اسے لوگوں تک پہنچانا ہوتا ہے... عام لوگوں کی طرح اندازے لگانا نہیں....''

اس کا جواب دعا اور شاھزین کو بلکل صحیح لگا... انھوں نے بھی اپنی اپنی نیوز میں بلی کو مظلوم رکھا ....

کمرے سے باہر آ کر کنول کا منہ اتر گیا تھا... وہ بہت اداس ہو گی تھی... وہ جا کر بینچ پر بیٹھی اور اپنا خوبصورت چہرہ نیچے کی جانب جھکا کر اپنے دونوں

پاؤں تیز تیز ہلانے لگی.... شاھزین اس کے برابر میں آکر: ’’اتنا کیوں اداس ہو رہی ہو؟؟.... ابھی جو سلیکٹ ہوئیں ہیں ان کی لسٹ نہیں لگی ....ہے... امید مت ھارو... تمھارا نام آجائے گا‘‘ وہ حوصلہ دے رہا تھا

’’ہٹ جاؤ میری نظروں کے سامنے سے... یہ سب تمھاری ہی وجہ سے ہوا ہے... کاش میں نمبر نہ بدلتی... تو میری باری بھی حماد کے بعد آتی...‘‘ وہ اسے دیکھ غصے اور غم کی ملی جھلی کیفیت سے بول رہی تھی.... شاھزین اس کے مزاج سے واقف تھا... اس لیے کنول کو تھوڑی دیر اکیلے چھوڑ کر جانا ہی ....اسے بھتر لگا

شاھزین ایک گہرا سانس بھرتے ہوئے: ’’او۔کے‘‘ کہہ کر تھوڑی دیر کے لیے باہر کی طرف جانے کے لیے کھڑا ہوا... وہ باہر جا ہی رہا تھا کے اس کی نظر دعا پر پڑی... جو وہاں انٹرویو میں آئے ہوئے لوگوں کو کچھ بتا رہی

تھی... شاھزین اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا تھا سننے کے لیے.... کے آخر ... کیوں اس کے ارد گرد لوگ دائرہ بنائے کھڑے ہیں

دعا: "ایک کلپ دیکھائی جا رہی ہے اندر... اس کو غور سے دیکھنا... جو اس میں نظر آ رہا ہے... وہ ہے نہیں... اور جو نہیں دکھ رہا.... وہ ہے" اس کی بات صرف شاھزین کو سمجھ آئی تھی... باقی سب تو ابھی الجھی نگاھوں سے ...اسے دیکھ رہے تھے

اف.... یہ کارٹون...." شاھزین نے اس کو انٹرویو کے لیے آئے لوگوں" ... کی مدد کرتا دیکھ اپنی روشن پیشانی پر زور سے ہاتھ مارا تھا

مجھے تم سے بات کرنی ہے..."شاھزین نے دعا سے کہا... جس پر اس نے پلٹ کر ایک نظر اس کی جانب دیکھا اور پھر مکمل اگنور کر۔۔۔ واپس پلٹ کر لوگوں کو اپنی کہی بات سمجھانے لگی....

"ہیلو.... میڈم... میں نے کہا... مجھے آپ سے بات کرنی ہے"اس نے پھر اَن سنی کی...اب شاھزین سمجھ گیا تھا کے وہ اسے آپ جان کر اگنور کر رہی ہے... وہ دوسروں کے سوالات کے جوابات دینے میں مصروف تھی کے شاھزین نے سب کے بیچ میں زور سے کہا: "ہیلو... کارٹون... میری بھی سن لو"بس شاھزین کا کہنا تھا کے سب ہسنے لگے...جبکے دعا نے غصے سے تلملا کر پلٹ کر کہا: "تم مجھے کارٹون بلا رہے ہو؟؟؟"

شاھزین ہلکا سہ طنزیہ مسکراء کر: "اُو.... تو آواز سنائی دے رہی تھی تمھیں... پھر بھی نظرانداز کر رہی ہو آپ جان کر..."

دعااس کی بات سن: ”تمھارا مسئلہ کیا ھے لڑکے؟؟؟“ وہ جنھجھلاتے ہوئے پوچھ بیٹھی....

کہ تو رہا ہوں مجھے بات کرنی ہے تم سے...“اس نے کہا تو وہ منہ بسور کر ”

“:”بولو

شاھزین: ”ایک منٹ سائیڈ میں آکر بات کرلو“ اس نے دیھمے سے کہا تو وہ مان گئی....

میں ابھی آتی ہوں“ کہ کر وہ شاھزین کے ساتھ بات کرنے اس کے پیچھے ” پیچھے گئی...

....تم یہ کیا کر رہی ہو؟؟؟“ شاھزین اسے سائیڈ میں لے جا کر پوچھ رہا تھا”

نظر نہیں آرہا.... مدد کر رہی ہوں" وہ اپنے دونوں ہاتھ فولٹ کر... اکڑ"
.... کر بولی

کیوں؟؟؟... ساری دنیا کی مدد کرنے کا ٹھیکا تم نے لے رکھا ہے؟؟؟" وہ"
... آبرؤ اچکائے طنز کا تیر چلاتے ہوئے استفسار کر رہا تھا

میں تمھیں جواب دہ نہیں ہوں کسی بات کی... سمجھے..." اس نے اترا کر"
کہا اور اپنا عینک جو ناک پر پھیسل آیا تھا اسے اپنی انگلی سے دوبارا آنکھوں پر
..... ٹکاتے ہوئے بول کر چلی گی

شاھزین ''کچھ لوگوں کے چہرے اور مزاج بلکل نہیں ملتے.... دیکھنے میں تو کتنی بھولی سی لگتی ہے... مگر ہے بھت چالاک... لومڑی کی بھی نانی ہے یہ ... تو...'' کہتا ہوا وہ واپس کنول کے پاس آگیا تھا

اس کے یہ دیکھ قدم رو کے تھے کے کنول سے تھوڑا سہ ہٹ کر جنید اسی بینچ پر بیٹھا ہوا تھا.... وہ بھی اداس معلوم ہو رہا تھا.... دونوں ہی سر جھکاے بیٹھے تھے بلکل ایک انداز میں... اور عجیب اتفاق تھا دونوں پاؤں بھی بلکل ایک جیسے ہی ہلا رہے تھے.... دونوں نے ہی بینچ کو مضبوطی سے دونوں ہاتھوں سے پکڑ رکھا تھا.... ''یہ دونوں تو ایسے صدمہ منا رہے ہیں جیسے زندگی میں پہلی بار فیل ہونے والے ہوں... اتنا کوئی خاص برا تجربہ تو نہیں ہوتا یہ.. میں تو کتنی بار ہوا ہوں...'' پھر خود کا کندھا تھپ تھپاتے ہوے؛ ''مجھے فخر ہے خود پر... ان دونوں کو دیکھ لگ رہا ہے فیل ہو کر بھی مسکرانا کوئی بچوں

کا کھیل نہیں... اس کے لیے بڑا حوصلہ چاہیے ہوتا ہے... جو میرے اندر کوٹ کوٹ کر بھرا ہے.... واہ شاہزین رفیق.... واہ"

پھر رزلٹ وہ ہی آیا جو کنول کا اندازہ تھا.... شاھزین سلیکٹ ہوا تھا اور وہ فیل.... شاھزین پہلی بار خوشی خوشی اور کنول اداس ہو کر ھیلمٹ پہن کر بائیک پر بیٹھی تھی۔اس نے تیزی سے بائیک گھر کی جانب دوڑائی تھی۔۔۔۔

... گھر پہنچتے ہی وہ ھیلمٹ بغیر اتارے گھر کی جانب بڑھنے لگی

"اُو رو کو... ھیلمٹ تو دو میرا" شاھزین پیچھے سے آواز لگا رہا تھا.... لیکن وہ اَن سنی کر کے چلی گی تھی... وہ بائیک سے اتر کر اپنا ھیلمٹ اتارتے ہوئے "اف.... بس اب میں اندر جا کر سب کے حیران و پریشان چہرے دیکھنا چاہتا ہوں... خاص طور پر بولتی طوطی عالیشہ کا.... مجھے یقین ھے

سب ھل جائیں گے یہ نیوز سن"... ہر بار کنول پاس ھوتی تھی اور وہ ناکام ....اسے سب سے خوب طعنے اور کڑوی باتیں سننی پڑھتی تھیں... مگر آج معاملا مختلف صورت اختیار کر گیا تھا... آج وہ پہلی بار سُر خرو ھو کر گھر میں داخل ھونے جا رھا تھا... اس نے فخر سے اپنا چہرہ اونچا رکھا سینہ ذرا تان لیا اور بڑا اتراتا ہوا آج گھر میں داخل ھوا...اُس کا گمان تھا کے آج سب اس کی خوب واہ واہ کریں گے... کیونکے کنول جیسی ذھین و ھوشیار لڑکی جس ... ٹیسٹ میں ناکام ھوئی ھو وہ مردِ مجاھد اس ٹیسٹ میں پاس ھو کر آیا ھے

لیکن گھر میں داخل ہونے کے بعد ساری خوش گمانی دھری کی دھری رہ گئی.... سب سے پہلے تواُس کی نظر صوفے پر بیٹھی ھوئی اپنی والدہ پر پڑی...جو سر پکڑے ھوے تھیں... پھر بڑی امی پر جو بھاگتی ہوئی اُسی کی نظر کے سامنے اوپر کی جانب سیڑھیاں چڑھی تھی.....اچانک سے عالیشہ کے

چیخنے کی آوازیں آنے لگیں: ”دروازہ کھولو.... کنول.... پلیز یار دروازہ کھولو.... “ وہ دروازہ اپنی پوری طاقت لگا کر بجا رہی تھی

شاھزین یہ سب دیکھ: ”حد ہے یار.... ساری توجہ کا مرکز ابھی بھی کنول بن گئی.... کوئی مجھے مبارکباد دینا تو دور دیکھ تک نہیں رہا ھے... “ وہ منہ ہی منہ کھڑا بڑبڑا رہا تھا... پھر وہی کھڑے ھو کر چیختے ہوئے: ”بلائیں اتنی آسانی سے جان نہیں چھوڑتی ھیں عالیشہ... اس لیے بے فکر رھو... “ اس کے کہتے ہی دادو نے پیچھے سے آ کر اس کے زور سے کان پکڑ کر مڑتے ہوئے ڈپٹا تھا ”بے شرم.... گھر کی رحمت کو بلا بولتے ھوئے تجھے شرم نہیں آتی... کنول بیچاری اوپر پھوٹ پھوٹ کر رو رھی ھے... اور تو بجائے اُس کو چپ کرانے کے یہاں کھڑے ھو کر ..... “

وہ بول ہی رہی تھیں کے شاھزین زور سے چیختے ھوئے: ”اچھا اچھا.... نہیں بولوں گا آپ کی لاڈی کو کچھ بھی.... بس... اب پلیز کان

چھوڑیں.... میرے خوبصورت و نازک کان آپ کے اس ظلم کو سہنے سے قاصر ہیں ....''

''پہلے معافی مانگوا تنی زور سے کے کنول کو آواز چلی جائے'' انھوں نے کان پکڑے پکڑے ہی حکم صادر کیا تو وہ مجبوراً منہ بسور کر: ''اچھا کان تو چھوڑیں... مانگتا ہوں معافی آپ کی لاڈلی سے...'' وہ کان چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولا.... دادو نے اس کے کان چھوڑے... تو وہ سرخ لال ہوگئے تھے... وہ اپنے کان مسلتے ہوئے: ''اللہ... کتنے ظالم ہیں آپ لوگ.... بجائے مبارکباد دینے کے سزائیں دے رہے ہیں... آپ لوگوں کو میری ذرا سی بھی فکر نہیں... بس کنول کنول کرتے رہتے ہیں.'' وہ ناراضگی دیکھا کر اپنے کمرے کی جانب چلا گیا تھا....

رات میں جب وہ ٹیرس سے ہوتا ھوا کنول کے کمرے کے سامنے سے گزرنے لگا تو اسے رونے کی آوازیں آنے لگیں...اس سے رہا نہ گیا ھلکا سہ دروازہ کھول کر اندر جھانکا.... کنول بیڈ کے پاس زمین پر بیٹھی روۓ جا رھی تھی... یہ دیکھ وہ بھت حیران ھوا...اُس کی نظر میں فیل ھونا کوئی بری بات نہیں تھی...اور نہ ہی وہ زندگی بھر کے لیۓ نا اھل قرار پائی تھی... پھر اس قدر رونا کیوں؟؟؟.... وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا....پر اسے روتا دیکھ دل اچانک سے اداس ھو گیا تھا...دل چاھا اندر جا کر اُس سے بات کرے.... لیکن ھمت ھوئی ہی نہیں قدم اٹھانے کی...شایدِ اس کی وجہ نمبر زبردستی بدلنا تھا.... جس کا اب دوکھ ھوا تھا اُسے....وہ کچھ دیر خاموش کھڑے اسے روتا دیکھتا رھا...".اِس سے تو میں نمبر نہ بدلتا....یہ ہر بار کی طرح سر اٹھا کر فخر سے اتراتی ھوئی آتی اور میں فیل ھو کر منہ مزاق اڑاتیں...یہی اچھا لڑکا ۓ.... پھر یہ اور عالیشہ مل کر خوب میرا

ھوتا ھے... مجھے تو عادت ھے اِس سب کی..." پھر اُس کے خوبصورت

"...... سراپے کو تکتے ھوئے: "پاگل... رو رو کے کیا حالت بنالی ہے اپنی

وہ صبح آرام سے اٹھ کر نیچے آیا ناشتہ کرنے تو کنول اس کو دیکھ حیرت سے

:"تم گھر میں کیا کر رھے ھو؟؟.... تم گئے نہیں... آج تو تمھارا نیوز چینل

"میں پہلا دن ھے

امی مجھے پر ھاٹے لادو... اور مکھن زیادہ ڈالنا... سوکھے میرے گلے"

سے نہیں اترتے" وہ سیمن صاحبہ کو آواز لگا کر کنول کی جانب دیکھ: "تم

کبھی گئی ھو میرے بغیر جو میں چلا جاتا..." اس نے پوچھا تو وہ نفی میں گردن

ھلاتے ھوئے: "لیکن میری بات اور ہے.... اتنا اچھا موقع تم کیوں میرے

پیچھے گوار ہے ھو؟؟؟؟...''وہ فکر کرتے ھوے بڑی پیاری لگ رہی تھی شاھزین کو.....یہ روپ تو اس نے کنول کا پہلی بار دیکھا تھا...وہ جوابا مسکراء کر:''ایسے مت بولو....دل کو کچھ کچھ ہوتا ھے''اس نے کہا....تو اس کی والدہ پیچھے سے آ کر میز پر پر ھاٹے رکھتے ھوے:''فلم کا نام تو صحیح لے لو شاہ...''انھوں نے شاھزین کی آخری لائن سنی تو ٹوکتے ہوے بولیں...''{دل کو کچھ کچھ ھوتا ھے} نہیں.....{کچھ کچھ ھوتا ھے}...ایک فلم کا نام تو یہ لڑکا صحیح لے نہیں سکتا....نیوز رپورٹر کیسے بنے گا....''وہ اس کے سر پر دھپ لگا کر کچن کی جانب چلی گیں تھیں....شاھزین اپنا سر سہلاتے ھوے:''اِس گھر میں تو میری کوئی عزت ھی نہیں ھے...آپ فیس بک اور انسٹا پر آ کر دیکھیں کتنا بڑا ہیرو ھے آپ کا بیٹا...لڑکیاں ترستی ھیں مجھ سے بات کرنے کے لیے...لیکن میں انھیں بھاؤ تک نہیں دیتا..''وہ اپنی والدہ کو بلند آواز سے اپنی شان میں قصیدے

خود سنا رہا تھا... جس پر کنول مسکراتے ہوئے بولی: ""فالتو کی باتیں ختم کرو اور جاب پر جاؤ.... آج تمہارا پہلا دن ہے...""

میں نے کہا ناں.... ہم ساتھ کام کریں گے ایک ہی نیوز چینل میں"" وہ پراٹھا توڑتے ہوئے کہہ رہا تھا... وہ سنجیدہ تھا اپنے فیصلے کو لے کر... یہ دیکھ کنول افسردہ ہو گئی تھی مزید.... ""سوری... یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے"" کنول کا شرمندہ ہو کر کہنا شاہزین کو دھانس لگا گیا تھا.... وہ بری طرح کھانسنے لگا... کنول نے فوراً جگ سے پانی نکال کر شاہزین کی جانب بڑھایا... اور اس کی کمر سہلانے لگی....

ابھی تم نے کیا کہا مجھ سے"" وہ سانس بحال ہوتے ہی اپنے سننے ہوئے کی تصدیق کرنا چاہتا تھا...

سوری.... کیوں؟؟؟" وہ الجھی تھی"

زندگی میں پہلی بار تم نے مجھ سے سوری کیا ھے... یہ تو میں اپنی ڈائری میں سنہرے قلم سے لکھوں گا" اس نے جواب دیا تو وہ جھنجھلا کر: "شاہ تم کبھی سیرس بھی ھوتے ھو؟؟؟...."

شاھزین اس کا سوال سن سنجیدگی سے: "

نہــیں" کھ کر ھسنے لگا.... کنول غصے سے: "میں سیرس ہوں شاہ.... تیار ھو کر جاؤ سمجھے.... ورنہ" اس نے دھمکی امیز لہجے میں کہا...

ورنہ کیا.... تم مجھے دھمکی دے رہی ھو؟؟؟" وہ آبرؤ اچکائے پوچھ رھا تھا.... "ہاں" اس نے اترا کر کرسی سے کھڑے ھوتے ھوے کہا....

"پیار سے کہتیں تو میں مان بھی جاتا... پر دھمکی... نہ نہ نہ.... دھمکی دے کر غلطی کی آپ نے بلا جی" اس نے شہادت کی انگلی کو نفی میں ھلا کر کہا تھا بڑے اکڑ کر...

"اگر پیار سے کہوں گی تو کون سہ تم مان جاؤ گے" وہ اب شاھزین کے دماغ سے کھیل رہی تھی...

"میں مان جاؤ گا تم ایک بار کہو تو صحیح... پلیز شاہ چلے جاؤ" کنول جیسی لڑکی اس سے پلیز کا لفظ کہے گی... یہ تو اس کی نظر میں ناممکن تھا... اس لیے کہ کر مزے سے ناشتہ کرنے لگا...

پلیز شاہ چلے جاؤ ناں" اُس نے التجائی انداز میں کہا تو شاہزین بڑی حیرت سے اس کا چہرہ تکتے ہوئے استفسار کرنے لگا. "تمھاری طبعیت خراب ہے کیا؟؟؟....دماغی توازن ہل گیا ہے کیا کل کی رجیکشن کے صدمے سے؟؟؟..."

اب مرد بنو اور اپنی زبان پر قائم رہ کر دیکھاؤ مجھے....اٹھو اور جاؤ" کنول نے کہا حاکیمانہ انداز میں تو شاہ پر ہاٹا چھوڑ: "گرگیٹ سے بھی تیز رنگ بدلتی ہو تم تو....دو منٹ پہلے تو التجاء کر رہی تھیں اب حکم صادر کر رہی ہو....ٹھیک ہے جا رہا ہوں میں..." کہ کر تیار ہونے چلا گیا...کنول مسکرانے لگی اُسے جاتا دیکھ

چینل پہنچا تو دروازے پر ہی حماد ملا... ''السلام علیکم'' شاھزین نے سلام کیا

تھا ...

وعلیکم السلام'' کہ کر اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: ''تم تو وہی ہو''

''... ناں.... بس آپ کی دعا چاہیے

یہ سن شاہ اپنی پیشانی پر کھو جاتے ھوے اپنی امبیر سمینٹ... ھلکی سی

.... مسکراھٹ کے پیچھے چھپاتا ھے

نئے آنے والوں میں جب گروپ کا لیڈر بنانے کی باری آئی تو شاھزین اور

حماد کے علاوہ سب نے دعا کو ووٹ دیا... شاھزین نے نوٹ کیا کے اس کے

اور حماد کے علاوہ سارے وہی لوگ چنے گئے تھیں جن کی مدد کرتے ھوئے اُس نے دعا کو دیکھا تھا.....

اب سمجھ آیا میں کیوں مدد کر رہی تھی" دعا نے موقع پا کر اس کے قریب آ کر ھلکے سر گوشی کی... تو وہ مثبت میں گردن ھلانے لگا... سب نئے اور پرانے ممبرز کی ایک مٹنگ رکھی گی تھی... اُس میں پاکستان میں ھوئے ایک حارثے کی کلپ دیکھا کر سب کی اُس بارے میں رائے لی گئی.... جب شاھزین کی باری آئی تو میم رباب اُس کا نام لیتے ھوئے: "شاھزین.... رائٹ؟؟" انھوں نے جب نام لیا شاھزین اور باقی سب نیو ممبرز حیرت کرنے لگے... کے انھیں سب لوگوں میں صرف شاھزین کا ہی نام یاد ھے... شاھزین نے اثبات میں سر ھلایا تو وہ مسکراء کر بولیں "بس آپ کی دعا چاھیے" انھوں نے شاھزین کے چہرے کی حیرت پڑھ لی تھی... اُس کی حیرت کا اختتام رباب نے اِس جملے کو ادا کر کے کیا تھا...

اب تو شاھزین اپنے لطیفے کی وجہ سے بھت امبیرس فیل کر رھا تھا....اُس نے اپنا ماتھا پھر سے کھو جانا شروع کر دیا تھا....اور نظریں کچھ لمحوں کے لیے جھکا لیں تھیں...جب دوبارا نظریں اٹھائیں تواب کے دعا اسے کھا جانے والی نگاہ سے گھور رہی تھی....

____

کچھ دنوں بعد کنول ایک نیوز چینل کی بلڈ نگ سے باھر نیکلی...اور بڑے خوش ہو کر اِس طرح ایکٹینگ کرنے لگی جیسے نیوز دے رہی ھو: "کراچی میں ھلکی ھلکی بوندا باندی کے ساتھ موسم خوشگوار....لوگ موسم انجوائے کرتے ھوئے نظر آرہے ہیں...آپ بھی گھر سے باھر نیکلیں اور اِس

خوبصورت موسم کا لطف لیں... میں آپ کی رپورٹر کنول نواز..... کیمرا مین شفیق احمد کے ساتھ.... ٹی۔وی نیوز کراچی'' کہ کر اترا کر بڑی اداؤں سے پوس دینے... پھر وہی کھڑے ہو کر اپنی سیلفی لی۔۔۔

صبح سویرے اٹھتے ہی اُس نے اپنے والد کے نیوز چینل جانے کا ارادہ کیا تھا... بلڈنگ میں ماسک لگائے وہ حُسن سراپا داخل ہوا... جس کے گولڈن بال چمک رہے تھے... اور اس کی نشیلی آنکھیں دوسروں کو خود اپنی جانب مائل کر رہی تھیں...

سب گڈ مورنگ سر گُڈ مورنگ سر کرنے لگے... وہ زیادہ کسی سے بات کرنا پسند نہ کرتا تھا اِس لیے صرف سر ہلا کر اثبات میں گُڈ مورنگ کا جواب دے رہا تھا... وہ ڈائرک اپنے والد کے آفس جانے کا ارداہ رکھتا تھا... مگر

قسمت سے لفٹ آج کام ہی نہیں کر رہی تھی...اِس لیے پانچ منزلہ سیڑھیاں چڑھنی پڑیں... پھر جب سانس لینے کے لیے پانچویں منزل پر رو کا تو وہاں سامنے نظر پڑی....بس نظر پڑنا تھا کے چہرے پر مسکراہٹ بیکھر آئی تھی.... چہرے سے ماسک اتار وہیں کچھ لمحوں کے لیے دل تھام کر کھڑا ہو گیا....

"جنید تم یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو ؟؟؟" پیچھے سے کسی نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوے پوچھا تو وہ آواز سن پیچھے مڑ "ڈیڈ... آپ سے ہی ملنے آیا تھا"

"تو یہاں کیوں کھڑے ہو ؟؟" انھوں نے کہا تو وہ جواباً مسکرا دیا... "یہ سامنے آفس میں جو لڑکی بیٹھی ہے... وہ ہمارے نیوز چینل میں کام کرتی ہے ؟؟؟؟" جنید نے بڑے تجسس سے استفسار کیا اپنے والد سے....

کون سی لڑکی... سامنے تو بہت ساری بیٹھیں ہیں"اُس کے والد سامنے" آفس کی طرف دیکھتے ہوئے سوالیہ انداز میں پوچھ رہے تھے... پانچویں منزل پر نیو ممبرز کے لیے آفس بنایا گیا تھا... جو نہایت ہی خوبصورت اور شیشے کا بنا تھا... وہاں سارے نیو ممبرز ایک ساتھ بیٹھتے تھے... اُن میں سے ایک کنول بھی تھی... جو جنید کی نظر سے بے خبر اپنی ٹرینگ میں مصروف تھی....

وہ بلیک کوٹ والی... جو پین سے کچھ لکھ رہی ہے ابھی"اُس نے کنول کی" نشاندہی کی... تو اُس کے والد کنول کو دیکھ: "اُو... یہ لڑکی.. ہاں نیو ہے یہاں... تم اِس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہو؟؟"انھوں نے جستجو سے آبرو اچکاتے پوچھا تو وہ مسکراتے ہوئے: "مبارک ہو آپ کو.... آج آپ کی دلی مراد پوری ہوئی... میں آج سے.... نہیں بلکے ابھی سے آپ کے نیوز

چینل کو جوائنٹ کر رہا ہوں.... ذرا پین دیں... میری کلاس مس ہو رہی ہے" کہ کر ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اپنے والد کے کوٹ پر لگا ہوا پین خود نکال تیزی سے کلاس میں جا پہنچا.... اُس کے والد مسکرانے لگے... "چلو تم کسی بھی وجہ سے مانیں.... اللہ کا شکر۔۔۔مانے تو صحیح...." پھر وہ کنول کو بغور دیکھ؛ "کچھ تو بات ہو گی اِس لڑکی میں... جو جنید اِس کی خاطر اپنی سالوں کی ضد چھوڑنے کے لیے تیار ہو گیا..."

"سوری سر آ ایم لیٹ...." کہتا ہوا وہ دروازہ کھول روم میں داخل ہوا تو کنول اُسے دیکھ حیران ہوئی... اُس کا پین مارے شاکٹ کے ہاتھ سے پھسل کر نیچے گر گیا تھا... وہ فوراً نیچے اٹھانے جھکی تو جنید اتنی دیر میں آ کر اُس کے سامنے والی سیٹ پر آ کر ٹک گیا... کنول جب پین اٹھا کر اوپر کی جانب واپس آئی تو جنید کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھ ذرا نروس سی ہو گی.... اُس کے تو گمان میں بھی نہیں گزرا تھا کے وہ جنید سے دوبارا اِس طرح ملے گی... جنید نے

اُسے مکمل اگنور کیا تھا... ایسے ظاہر کر رہا تھا جیسے اُسے کنول ذرا بھی یاد نہیں... وہ کنول کی آنکھوں کی حیرت پڑھ چکا تھا مگر مکمل بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پین ہاتھ میں پکڑے سر طاہر جو بڑے صحافی ہونے کے ... ساتھ ساتھ نیو ممبرز کی تربیت کر رہے تھے... اُن کی باتیں بغور سننے لگا

ــ

شاھزین گھر میں ٹی۔وی لان میں اپنے ارد گرد اخبارات پھیلائے بیٹھا پوائنٹز نوٹ کر رہا تھا... کنول اور عالیشہ حیران و پریشان ہو کر: ''شاہ تم کیا کر رہے ہو؟؟'' دونوں یک آواز ہو کر پوچھ رہی تھیں

نظر نہیں آرہا کیا... دونوں ایک ساتھ نابینا ہو گئی ہو؟؟؟''اُس نے بغیر نظر '' اٹھائے کہا تھا...

"اووووو....... تو...... تم واقعی سیریس ہو... تم واقعی نیوز رپوٹر بننے کے لیے محنت کرنا شروع کر چکے ہو...." عالیشہ اس کے پاس آکر اخبار میں جھانکتے ہوئے کہہ رہی تھی... اُسے اپنی آنکھوں پر ذرا سہ بھی اعتبار نہیں آرہا تھا...

"دیکھ کر عالیشہ.. تم اخبار پر پاؤں رکھ رہی ہو" وہ عالیشہ کے پاؤں پر ہاتھ میں پکڑا ہوا پین مار کر اسے آگاہ کر رہا تھا...

"اُپس... سوری..." کہہ کر وہ دو قدم پیچھے ہٹی تھی...

"شاہ پڑھ تو تم ایک اخبار رہے ہو... اور پھیلا تم نے اتنے سارے رکھیں ہیں میں انہیں سمیٹ دیتی ہوں" کہتے ہوئے کنول بیٹھی تھی اُس کے بلکل سامنے... دونوں کے درمیان ایک ٹیبل کا فاصلہ تھا...

...شاھزین کو محنت کرتا دیکھ کنول اور عالیشہ دونوں مسکراء رہی تھیں

عالیشہ: ”یہ والا شاھزین آج تک کہاں چھپا رکھا تھا تم نے؟؟؟“ کنول کے اخبارات سمیٹتے ہی۔۔۔ وہ برابر میں بیٹھ کر حیرت کے مارے پوچھ بیٹھی تھی...

عالیشہ دماغ خراب مت کرؤ... تم میرا دیھان بٹا رہی ہو“ وہ تو نظریں تک ” نہیں اٹھا رہا تھا یہ دیکھ کنول اُسے چھیڑنے کی نیت سے بڑی شوخی سے بولی: ”اللہ.... ایسا مت کرؤ شاہ... تمھیں اِس طرح محنت کرتا دیکھ دل کو کچھ کچھ ہوتا ہے“ اُس نے دل پر ہاتھ رکھا اور عالیشہ کو آنکھ ماری تھی....

شاھزین نظریں اٹھانے پر مجبور ہوا تھا: "تم دونوں کا مسئلہ کیا ہے ؟؟؟.... جب نہیں محنت کرتا تھا تب بھی تم دونوں کو سکون نہیں تھا... اب محنت کر رہا ہوں تب بھی سکون نہیں ہے..." وہ جھنجھلاتے ہوئے بولا

پیارے لگ رہے ہو ناں بھت.... اِس لیے" عالیشہ اسے خفاء ہوتا دیکھ " مزید چھیڑنے کی نیت سے بولی تھی... جس پر اب شاہزین کی برداشت سے باہر ہوئی تھی... اُس نے پینسل اخبار پر پٹک۔۔۔ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا "تم دونوں یہاں سے جا رہی ہو.... یا پھر میں اپنے طریقے سے بھیجوں ؟؟؟" اس نے دھمکی امیز لہجے میں پوچھا تھا

اُس کا دھمکی دینا کام کر گیا تھا وہ دونوں اٹھ کر: "اب پتا چلا کیسا لگتا ہے جب کوئی پڑھتے ہوئے تنگ کرتا ہے ؟؟" عالیشہ نے مرچیں لگانے والے انداز

میں پوچھا تو وہ مزید گھورتے ہوئے: "جا رہی ہو یا..... ؟؟؟؟؟." اس نے

... سرد لہجے میں لاسٹ وارننگ دی

ہاں... ہاں جا رہے ہیں ہم" کہہ کر کنول نے اُس کے اخبارات کا بنڈل اُس"

کے پاس رکھا اور جانے لگی.... ان دونوں کے جانے کے بعد وہ پھر اپنے کام

.... میں مصروف ہو گیا

دو گھنٹے بعد جب کنول واپس وہاں آئی تو اُسے ابھی بھی محنت کرتا دیکھ مسکراء

دی.. سب گھر والوں کی نظر میں وہ ایک شرارتی شہزادہ تھا.... جس کا محنت

والے کاموں سے دور دور تک کوئی لین دین نہیں تھا... پر آج اسے محنت

کرتا دیکھ سب گھر والے بہت خوش تھے.... کنول جانتی تھی وہ تھک گیا ہو گا

اِس طرح بغیر ٹیک کے زمین پر بیٹھے بیٹھے.... دل میں خیال آیا اُس کے لیے

.... اسٹورنگ چائے بنا دے.... تاکے اُس کی ساری تھکن اتر جائے

"یہ لو شاہ" کنول نے چائے کا کپ اُس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو
شاہزین نے مسکراتے ہوئے شکریہ ادا کر کے فوراً لے لیا...

"چائے کا بریک لے لو تھوڑی دیر... شرارتی رپورٹر جی" وہ اپنا کپ لے کر
پھر سے اُس کے سامنے ہی بیٹھ گئی تھی...
"شرارتی رپورٹر؟؟؟" کہہ کر خود ہی مسکراء دیا... پھر ڈائری میں اپنی پینسل
رکھ اُسے چائے کے بریک کے لیے بند کر دیا.... "اف.... کتنا مشکل ہے
صحافی بننا..." کہہ کر اب اُس نے کمر سیدھی کی... اور اپنے ہاتھ سے اپنے ہی
بازو دبانے لگا...

"تمھاری ٹریننگ کا حصہ ہے یہ؟؟" کنول نے پوچھا...

ہاں... لیکن اُس سے زیادہ اُس کارٹون سے جلن کا" اُس نے جواب دیا تو وہ الجھی نگاہ سے تکتے ہوئے: "کیا؟؟؟؟..... کون کارٹون؟؟.... اور کیسی جلن؟؟؟"

"ارے وہی دعا.... جس کے نام پر میں زور سے ہنسا تھا انٹرویو میں" اُس نے یاد دلایا تو وہ مسکرا دی..

"ہاں ہاں یاد ہے مجھے وہ لڑکی.... وہ تو اتنی پیاری سی اتنی بھولی سی ہے.... اُس سے کیا جلن ہو گی تمھیں؟؟؟" کنول کو دعا کی تعریف کرتا دیکھ شاھزین نے منہ بسورا تھا: "پیاری؟؟؟.......... اور وہ کارٹون.؟؟؟.... ہو ہی نہ جائے.... تمھیں پتا ہے مجھے وہ اتنی ہی زہر لگتی ہے جتنی تم اور عالیشہ...." اُس کے کہتے ہی کنول مزید دلچسپی لیتے ہوئے: "واقعی؟؟؟.... اووو...... ووو... پھر تو بندی میں کچھ بات ہے..." پھر

چائے کا کپ میز پر رکھ بڑے مسرت بھرے لہجے سے: "تمھاری کی ہے دعا......اب تو ملنا level ناپسندیدگی دیکھ لگ رہا ہے... ہمارے پڑے گا اُس سے" کنول دعا سے انسپائر ہوتے ہوئے بولی۔۔۔اس کے چہرے کی ایکسائٹمنٹ دیکھ شاھزین نے مزید منہ بیگاڑا تھا۔۔۔

ویسے۔۔۔۔۔زہر بھی لگتی ہے...اور اُس کی خاطر اتنی محنت بھی کر رہے ہو.... کچھ سمجھ نہیں آیا..." کنول پر سرار مسکراہٹ لبوں پر سجائے چھیڑتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہم نیو ممبرز میں سب سے زیادہ وہ ہی معلومات رکھتی ہے ہر موضوع پر....اُس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے... سر وقار تو بس اب دعا دعا کرتے ہیں....اِس لیے پتا نہیں خود کو کیا سمجھنے لگی ہے.. ہر وقت اتراتی پھرتی ہے.....میں نے نوٹ کیا ہے وہ زیادہ تر اخبار لیے بیٹھی رہتی ہے... پھر آج

سر نے بھی بتایا کے نیوز رپورٹر بننے کے لیے آخبارات پڑھنا اور اہم معلومات کو پوائنٹ کی صورت میں اپنے پاس لکھنا بہت ضروری ہے..... "اُس نے بتا کر چائے کا ایک سیپ لیا تھا....

"او.... تو اِس لیے آخبار کھولے بیٹھے ہو.... "اس نے کہا تو وہ اثبات میں گردن ہلانے لگا....

"ہمیں آج سر طاہر نے ڈریسنگ سینس کے بارے میں بتایا.... وہ کھ رہے تھے نیوز رپورٹر کے لیے یہ بہت اہم ہے".... اُس نے اپنی نالج شیئر کی تھی....

شاھزین سوچتے ہوئے: "ڈریسنگ..... ہممم.... اچھا پوائنٹ بتایا... شکریہ"

دعاذرا جلدی میں باہر نیکلی تھی.... ''ٹیکسی...''اُس نے ٹیکسی ہاتھ دیکھا کر روکنا چاھی تھی.... مگر ٹیکسی روکی نہیں...اُس نے شاھزین کو بائیک اسٹارٹ کرتا دیکھا تو اُس کے پاس چلی آئی... ''مجھے مارکیٹ جانا ہے ...میری مماھاں میرا ویٹ کر رہی ہیں.... کیا تم مجھے چھوڑ دو گے ؟؟؟'' دعا کو یقین تھا کے شاھزین اُسے انکار نہیں کرے گا....اِس لیے پوچھتے ہی ...اُس کا جواب کا انتظار کیے بغیر بیٹھنے لگی

اسے بیٹھتا ہوا دیکھ---شاھزین نے اپنا ہیلمٹ اتارا''ہیلو.... میم.... کہاں ؟؟...''اُس کے کہتے ہی وہ بیٹھتے بیٹھتے رو کی

...کیا مطلب ؟؟؟'' وہ الجھی نگاہ سے پوچھ رہی تھی''

میں نے ہاں کب کہا؟؟؟.....جو تم بیٹھ رہی ہو''اُس کے کہتے ہی دعا کو اپنی''
تذلیل کا احساس ہوا تھا....وہ ذرا بائیک سے ایک قدم دور ہو کر کھڑی ہوئی
...اور حیرت بھری نظروں سے:''تم مجھے ذلیل کر رہے ہو
؟؟؟.....کیونکے میں نے تم سے مدد مانگی''اُس کی آنکھوں میں تھوڑی سرخی
..... اتر آئی تھی

نہیں...بس میں چیٹروں کی مدد نہیں کرتا''شاھزین کا جواب اسے الجھا''
''گیا تھا:''کیا کہ رہے ہو؟؟؟؟.....میں نے کب چیٹنگ کی؟؟

انٹرویو والے دن.... تمھاری مدد کرنے کی وجہ سے وہ لوگ انٹرویو میں''
پاس ہوے جنھیں تم نے اپنے مفاد کے لیے کلپ کے بارے میں پہلے سے

ہی بتادیا تھا.... کیا یہ اُن لوگوں کے ساتھ چٹینگ نہیں تھی جو اُس کلپ کو اپنے نظریے سے دیکھنے کی وجہ سے فیل ہوئے؟؟؟؟.....“

”افففف...... تم تو فیل نہیں ہوئے ناں؟؟؟..... پھر تمھیں کیا مسئلہ ہے؟؟؟“ دعا غصے سے تلملا کر گویا ہوئی۔۔۔

”ہاں میں فیل نہیں ہوا.... لیکن کیا تمھیں کبھی یہ احساس ہوا کے تمھاری وجہ سے کتنے لوگ جو واقعی قابل تھے اِس جاب کے.... وہ ناامید گھر لوٹے....“ شاہزین بھی غصے سے جواب دے رہا تھا

”تم دونوں بھر کھڑے ہو کر کیوں لڑ رہے ہو؟؟؟“ حماد نے استفسار کیا.... انہیں بحث کرتا دیکھ

یہ سوال مجھ سے نہیں اپنے اِس دوست سے پوچھو...." کہ کر شاھزین "

سے مخاطب ہو کر: "میں نے صرف مدد کی تھی.... سمجھے...." اُس نے

کافی جتاتے ہوئے کہا

اُسے مدد کرنا نہیں چیٹنگ کرانا کہتے ہیں... ایک کام کرؤ.... گھر جاؤ تو "

مدد اور چیٹینگ کی تعریفات پڑھ لینا.... پھر مجھے کل آکر بتانا..... جو تم نے

کیا انٹر ویو والے دن وہ کیا تھا؟؟...... مدد یا چیٹنگ...... اگر تم کلپ کا نہ

بتا تیں تو انٹر ویو میں پوائنٹ لب و لہجے اور ڈریسنگ سینس پر ملتے.... اور جو

واقعی اِس جاب کے قابل ہوتا وہ ہی آتا" کہ کر اُس نے حماد سے مخاطب ہو کر

" کہا: "چلو

حماد دعا سے: ''اِس کی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں'' کہتا ہوا ہیلمٹ پہن کر شاھزین کے ساتھ بیٹھ گیا..... وہ دعا کو اُس کی غلطی پر آج شرمندہ کر گیا تھا....

تمھیں نہیں لگتا تم کچھ زیادہ ہی بول آۓ؟؟؟'' حماد نے سوال کیا''

نہیں.... میں تو کب سے اُسے سننا چاھتا تھا.... موقع آج لگا.... اُس کی'' وجہ سے کوئی میرا اپنا بہت رویا تھا.... میں نے تو فقط اس مغرور کارٹون کو اس کی غلطی کا احساس دلایا ہے.... جسے کر کے وہ بھول بیٹھی تھی'' شاھزین نے سنجیدگی سے جواب دیا۔۔۔اس کی آنکھوں میں کنول کا خوبصورت سراپا لہرایا تھا۔۔۔

کنول کو پہلا انٹرویو لینے کا موقع ملتا ہے تو خوشی کے مارے اسے نیند ہی نہیں آتی.... ساری رات تیاری میں گزرتی ہے..... صبح سیڑھیوں سے اترتے ہوئے وہ بے دھانی میں سامنے سے آتے ہوئے شاھزین سے ٹکراتی ہے.... دونوں اپنا سر پکڑ ""آ

"... دیکھ کر نہیں چل سکتے تم"کنول سر مسلتے ہوئے کہہ رہی تھی

اووو.... غلطی تمھاری ہے.... موبائل پر نظریں جمائے اندھوں کی" طرح چل رہی ہو..."اس نے بھی اپنا سر مسلتے ہوئے کہا ...

میں ابھی ذرا جلدی میں ہوں... بعد میں آ کر بتاؤں گی تمھیں کے اندھا" کون ہے" وہ جلدی میں تھی اِس لیے دانت پستے ہوئے کہہ کر جانے لگتی ہے....

ہیلو... کہاں ؟؟... اتنی صبح کہاں جا رہی ہو... وہ بھی بغیر ناشتے"
کے" شاھزین نے اس کی راہ میں اپنا سیدھا ہاتھ حائل کیا تھا.... روکنے کی
... نیت سے

... میں ابھی جلدی میں ہوں... راستہ چھوڑو...." وہ ہلکا سہ جھنجھلائی تھی"

پہلے بتاؤ.... پھر جانے دوں گا" وہ مسکراتے ہوے بولا... مانو اسے تنگ"
..... کرنے میں مزا آ رہا ہو

اف..... انٹرویو لینے جا رہی ہوں.... بس سن لیا.... اب چھوڑو"
راستہ" کہ کر اُس نے جانا چاہا مگر شاھزین نے اپنا ہاتھ اُس کے راستے سے نہ
ہٹایا... بلکے مزید سوالات پوچھنا شروع کر دیے:"انٹرویو.... کس

کا؟؟؟.... کہاں ؟؟؟؟..... تمھیں کال آئی تھی ؟؟؟..... کال کب آئی رات میں یا صبح میں ؟؟؟...انٹرویو ٹی۔وی پر آئے گا؟؟؟... کس ٹائم آئے گا؟؟؟"

"شاہ... میں نے کہا مجھے دیر ہو رہی ہے.... یہ سارے سوالات کے جوابات میں بعد میں دے دوں گی... ابھی راستہ چھوڑو...." وہ اب غصے سے منہ پھولا کر کہ رہی تھی..

"پہلے جواب دو پھر جانے دوں گا" وہ اسے تنگ کر کے خوب لطف لے رہا تھا.... اس کی ناک اب غصے سے لال ہوتی جا رہی تھی

"شاہ.... تمھیں پتا ہے جب مجھے غصہ آتا ہے تو میں کیا کرتی ہوں" دانت پیستے ہوئے اُس نے شاھزین کو دیکھ استفسار کیا....اور اگلے ہی لمحے اُس کے

سیدھے پاؤں پر اپنی ھیل والی سینڈل زور سے دے ماری..... مگر وہ بھی ہوشیار ہوگیا تھا اس کے سوال پوچھتے ہی..... برق کی تیزی سے اس نے کنول کے حملے سے اپنا پاؤں بچایا اور پھر طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے بڑے فخر سے: ''کیسا؟؟؟... ہر بار ایک ہی طریقہ کام نہیں کر..... '' وہ بول ہی رہا تھا کے کنول اچانک بڑے پیار سے مسکرائی... اور تیزی سے اُس کے الٹے پاؤں پر اپنی سینڈل پوری طاقت کے ساتھ ماری....

آہ.... آآآآآآآآآآ..... ظالمہ... حد ہے..... اتنا سہ مزاق بھی نہیں سمجھتی.... '' وہ اپنا پاؤں پکڑے کنول پر چیخ رہا تھا ''....

اور کوئی سوال پوچھنا ہے... یا اب میں جا سکتی ہوں؟؟'' اس نے اپنی گردن موڑ کر بڑے پیار سے پوچھا تھا ''...

جاؤ..... جاؤ" کہتا ہوا وہ سامنے صوفے پر جا کر بیٹھ۔۔۔اپنا پاؤں سہلانے" لگا... کنول مسکراتے ہوئے جانے لگی.... پھر اچانک مڑ.... اسے دیکھ:"تین بجے آئے گا ٹی۔وی پر.... دیکھنا مت بھول ناں"

دوپھر کے تین بجے یا رات کے ؟؟" وہ شرارت سے پوچھ کر..... آنکھ مارتا" ہے...

تم کتے کی دم ہو۔۔۔ پتہ ہے ناں تمہیں شاہ؟؟؟؟"... جس کے جواب" میں وہ اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کھا جانے والی نظروں سے گھور کر کہتی ہوئی باہر کی جانب تیزی سے دوڑی۔۔۔۔

میرا جواب تو سنتی جاتی" شاہزین منہ بسور بولا۔۔۔"

رات کو گھر میں داخل ہوا تو بڑی دادو کو سامنے پا کر تیزی سے آ کر سینے سے لگ گیا..... ''اللہ.... آنکھیں ترس گیں تھیں میری آپ کو دیکھنے کے لیے..... '' وہ ان کے پیشانی کو چومتے ہوئے کہہ رہا تھا....

میں نے بھی بہت یاد کیا'' بڑی دادو اپنی آنکھوں میں آنے والے آنسوں'' صاف کرتے ہوئے بولیں....

رات میں وہ اپنا سر بڑی دادو کی گود میں رکھ آرام سے لیٹا تھا.... ''اللہ جو سکون مجھے آپ کی گود میں آتا ہے وہ اپنے نرم و ملائم بستر پر بھی نہیں آتا.. "....

....اچھا..‘‘کہ کر بڑی دادو اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں’’

باتوں ہی باتوں میں بڑی دادو شاھزین سے:’’شادی کا کیا ارادہ ہے؟؟.....میری تو آخری خواہش ہے کے تیرے بچے دیکھ کر مروں‘‘ انھوں نے کہا تو شاھزین فورا سیدھا ہو کر بیٹھ:’’اللہ نہ کرے....اللہ آپ کو لمبی عمر دے....مرنے مرانے کی باتیں میرے سامنے مت کرا ....کریں....ابھی آپ کی عمر ہی کیا ہے....‘‘وہ خفگی سے کہ رہا تھا

اچھا اچھا....‘‘وہ مسکراتے ہوئے....’’بال کتنے خشک ہو رہے ہیں’’ تمھارے...تیل کب سے نہیں لگایا؟؟‘‘وہ دوبارا لیٹا تو دادو بالوں کو ...سہلاتے ہوئے پوچھ رہی تھیں

میرا خیال کون رکھتا ہے سوائے آپ کے....روکیں میں تیل لے کر آتا"
ہوں...."کہ کر وہ تیل لینے گیا تھا....لا کر تیل کی شیشی بڑی دادو کے ہاتھ
میں دی جو بیڈ پر بیٹھی تھیں...اور خود ان کی جانب پیٹھ کر کے بیٹھ گیا زمین
پر...

بڑی دادو تیل کی مالش کرتے ہوئے:"کوئی لڑکی ہے نظر میں ???"ان کے
.... سوال پر وہ گہری سوچ میں پڑھ گیا تھا

"لڑکی ??...... ہمممم.....مجھے نہیں پتا"

"کیا مطلب ???"

"...مجھے نہیں پتا کسی کو پسند کیسے کرتے ہیں"

بڑی دادو اُس کا معصومانہ جواب سن مسکراءدیں... ''کسی کو پسند کرنے میں کوئی rocket science تھوڑی لگتی .....''

ہاں....پر مجھے کیسے پتا چلے گا کے مجھے وہ پسند ہے....اور اتنی شدید پسند ہے کے میں اُس سے شادی کرنا چاھتا ہوں''

ہمم.....اگر میں تمھیں پسند آجانے کی نشانیاں بتادوں تو.....''انھوں نے کہا تیل کی مالش کرتے ہوئے....

پسند آنے کی نشانیاں'' کہ کر وہ ہنس دیا..... ''ایسا بھی کچھ ہوتا ہے ؟؟؟'' وہ بے یقینی سی کیفیت میں بولا

ہاں...''ان کے کہتے ہی وہ دلچسپی لیتے ہوئے اُن کی جانب منہ کر''اچھا''
''بتائیں پھر.... میں جاننا چاہوں گا

پہلی نشانی.... اُس کا چہرہ ہر وقت آنکھوں میں رہتا ہے.... یہاں تک کے''
راتوں کی نیند تک اڑ جاتی ہے...اور....''شاہزین بیچ میں ہی بول پڑا تھا
.... بڑی سنجیدگی سے بڑی دادو کی جانب دیکھ:''اِس کا مطلب مجھے اُس ہارر
''... مووی کی چڑیل پسند آ گی تھی

''اُس کے کہتے ہی بڑی دادو حیرت سے:''کیا؟؟؟

ہاں.... فلم دیکھنے کے بعد میرا جو حال تھا وہ میں آپ کو بیان بھی نہیں''
کر سکتا..... ہر جگہ وہ چڑیل مجھے نظر آ رہی تھی... سونا تو بہت دور کی بات
ہے میں تو واشروم بھی نہیں جا پا رہا تھا.... ہر لمحہ اُس کا خوفناک چہرہ میری

آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا....اِس کا مطلب وہ چڑیل میری پہلی پسند ہے...." وہ سنجیدگی سے کہہ کر بڑی دادو کو دیکھنے لگا

بڑی دادو نے اُس کے سر پر دھپ لگائی... جس کے بعد وہ خوب ہسنے لگا تھا....

اڑالو.... خوب مزاق اڑالو.... جب واقعی کوئی پسند آئے گی تو خود آؤ گے میرے پاس.... کہو گے..... دادو آنکھ کھولتا ہوں تو اسے دیکھنا چاھتا ہوں.... آنکھ بند کرتا ہوں تو اس کا سراپا میری آنکھوں میں اتر آتا ہے...." وہ بول ہی رہی تھیں کے شاھزین بیچ میں اُن کی بات کاٹتے ہوئے: "اف..... ایسی باتیں فلموں ڈراموں میں اچھی لگتی ہیں.... اور میں حقیقت پسند شخص ہوں...."

.... چلو دیکھتے ہیں....'' وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہی تھیں''

چلیں اگر واقعی جیسا آپ نے کہا.... ویسا ہوتا ہے میرے ساتھ.... تو''
دوسری نشانی پوچھنے خود آؤں گا آپ کے پاس'' کہہ کر ہسنے لگا.... کیونکے
.....اسے ذرا سہ بھی یقین نہ تھا کے ایسا کبھی کچھ ہو گا

تیز ہواؤں کے ساتھ بارش ہو کر چکی تھی..... بارش تو تھم گی تھی مگر دعا کو
اپنا سفر اِن تیز ہواؤں کے ساتھ جاری رکھنا تھا..... ہوا سامنے رُخ کی چل
رہی تھی اِس لیے وہ ہواؤں سے ٹکراتے ہوئے اپنی منزل کی جانب بڑھ
رہی تھی.... کے آدھے راستے میں اچانک بارش دوبارا شروع ہو گی....وہ
اپنے پرس سے چھتری نیکالنے لگی... مگر یہ دیکھ بڑی پریشان ہوئی کے چھتری

تو بیگ سے غائب تھی.... اب وہ پریشانی کے عالم میں کھڑی اِدھر اُدھر نظر دوڑانے لگی.... سامنے تھوڑا سہ دور ایک درخت نظر آیا..... اونچی ھیل کی سینڈل پہنے ہونے کے سبب وہ تیز نہیں بھاگ پا رہی تھی.... جس کی وجہ سے وہ درخت تک پہنچتے پہنچتے کافی بھیگ گی تھی.... درخت کے نیچے کھڑے ہونے کے باوجود وہ خود کو بھیگنے سے بچا نہیں پا رہی تھی..... وہ اب نیچے گلی زمین پر اکھڑو بیٹھ گی تھی... "یااللہ بارش روک دے.... مجھے چینل پہنچنا ہے.... پہلے ہی کافی دیر ہو چکی ہے......" اسے اب سردی لگنے لگی تھی.... جتنا ممکن تھا خود کو سو کیڑ کر بیٹھ گی تھی.... بارش تھی کے تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی... "کاش میں سنڈریلا ہوتی.... جس کا شہزادہ گھوڑے پر سوار ہو کر آتا اِس لمحے.... مجھے اِس پریشان حالت میں دیکھ بے قرار ہوتا... میری مدد کرتا.." وہ سوچوں میں گم ہو کر اپنا چہرہ اپنے پاؤں پر جھکا لیتی ہے.. "اللہ.... ایسا تو صرف کھانیوں میں ہوتا ہے.... اصلی زندگی میں کوئی شہزادہ نہیں آتا مدد کرنے... نا جانے کیوں ہم لڑکیاں

شہزادوں کے خواب دیکھ کر بڑی ہوتی ہیں....پر حقیقت میں اُن شہزادوں

کا کوئی وجود ہی نہیں ہوتا''...جب وہ دل ہی دل اداس ہو گی تو اچانک اُسے

محسوس ہوا کے بارش آنا بند ہو گی ہے....اُس نے گمان کیا کے بارش اب

تھم گی ہے...اُس نے اپنا خوبصورت چہرہ خوش ہو کر اٹھایا تو اپنے عینک کے

اپنے سر پر گیلے ہونے کے سبب اسے سب دھندلا نظر آرہا تھا....اسے

چھتری نظر آرہی تھی دھندلی دھندلی....اور اسے پکڑا ہوا شخص

بھی....اُس نے اپنا عینک اتار کر دیکھنا چاہا مگر اس کی (آئی سائٹ eye-

sight) کمزور ہونے کے سبب اسے سامنے کھڑا شخص نظر نہیں آرہا

تھا.....

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟؟؟..... کھڑی ہو''اُس کی آواز سن دعا کے منہ''

سے بے ساختہ نیکلا''شاھزین؟؟؟......یہ تم ہو''اُس نے اپنی آنکھیں

مسلتے ہوئے پوچھا تھا.....

ہاں... کھڑی ہو" شاہزین نے اس کے ہاتھ سے چشمہ لے کر اس کے "آگے اپنا ہاتھ بڑھایا تھا.....دعا کو شاہزین کا ہاتھ بھی دھندلا دھندلا نظر آرہا تھا....وہ کافی بھیگ چکی تھی...اب وہ کپکپا رہی تھی.... شاہزین نے خود ہی اُس کا ہاتھ تھام کر اسے کھڑا ہونے میں مدد کی تھی....اس کا یوں خود ہی ہاتھ تھام کر اٹھانا دل چھو گیا تھا.....اُس لمحے دعا کو لگا کے {ہاں} شہزادے ہوتے ہیں..... شاہزین نے اسے کھڑا کرتے ہی اپنا کوٹ اتار کر اسے پہنایا تھا....اب تو اس کے دانت بھی بجنے لگے تھے.... یہ دیکھ وہ فکر مند ہو کر: "تمھیں تو سردی لگ گی ہے.... چلو میرے ساتھ" کہ کر اسے اپنے ساتھ لے جانے لگتا ہے

روکو.....مجھے چشمہ دے دو پہلے میرا......مجھے کچھ نظر نہیں آرہا ہے“”

اس کے کہنے کے بعد شاھزین کو علم ہوا کے اُس کی eye sight کافی کمزور ہیں....

اُو........سوری....مجھے پتا نہیں تھا....“کہ کر اس نے چھتری دعا کو پکڑا” کر۔۔۔۔اپنی جیب سے رومال نیکال کر چشمہ صاف کر کے اسے واپس دیا تھا..... ”شکریہ“شکریہ ادا کرتے ہوئے اُس نے اپنا عینک واپس پہنا تھا.....

وہ اسے چائے کے ہوٹل پر لے گیا تھا.... بارش تو مانو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی....دونوں ھوٹل کے اندر بیٹھ کر باہر کی جانب دیکھتے ہوئے چائے پی رہے تھے.....

شاھزین: ”تم ٹھیک ہو؟؟“ وہ فکر مند ہو کر پوچھنے لگا

دعا: ”ہاں.... بس آپ کی دعا چاہیے“ اس نے مسکراتے ہوئے کہا
”تھا..... تو شاھزین اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے: ”کیا؟؟؟؟
آج پہلی بار وہ اسے دیکھ مسکرائی تھی.... اُس کی مسکراہٹ دل چورا لینے والی تھی.... وہ سمجھنے سے قاصر تھا کے وہ کیوں ایسا کہ کر مسکراء رہی ہے.... وہ الجھی نگاہ سے اسے تکنے لگا.....

اسی دوران وقار صاحب کی کال آتی ہے... وہ شاھزین سے نیوز چینل پہنچنے کا کہتے ہیں جلد سے جلد...

شاھزین تیزی سے کرسی سے اٹھتے ہوئے: ”چلو“ وہ بھی فوراً اٹھ کر اس کے پیچھے چلی تھی....

دونوں جیسے ہی باہر نیکلے شاھزین کی ناک کو جلیبی کی خشبو نے جگڑا تھا.... وہ سامنے والی شاپ پر جلیبی بنتی دیکھ منہ میں پانی آنے سے نہ روک سکا تھا.... ”جلیبی کھاؤ گی؟؟؟“ اُس نے دعا کو دیکھ پوچھا.... تو وہ ٹم ٹماتی آنکھوں کے ساتھ اثبات میں سر ہلاتے ہوئے بولی

تم کھلاؤ گے تو ضرور کھاؤ گی“ اس کا جواب پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ ”.... تھا.... اب دعا کی مسکراہٹ شاھزین کو الجھانے لگی تھی

ہہہمممم“ وہ نہ سمجھی میں سر کھجاتے ہوئے...”

جلیبی کی دوکان پر پہنچ کر شاھزین کو ایک آئیڈیا آیا.... اُس نے دعا کو ویڈیو بنانے کے لیے کہا.... اپنا موبائل اُس کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے.....

ہیلو سر.... میرا نام شاھزین ہے اور میں آپ کا انٹرویو لینا چاہتا"
ہوں... اپنے نیوز چینل کے لیے..... کیا آپ کی اجازت ہے؟؟؟....."
ان کی اجازت ملتے ہی شاھزین نے ان سے سوالات پوچھنا شروع
کر دیئے....

اس نے شاپ والے زوہیب صاحب کا انٹرویو لینے کے بعد اپنی ویڈیو کا اختتام
اِن الفاظ میں کیا: "گرما گرم جلیبی پکوڑے سموسے اور چائے
بارش کا لطف دوبالا کر دیتے ہیں.... آپ بھی انجوے کریں بارش........
کو پکوڑے سموسے اور جلیبی کے ساتھ.... میں ہوں آپ کا نیوز رپورٹر
شاھزین رفیق.... کیمرہ وومین دعا پرویز کے ساتھ۔۔۔۔آواز۔نیوز
کراچی۔۔۔۔

کنول مداری کا پورا انٹرویو لے چکی تھی....اسے اب اختتام کرنا تھا...کے اُس کا کیمرا مین جس کا نام امتیاز احمد ہے...اس نے اصرار کیا کے اب وہ اپنے کندھے پر بندر کے بچے کو تھوڑی دیر کے لیے رکھ کر اپنے انٹرویو کا اختتام کرے.... یہ سننا تھا کے کنول کا مارے حیرت کے منہ کھلا تھا...''کیا؟؟؟''

اُس کاری۔ایکشن دیکھ امتیاز کے پیچھے کھڑا جنید زیر لب مسکرایا....کنول نے تھوڑی دیر احتجاج کیا مگر اُس کا کوئی فائدہ نہ ہوا...امتیاز بضد تھا اپنی بات پر...

''رکھ لو کنول.... کتنا مشکل ہو گا ایک بندر کے چھوٹے سے بچے کو کندھے پر رکھ کر دو جملے بولنا'' جنید نے آخر کار اپنی خاموشی توڑی تھی....اُس کا کہنا کنول کے لیے بہت اہمیت رکھتا تھا...وہ نا چاہتے ہوے بھی صرف جنید کی بات رکھنے کے لیے بندر کے بچے کو اپنے کندھے پر رکھوالیا تھا....

بندر کے بچے نے کنول کے کندھے پر چڑھتے ہی اُس کے براؤن بالوں کو چھیڑنا شروع کر دیا تھا... جس پر وہ چیختے ہوئے: ''اللہ.... میں نہیں کر سکتی.... ھٹاؤ اِسے'' کہتے ہوئے اچھلنے لگی تھی... جس پر جنید اور امتیاز ....اپنی ھسی نہ روک سکے

''ارے وہ بچہ بیچارا ڈر جائے گا... رک جاؤ....'' آکر جنید نے اس کے ...دونوں بازوں پکڑ کر روکنے کی کوشش کی تھی

مداری نے بندر کے بچے کو فورا کنول کے کندھے سے ہٹایا تھا.... جس کے بعد اُس نے ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا: ''شکر'' گویا رکا ہوا سانس بحال ہوا ہو۔۔۔

کنول اتنا مشکل نہیں ہے جتنا تمھیں لگ رہا ہے... جتنا تم اُس بندر کے بچے ''
سے ڈر رہی ہو.... مجھے لگ رہا ہے کے اُس سے کہیں زیادہ وہ تم سے ڈر رہا
ہے... سُو پلیز..... حوصلہ کرؤ.... بھادر بنو....'' جنید اسے سمجھا رہا تھا

کنول اپنے دل میں: ''افففف۔۔۔۔ کہاں پھنس گی آ؟؟؟.... یہ کیمرا مین تو
پاگل ہے... بندر والے کا انٹرویو لے رہی ہوں تو آخر میں میرے کندھے پر
.... بندر کے بچے کو چڑھوا رہا ہے
کل کو اگر میں ہاتھی والے کا انٹرویو لوں گی تو کیا اُس کے
بچے کو بھی میرے کندھے پر چھڑوائے گا؟؟؟....... نفرت ہے مجھے اِس
کیمرا مین سے... اور اُس سے زیادہ خود سے.... کے کیوں میں اِس ہیڈ سم کو
منع نہیں کر پا رہی.....'' وہ جنید کی طرف دیکھ۔۔ دل میں کڑتے
ہوئے: ''اچھا میں کوشش کرتی ہوں دوبارا'' کنول دل پر پتھر رکھ کر راضی
.... ہوئی

بندر کا بچہ پھر سے اُس کے کندھے پر رکھا گیا.... بچہ اُس کے کندھے پر بیٹھتے ہی اب اُس کے کانوں کو چھیڑنے لگا... بڑی مشکل سے وہ خود کو روک رہی تھی کوئی بھی ری۔ایکشن دینے سے... جبکے بچے کے مسلسل ... کانوں کو چھونے سے اس کے گدگدی مچ رہی تھی

"کیمرا مین: "اسٹارٹ

... مداری.... مداری" وہ بول ہی نہیں پا رہی تھی"

کنول جلدی بول کر ختم کرؤ یار...."کیمرا مین اُس کے ڈر کو خاطر میں" نہیں لا رہا تھا...اور جھنجھلا کر بولا..... جس پر وہ اب غصے سے

:"تم........."وہ ٹھیک ٹھاک سنا دیتی اگر سامنے جنید نہ کھڑا ہوتا....اور ....اسے اپنا بھولا بھالا پیارا سہ ایمیج اُس کے سامنے برقرار نہ رکھنا ہوتا

جنید کی نظریں اسی پر ٹکیں تھیں یہ دیکھ بڑی مشکل سے اپنا غصہ ضبط کیا تھا..... ''کمینا'' وہ کیمرا مین کو دل ہی دل گالیاں دے رہی تھی...

''دوبارا کرتے ہیں...'' جنید نے کیمرا مین سے کہا...

اسٹارٹ کرتے ہی اس نے کنول کو بولنے کا اشارہ کیا...

''مداری.... بندر اور بندر کے بچے کو نچا کر اپنے لیے دو وقت کی روزی کماتا ہیں.... اُن کا کہنا ہے مہنگائی کے اِس دور میں اگر یہ بندر اپنی پرفارمنس نہ دیں تو ان کے لیے روزی کمانا مشکل ہو جائے گا.... کیمرا مین امتیاز احمد کے ساتھ.... کنول آفتاب ٹی۔وی نیوز کراچی'' اُس کے ختم کرتے ہی جنید کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھر آئی۔۔.

اب جلدی سے اِسے ہٹاؤ ‘‘ وہ چیختے ہوے کھ رہی تھی... مداری نے بندر ’’
کے بچے کو اس کے کندھے سے ہٹایا... تو جا کر اُس کی جان میں جان آئی
... تھی

ارے.... ایک بار اور کرؤ.... چہرہ صاف نہیں آیا تمھارا کیمرے میں ‘‘’’
امتیاز نے تنگ کرنے کی نیت سے کنول کو دیکھ کہا اور جنید کو آنکھ
ماری.... کنول کی بات سنتے ہی جان نیکلی تھی... ’’کیا؟؟؟؟ پھر سے ؟؟‘‘
... اُس کے چہرے کے رنگ اڑے دیکھ۔۔ دونوں هسنے لگے

مزاق کر رہا ہے وہ... چلو‘‘ جنید نے مسکراتے ہوے کنول سے کہا اور ’’
.... گاڑی میں چل کر بیٹھنے کا اشارا کیا

دعا اور حماد بیٹھ کر کمپیوٹر لیب میں باتیں کر رہے تھے.... کے شاہزین لیب میں داخل ہوا تھا.... ان دونوں کی کرسیاں کافی قریب تھیں... اتنی کے .... ھلکا سہ اور قریب کر دینے پر دونوں کے پاؤں ٹکرا جائیں

کیا چل رہا ہے یہاں ؟؟" وہ اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لیے پوچھ رہا تھا... جس سے وہ دونوں بے خبر تھے... شاہزین کو دیکھ دعا مسکراتے ہوئے: "کچھ خاص نہیں..."

حماد: "وہ مجھے آج ہی پتا چلا کے دعا کا چھوٹا بھائی اسی اسکول میں پڑھتا ہے جہاں..... میں یہاں کام کرنے سے پہلے پڑھاتا تھا... تو اسی بارے میں باتیں ہو رہی تھیں..."

او..... کارٹون کا چھوٹا بھائی بھی ہے.... چلو.... ٹھیک ہے... تم لوگ"
باتیں کرؤ.... میں چلتا ہوں...." کہ کر منہ بسور کر جانے لگتا ہے... حماد
کو اُس کا رویہ آج روز معمول سے ذرا ہٹ کر لگا.... ایسا لگا مانو جیسے اسے اچھا
...نہ لگا ہو دعا کا اس کے ساتھ اکیلے بیٹھ کر باتیں کرنا

"دعا پیچھے سے :"تم کہاں جارہے ہو؟؟؟

...کام ہے مجھے..." کہ کر وہ تیزی سے چلا گیا"

....دعا کو بھی شاھزین کا سخت میر بن کر جواب دینا محسوس ہو گیا تھا

بائیک پر واپسی پر جاتے ہوئے شاہزین کی نظر بس اسٹاپ پر کھڑی دعا پر پڑی... وہ تب تک وہاں کھڑا رہا جب تک وہ وہاں تھی.... بس آجانے پر وہ آرام سے اس میں بیٹھ کر چلی گئی.... اِس بات سے لاعلم ...کے وہاں کافی دیر سے شاہزین کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا

وہ گھر پہنچ کر بڑے ہول کمرے سے ہوتے ہوئے کچن میں جاتا ہے... وہاں فریج کھول کر کولڈرنگ کا کین نیکال کر پینے لگتا ہے... اُس کے دل میں ہلچل مچی تھی.... ایک عجیب سی بے چینی لگی تھی دل کو.... پر سمجھ نہیں آرہا .... تھا کیوں

بستر پر آکر لیٹا تو حماد اور دعا کا قریب بیٹھ کر باتیں کرنا ذھن میں گردش .... کرنے لگا... وہ چاہ کر بھی سو نہیں پا رہا تھا

وہ چینل پہنچا تو دعا کو پہلے سے اپنی کرسی پر بیٹھا پایا... وہ اسی کا کمپیوٹر استعمال کر رہی تھی... ''ہیلو... کارٹون'' وہ کہتا ہوا برابر میں رکھی حماد کی کرسی جو خالی تھی اس کے ابھی تک نہ آنے کے سبب وہ کھینچ کر بلکل اُس کے نزدیک کر کے بیٹھ گیا تھا...

''وہ کام میں مصروف تھی...اِس لیے بغیر اُس کی جانب دیکھے: ''ہممم تم آج کل غصہ کیوں نہیں ہوتیں؟؟؟... جب میں تمھیں کارٹون کہتا'' ہوں.... پہلے تو بہت ہوتی تھیں'' شاھزین اسے دیکھ تجسس سے پوچھ رہا تھا....

کیونکے مجھے اچھا لگتا ہے‘‘ وہ مسکراتے ہوئے اُس کی جانب دیکھ ’’

’’کیا؟؟؟.... تمھیں اچھا لگتا ہے؟؟‘‘

ہاں... کیونکے کارٹون میں سنڈریلا بھی آتی ہے...‘‘اس نے اتراتے ہوئے اپنا عینک جو ناک پر پھیسل آیا تھا اسے آنکھوں پر ٹکاتے ہوئے کہا.... دعا کا جواب سن دو تین لمحوں کے لیے وہ سوچ میں پڑھ گیا.... پھر ’’مسکراتے ہوئے: ’’تم کب سے اتنا پازیٹو سوچنے لگیں؟؟

وہ جواب دیتی اِس سے قبل حماد آکر: ’’دعا تم شاھزین کی جگہ پر کیوں بیٹھی ... ہو؟؟‘‘اس نے اپنا سامان ڈیسک پر رکھتے ہوئے پوچھا

’’وہ میرا کمپیوٹر ٹھیک طرح کام نہیں کر رہا اِس لیے ’’

".....او....لاؤ مجھے بتاؤ کیا پروبلم ہے.... میں دیکھ لیتا ہوں تمھارا کمپیوٹر"

اس کی آفر سن دعا فورا کھڑی ہو گئی... "اچھا... آؤ میں دیکھاتی ہوں" کہ کر ... وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھی کمپیوٹر کھول کر اسے اپنی پروبلم دیکھنے لگی

اچھا... رو کو میں کرتا ہوں" کہ کر وہ ذرا کمپیوٹر کی اسکرین دیکھنے کے لیے جھکا تو اب دعا اور حماد کا چہرہ ایک ہی سیدھ میں آ گیا تھا.... وہ دونوں کافی قریب تھے... لیکن اس بات کا احساس ان دونوں سے زیادہ شاھزین کو .... ہو رہا تھا.... جس کی نظریں اُن دونوں پر ہی ٹکی ہوئی تھیں

"دیکھو... ہو گیا" حماد نے کہا تو دعا خوش ہو کر: "شکریہ"

دعا اٹھ کر کمرے سے باہر گی تو حماد اپنی جگہ پر آ کر بیٹھا... شاھزین اسے دیکھ

:"ہمم..... تمھیں تو کمپیوٹر بھی ٹھیک کرنا آتا ہے..... "لہجہ ذرا اکھڑا اکھڑا

"سہ معلوم ہو رہا تھا اُس کا... "ایسا کچھ ہے جو تمھیں نہیں آتا ہو؟؟؟

"حماد اسے بغور دیکھتے ہوئے:"صاف کہو.... جل کر خاک ہو رہے ہو

کیا؟؟؟.... میں کیوں تم سے جلنے لگا؟؟؟"شاہزین گڑ بڑا گیا تھا حماد کی"

بات سن۔۔

یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں.... دعا اچھی لگتی ہے کیا؟؟"حماد تفتیشی انداز"

میں ابرو اچکا کر پوچھنے لگا

"اُس کا سوال سن وہ بوکھلا یا تھا... "کیا؟؟؟

سچ بتاؤ.....اچھی لگتی ہے ناں تمھیں وہ؟؟؟‘‘وہ مسکراتے ہوئے استفسار’’ کررہاتھا....

کوئی نہیں....مجھے تووہ کارٹون ایک آنکھ بھی نہیں بھاتی....‘‘شاہزین’’ نے منہ بگاڑ کر کہا

میں دوست ہوں تمھارا... مجھ سے تو جھوٹ مت بولو....اچھی لگتی ہے تو’’ بتادو مجھے...‘‘حماد نے محسوس جو کیاوہ کہ دیا تھا.... لیکن شاھزین کی نظر میں دعا صرف دوست تھی...اِس سے زیادہ وہ کچھ نہیں سوچتا تھااُس کے بارے میں....

میں نہیں جانتا تم نے ایسا کیا دیکھا جو تمھیں لگا کے میں اس کارٹون کو پسند"
کرتا ہوں.... پر سچ میں یار... ایسا کچھ نہیں ہے... میں نے تو کارٹون کو کبھی
ٹائپ لڑکی نہیں ہے ideal اس نظر سے دیکھا بھی نہیں.... میری
وہ.... اس کا بڑا سہ آنکھوں پر چشمہ چھوٹے چھوٹے بال چھوٹے
پاؤں.... ڈھیلے ڈھالے کپڑے اُس کا اسٹائل..... مجھے واقعی کچھ نہیں پسند
اُس میں....،،آخری لائن پر کافی زور دیا تھا شاہزین نے... وہ کہہ کر کھڑا
ہو کر پلٹا تو آنکھیں دعا کی آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں.... وہ دعا کو اچانک
پیچھے پا کر عجیب سی کیفیت میں پڑھ گیا تھا.... شرمندگی سے پانی پانی ہوا تھا
.....اسے اپنے موجود کو شکوے بھری نگاہ سے تکتا دیکھ

حماد کی بھی اب نظر پڑی تھی دعا پر.... نہ جانے کتنی باتیں سنی تھیں اُس
نے.... اُس کے چہرے کے تاثر بتا رہے تھے کے شاید مکمل باتیں سنی ہیں

.....حماد بھی شرمسار تھا اُس سے.....جبکے حماد نے تو کوئی غلط بات کی بھی نہیں.....

دعا شاھزین کی مکمل بات سنے کے باوجود اپنے جذبات اور آنسوں پر قابو رکھ کر اس کی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر بڑے دیھمے لہجے میں: ”مجھے نہیں لگتا کے لمبے قد پر چھوٹے پاؤں ہونا کوئی عیب ہے...مجھے تو اپنے یہ چھوٹے پاؤں بہت پسند ہیں.... کیونکے سنڈریلا کے پاؤں میرے جیسے ہی تھے....“شاھزین کا دل چاھ رہا تھا اپنا سر پیٹے....وہ بہت شرمندہ تھا ....”وہ....میں.....“شاہزین کچھ کہے اِس سے قبل ہی وہ بیگ اٹھا کر اس کے سامنے کمرے سے چلی جاتی ہے.... باہر بس اسٹاپ پر پہنچ کر وہاں بیٹھ کر خوب روتی ہے....اُس کا ننھا سہ دل ظالم نے بڑی بری طرح توڑا تھا....اس کے سامنے تو خود کو ذرا سہ بھی بکھرنے نہ دیا تھا.... مگر اب .....آنسوں کو مزید روک پانا اُس کے لیے ناممکن تھا

شاھزین گھر پہنچا تو بغیر کھانا کھائے آپنے کمرے میں چلا گیا... بس بیڈ پر گر گیا.... "کاش وہ لڑ کر جاتی.... تو شاید اِس دل میں اِس قدر گیلٹ نہ ہوتا.... کچھ تو بولتی.... ایسے خاموشی سے کیسے چلی گی؟؟؟" وہ بستر پر پوری رات کروٹیں بدلتا رہا.... پر نیند تو مانو اسے منہ چڑا رہی تھی... یہی خیال دل کو گھیرے ہوئے تھا کہ دعا خاموشی سے کیسے چلی گئی۔۔۔

شاھزین ریسٹورینٹ پہنچا تو سارے دوست وہاں کھانے پر اُس کا انتظار کر رہے تھے... اسے کافی دیر ہو گی تھی پہنچنے میں... اُس کی نظر سب سے پہلے دعا پر پڑی تھی... جس نے ابھی تک ایک بار بھی نظر اٹھا کر اُسے نہیں دیکھا تھا... اُس کے بائیں سائیڈ والی کرسی خالی تھی وہ مسکراتے ہوئے جا کر وہاں بیٹھا... یہ جانتے ہوئے بھی کے تین مہینوں سے وہ اسے مسلسل اگنور کر

رہی ہے... اُس کے بیٹھتے ہی دعا نے آپ جان کر پانی سے بھرا ہوا گلاس کونی مار کر اُس پر پھینک دیا تھا... جس کے سبب اُس کے کپڑے سارے گیلے ہو گئے تھے... وہ فوراً اپنی شرٹ جھاڑتا کھڑا ہوا تھا....

"اُپس.... وہ میں لیفٹی ہوں... اِس لیے... تم کہیں اور بیٹھ جاؤ" دعا نے کہا تو وہ منہ بسور کر اسے گھورنے لگا...

"تم" وہ دانت پیستے ہوئے.... حماد اس کی جانب دیکھ: "یہاں آجاؤ کرسی خالی ہے" وہ ذرا ضدی مزاج کا مالک تھا... کپڑے گیلے ہونے کے باوجود اسی کے برابر میں دوبارا بیٹھ گیا...

"واو.... کیا اتفاق ہے... میں بھی لیفٹی ہوں... پھر تو میرے لیے یہ کرسی بیسٹ ہے" طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے اُسی کے پاس بیٹھ گیا...

حماد اور باقی سب کی نظروں کا مرکز وہی دونوں بنے ہوئے تھے... جیسے ہی وہ بیٹھا.... دعا: ''تم یہاں نہیں بیٹھ سکتے''

کیوں؟؟.... میں کیوں نہیں بیٹھ سکتا یہاں... میں تو اب یہیں بیٹھوں گا'''' وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا... مانو دعا کی تپا رہا ہو۔۔۔

اگر تم یہاں بیٹھو گے تو میں...'' وہ بول ہی رہی تھی کے شاھزین ذرا اس'' کے چہرے کی جانب جھک کر ایک ہاتھ اُس کی کرسی پر اور دوسرا ٹیبل پر ٹیکا :'' {تو میں نہیں بیٹھوں گی} یہی کھو گی رائٹ؟؟؟.... تو مت بیٹھو... اگر تمھیں لگتا ہے مجھے اس سے فرق پڑتا ہے.... تو میں بتادوں.... کارٹون تم جاگتے ہوئے خواب دیکھ رہی ہو...''

"تمھیں پتا ہے تم نہایت بد تمیز ہو...." وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال غصے سے استفسار کر رہی تھی...

"اووووو... بس کبھی غرور نہیں کیا" وہ گہری مسکراہٹ کے ساتھ اس کی جانب مزید جھکتے ہوئے مغرور لہجے میں بولا

"تم...." وہ دانت پیستے ہوئے

"میں ؟؟... کیا؟؟؟... کچھ بولنا چاہتی ہو.... تو بول دو آج..... میں بھی جاننا چاھتا ہوں اتنا غصہ کیوں ہے تمھاری آنکھوں میں... ایسا بھی کیا کہ دیا تھا میں نے اُس دن ؟؟......" شاھزین کو اب بھی ذرا سہ بھی احساس نہ ہوا تھا کے اس نے کیا غلط کہا ہے دعا کو... وہ ابھی تک دعا کے جذبات سے ناواقفیت رکھتا تھا.....

دعااس کی بات سن ھلکا سہ اپنا سر مسلتی ہے...اور پھر اچانک سے شاھزین کے سر سے اپنا سر زور سے ٹکرا دیتی ہے....''آآآہ'' شاھزین نے اپنا سر پکڑا تھا....دعا: ''نفرت ہے مجھے تم سے....'' کہتے ہوئے کھڑے ہو کر جانے لگی...اُس نے کھانا بیچ میں ہی چھوڑ دیا تھا یہ دیکھ سب اسے آوازیں دینے لگے.. مگر اُس نے کسی کی نہیں سنی اور باہر کی جانب چلی گی...

''یار تم کھیں اور بیٹھ جاتے... تم جانتے ہو اسے... دیکھو بغیر کچھ کھائے بھو کی چلی گی'' نجمہ نے شاھزین کو دیکھ کہا اور دعا کو لینے کے لیے باہر کی جانب دوڑی....

تم جانتے ہو... وہ تمھیں اگنور کرتی ہے... پھر کیوں تنگ کرتے ہو اسے"''

خلیل اسے دیکھ بولا... ''اب جاؤ.... کھڑے کھڑے کیا کر رہے ہو

اسے منا کر لاؤ..."

شاھزین منہ بسور کر: ''تم لوگ تب تو کچھ نہیں بولے جب اس نے مجھ پر

پانی ڈالا...."

ارے یار... وہ لڑکی ہے" حماد نے دعا کی سائیڈ لی تو شاھزین غصے''

سے: ''لڑکی ہے تو کیا؟؟؟.... جو چاھے کرے گی... اور تم لوگوں کے اُس

وقت منہ سل گے تھے کیا؟؟.... جب اس نے میرے کپڑوں پر پانی

پھینکا.... دیکھ لی تم لوگوں کی دوستی..." کہ کر وہ اب بھو کا ہی واپس جا رہا تھا

ناراض ہو کر...

"...ارے.... بات سنو" حماد اور خلیل اسے پیچھے سے آوازیں لگا رہے تھے

"اِن دونوں کو تو ایسا لگتا ہے بہانا چاہیے لڑنے کا... سارا ہمارا آج کا ڈنر خراب کر دیا... کس بے وقوف کا آئیڈیا تھا اِن دونوں کو ساتھ بلا کر ڈنر کرنے کا...." نورین اب جھنجھلاتے ہوئے بول رہی تھی

شاھزین باہر آیا تو دعا جا چکی تھی... اور نجمہ اسے غصے سے گھورتے ہوئے: "آ گیا سکون ؟؟.... وہ بیچاری بھوکی چلی گئی"

"اتنی بھی بیچاری نہیں ہے وہ کارٹون...." کہہ کر اس نے ھیلمٹ پہنا اور بائیک اسٹارٹ کی... نیت تو گھر جانے کی تھی... پر دعا کو راستے میں پیدل چلتا ہوا پایا... "بس اسٹاپ تو پیچھے رہ گیا.... پیدل گھر جائے گی کیا؟؟" وہ سوچ میں پڑا تھا... پھر بائیک کو اسپیڈ دی اور آگے نکل گیا... تھوڑا سہ

آگے جاتے ہی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر بائیک روک دی....اور پیچھے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا....جو دنیا سے بے خبر بس چلے چلی جا رہی تھی...واپس بائیک گھومائی اور اُس کے پاس جا پہنچا...

سنو....کارٹون" شاھزین نے اس کے پاس بائیک جا کر روکی اور اسے " آواز لگائی....شاھزین کی آواز سنے کے باوجود وہ اَن سنی کر کے آگے بڑھنے لگی...شاھزین سمجھ گیا وہ جان بوجھ کر اسے ہر بار کی طرح اگنور کر رہی ہے...بائیک سے اتر کر....اسے اپنے ساتھ ساتھ لے کر چلنے لگا...دعا کے ....اور اس کے قدم ایک ساتھ آگے بڑھ رہے تھے

سمجھ نہیں پاتا کبھی کبھار خود کو....کیوں اتنی فکر کرتا ہوں میں اِس کارٹون " کی....ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اس نے مجھ پر پانی پھینکا...مجھے خوب ذلیل کیا...اِس کے باوجود میں بے وقوفوں کی طرح اس کی فکر کر رہا ہوں اور اِس

کی خاطر بائیک ہوتے ہوئے بھی پیدل چلے جارہا ہوں... کیا میں پاگل ہوں؟؟؟" وہ خودی سے پوچھ رہا تھا...

کافی دیر چلنے کے بعد وہ تھک کر راستے میں رکھی بینچ پر بیٹھ گئی تھی.... شاھزین تھوڑا ایک دو قدم کی دوری پر تھا وہ بس خاموشی سے اپنی بائیک سے ٹیک لگائے کھڑا ہو گیا.... دعا جانتی تھی کے وہ اس کے ساتھ ہے اِس لیے سکون سے بیٹھی رہی کچھ دیر.... ھلکی سی نظر اٹھا کر شاھزین کی جانب دیکھا جو اسی کے وجود کو تک رہا تھا خاموش کھڑا.... پھر نظر ھٹا لی....

جب گھر پہنچ گئی تو پیچھے پلٹ کر شاھزین کی جانب دیکھا... جو صرف خاموش کھڑا اسے اندر جاتا دیکھ رہا تھا.... شاھزین کو دیکھ دعا کی والدہ: "بیٹا اندر آجاؤ..." وہ بڑے پیار سے بول رہی تھیں...

دعاایک متوسط خاندان سے تعلق رکھتی تھی... اس کا گھر بھی کرائے کا تھا....... اپنی بیوہ ماں اور چھوٹے بھائی کے ساتھ رہتی تھی... گھر کو چلانے کی ذمہداری دعا کے نازک کندھوں پر تھی.... شاھزین ان کے بڑے پیار سے بلانے پر گھر کے اندر داخل ہوتا ہے... گھر اندر سے کافی چھوٹا تھا... دو کمرے سامنے کی جانب... بیچ میں چھوٹا سہ صحن... سیدھی سائیٹ پر اوپن کچن... صحن میں صوفے رکھے تھے... جن پر دعا کی والدہ نے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا مسکراتے ہوئے..... شاھزین اُن کے کہتے ہی صوفے پر بیٹھ گیا تھا.... شاھزین کو لگ رہا تھا جیسے اس کا دم گھٹ رہا ہو اِس چھوٹے سے گھر میں.... اُسے پنکھا چلنے کے باوجود پسینے آرھے تھے.... لیکن کچھ دیر گزرنے کے بعد اسے نارمل فیل ہونے لگا تھا ...

بیٹا کھانا لگوادیتی ہوں.... ہاتھ دھولو" جب ایمن بیگم نے کہا تو وہ فوراً منع " کرنے لگا.... اُس کے بار بار انکار کے باوجود ایمن بیگم نے کھانا لگادیا تھا... وہ

کافی ہسمک خاتون معلوم ہو رہی تھیں... وہ بس شاھزین کو دیکھ مسکرائے جا رہی تھیں... کھانا دعا نے ہی اُس کے سامنے لگایا.... ان کے یہاں زمین پر .... دستر خوان بیچھا کر کھاتے ہیں یہ دیکھ وہ مسکرانے لگا

ہاتھ کہاں دھوں؟؟؟" وہ کافی امپریس ہو رہا تھا دعا کی والدہ سے مل کر... اس نے آھستگی سے پوچھا تھا

دعا بیٹا.... ان کے ہاتھ دھلوا دو" ایمن بیگم کے کہنے پر دعا پہلے تو اسے غصے سے گھورنے لگی.... "میں اِس کی وجہ سے اپنا ڈنر چھوڑ کر آئی... اور یہ میرے ہی گھر میں آ کر میرے ہی ہاتھوں کا بنایا ہوا کھانا کھائے گا.... یہ تو بھت آن فیر ہے..." پر اپنی والدہ کے سبب بڑی عزت اور دیھمی آواز سے: "چلیں... میرے پیچھے" کہ کر وہ سامنے کمرے کی جانب جانے لگی تھی...

جاؤ...اندر دھو....‘‘وہ کمرے میں لا کر ایک دروازہ کھولتی ہے جو بلکل ’’
کونے میں تھا... شاھزین اندر جاتا ھے وہ آٹیچ باتھ تھا... ہاتھ دھو کر باہر آکر
.... ؛’’ٹاول پلیز‘‘وہ دعا سے

شرم نہیں آتی تمھیں؟؟؟‘‘وہ ہلکی سی آواز میں غصہ آنکھوں میں لیے’’
سوال کر رہی تھی... شاھزین سمجھ گیا تھا کے وہ اپنی والدہ کے سامنے اُس
...سے لڑنا نہیں چاھتی

‘‘...کیوں؟؟؟.... کیا میں نے کپڑے نہیں پھن رکھے’’

‘‘تم سے تو میں.... بعد میں بات کرؤں گی.... ابھی چلو’’

"کیوں؟؟....ابھی کیوں نہیں"

"...میں نہیں چاھتی میری مما کو ہماری لڑائی کا پتا چلے"

ایسا کیوں؟؟...وہ مجھے جانتی ہیں کیا؟؟؟"وہ الجھی نگاہ سے تکتے ہوئے....

دعا دو تین لمحے خاموش ہونے کے بعد:"تمھارا جانا ضروری نہیں ہے ....بس چپ چاپ کھانا کھاؤ....اور جاؤ یہاں سے"

"نہیں....نہیں...کارٹون....ایسے کیسے چلا جاؤں....پہلی بار تمھارے گھر آیا ہوں... کتنی rude ہو تم....مجھے بھگانے میں لگی ہو....ابھی تو آیا

ہوں.... تین چار گھنٹے تو رک کر ہی جاؤں گا" وہ اب اسے تنگ کرنے کی نیت سے مسکراتا ہوا صحن کی جانب بڑھنے لگا تھا.....

"شاہ" وہ اسے دیکھتے ہوئے: "کھاؤ اور دفاع ہو یہاں سے...." وہ چہرے پر سختی لاتے ہوئے کہہ کر اسے ٹاول دیتی ہے....

"ھمم...." ٹاول اس کے ہاتھ سے لے کر اپنے ہاتھ صاف کرتے ہوئے: "اگر تم وعدہ کرؤ... کے آج کے بعد سے مجھے اگنور کرنا چھوڑ دو گی... تو پھر شاید میں کھانا کھاتے ہی باہر کا رستہ....." وہ ابھی بول ہی رہا تھا کے دعا بات کاٹتے ہوئے: "تم... میرے ہی گھر میں کھڑے ہو کر مجھ سے ہی ڈیلیں کر رہے ہو.... ہو کیا چیز تم؟؟..." وہ شاھزین کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کر رہی تھی....

اِس پر شاھزین مسکراتے ہوئے اُس کے چہرے کے نزدیک آ کر آنکھوں میں آنکھیں ڈال: ''اِیسے مت دیکھو.... مجھے پیار ہو جائے گا'' اُس کے لہجے میں شوخی جھلک رہی تھی..... اُس کی بات دعا کے دل کو دھڑکنے پر مجبور کر رہی تھی.... دعا کا دل بے قابو ہوئے جا رہا تھا اس کے بولتی ہوئی نظروں کو ... دیکھ.... جو ابھی بھی دعا کے وجود پر ٹکیں تھیں

چلو... کھانا کھا لیتے ہیں... مجھے ویسے بھی بہت بھوک لگ رہی ہے... چل چل کر شام میں جو چائے کے ساتھ اصلی گھی کے پراٹھے کھائے تھے وہ بھی ہضم ہو چکے ہیں اب تو.... میرے پیٹ کے چوہے تمھیں بددعا دیں گے... آج تم نے اِن بیچاروں پر بہت ظلم ڈھایا ہے....'' وہ بیچارگی والا چہرہ بنا کر کہہ رہا تھا..... جسے دیکھ کوئی بھی لڑکی اُس پر فدا ہو جاتی اُسی لگ رہا تھا اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے حسین cute لمحے.... وہ اِس قدر

سے چہرے پر رکھ.... بیچارگی والا چہرہ بناتے ہوئے.... کے دعا اسے تکتی سی رہ گی.....

کیا؟؟؟.... اب ایسے کیوں دیکھ رہی ہو" وہ اس کی نگاہوں کے سبب الجھا تھا

"تم بس دفاع ہو جلد سے جلد یہاں سے.... سمجھے"

نہ نہ نہ" وہ اپنی شہادت کی انگلی نفی میں ہلاتے ہوئے: "پہلے ڈیل"

..... پھر جاؤں گا یہاں سے..." کھ کر اس نے دعا کے جواب کا انتظار تک نہ کیا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا اٹاول دعا کے سر پر ڈال کر مسکراتے ہوئے صحن میں.... کھانا کھانے آ گیا

دعا اپنے سر سے ٹاول ہٹاتے ہوئے: ''اف.... یہ لڑکا'' وہ دانت پیستے ہوئے کہہ رہی تھی....

''آپ.... شاھزین ہیں ناں... جو ٹی۔وی میں آتے ہیں دعا آپی کے ساتھ'' دعا کا بھائی شاھزین کے برابر میں بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا....

ہاں جی...'' شاھزین مسکراتے ہوئے''

''آپ تو واقعی میں ہیرو جیسے دیکھتے ہو'' حمزہ نے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا.... جس پر وہ ذرا جھیپ گیا.... ''شکریہ''

''حمزہ بیٹا.... شاھزین بھائی کو کھانا کھا لینے دو.... پھر آرام سے بیٹھ کر بات کرنا'' ایمن بیگم اسے سمجھاتے ہوئے....

"یم.... بریانی تو بہت مزے دار ہے انٹی...." پہلا لقمہ لیتے ہی وہ بغیر تعریف کیے نہ رہ سکا....

"اچھا... سنا دعا شاھزین کو اچھی لگی تمھارے ہاتھ کی بریانی....." وہ خوش ہو کر دعا سے کہہ رہی تھیں جو شاھزین کے بلکل سامنے ہی بیٹھی تھی...

"واقعی.... یہ تم نے بنائی ہے.... واو.... مجھے نہیں پتا تھا کے تم اتنی اچھی کک ہو...." اُس نے تعریف کی تو بھی دعا نے کوئی ری۔ایکشن نہ دیا....

"شکریہ تو کہو آپی.... شاھزین بھائی آپ کی تعریف کر رہے ہیں" حمزہ کے ٹوکنے پر وہ منہ بسور کر دل پر پتھر رکھ کر شکریہ کہنے پر مجبور ہوئی: "شکریہ" شاھزین مسکراتے ہوئے: "ویلکم...."

دعا کا بس نہیں چل رہا تھا کے شاھزین کو دھکے دے دے کر گھر سے نیکال دے.... مگر وہ اپنی والدہ اور اُن سے بولے ہوئے جھوٹ کے سبب خاموش بیٹھی تھی....اور دل ہی دل دعا گو تھی کے جلد سے جلد شاھزین چلا جائے.....اِس سے قبل کے اُس کا بولا ہوا کوئی بھی جھوٹ پکڑا جائے......

"شاھزین بھائی آپ آج رات یہاں ہمارے ساتھ روکیں گے؟؟؟" حمزہ کا پوچھنا تھا کے دعا نے غصے سے گھور کر حمزہ کی جانب دیکھا تھا.... "چپ چاپ کھانا کھاؤ تم" دعا فورا بولی تھی... جس پر شاھزین خوب مسکراء رہا تھا....

"اور بیٹا اپنے والدین کو کب لا رہے ہو؟؟؟" ایمن بیگم کا پوچھنا تھا کے شاھزین کے کان کھڑے ہوئے تھے...
دعا نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھا تھا مارے شرمندگی کے....

جی؟؟؟'' وہ الجھی نگاہ سے

پلیز.... ''دعا نے آنکھوں کے اشارے سے التجاء کی کہ وہ خاموش رہے''
اور کسی بھی طرح بات سنبھال لے.... جس پر وہ مارے شاکٹ کے پانی پینے
لگتا ہے.... اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کے چل کیا رہا ہے..... جس بات کا دعا کو
ڈر تھا وہ ہونا شروع ہو چکی تھی.... وہ اُس لمحہ شاھزین سے بہت شرمندہ
ھو گی تھی.... اس کا دل کر رہا تھا کے زمین پھٹے اور وہ اُس میں سماں
جائے.....

دعا آنکھوں ہی آنکھوں میں التجاء کر رہی تھی کے پلیز شاھزین میری مدد
کر دو... شاھزین تھوڑی دیر خاموش رہتا ہے... پھر دعا کی والدہ ایمن بیگم
سے مخاطب ہو کر: ''سوری انٹی....پر ...''

شاھزین کا سوری کرنا اور پھر ''پر'' کہ کر خاموش ہو جانا دعا کی سانسیں روک دیتا ہے... وہ بے تابی سے اس کا جملا مکمل کرنے کا انتظار کرنے لگتی ھے... کے آخراب وہ کیا بولے گا... اگر اُس نے سب سچ بتا دیا تو.... وہ اپنی .... ماں کو کیا جواب دے گی اپنے بولے ہوئے جھوٹ کا

''ایمن بیگم: ''پر؟؟؟

انٹی ابھی تو میں خود اپنے والدین کے پیسوں پر زندگی گزر بسر کر رہا ہوں... اِس جاب کو میری ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا.... مجھے کہنے میں شرمندگی ہو رہی ہے لیکن..... میں ابھی اپنے والدین کو نہیں لا سکتا... کیونکے ابھی میں خود کو شادی جیسی ذمہداری اٹھانے کے قابل نہیں سمجھتا... میں چاھتا ہوں اپنی بیوی کی ذمہداری خود اٹھاؤ ں... نہ کے اپنے

والدین پر بوجھ ڈالوں...." وہ اِس قدر سنجیدہ ہو کر جواب دے گا اِس کا تو دعا کو کوئی گمان ہی نہ تھا.... وہ حیرت سے اُس کے چہرے کو تکتی سی رہ گئی تھی ...

"تم نے honestly اچھا لگا بیٹا جواب دیا.... پر بیٹا میں ایک جوان بیٹی کی ماں ہوں فکر تو ہوتی ہے ناں... خاص طور اُن..." وہ ابھی بول ہی رہی تھیں کے دعا بیچ میں بول پڑی: "مما شاھزین کو پتا ہے سب.... تبھی تو آج گھر تک مجھے خود چھوڑنے آیا... آپ پلیز فکر نہ کریں....."

اُس کی بات سن شاھزین مزید الجھا تھا... اب وہ سوالیہ نظروں سے دعا کو دیکھ رہا تھا ...

اُو... ہو... مما... شاھزین بھائی ہیں ناں.... دعا کے ساتھ... اب فکر کرنا" بند کریں.. "حمزہ کہتا ہوا ایمن بیگم سے چمٹ گیا تھا.... اپنی دونوں باھیں ان کے گلے میں ڈال کر شاھزین کو دیکھ: "شاھزین بھائی... اپنی مشھور لائن بول دیں... ہو سکتا ہے اسے سن کرامی کی پریشانی تھوڑی کم ہو جائے"..... اُس کے شوخی سے بولنے کے باوجود شاھزین نہیں سمجھا تھا .... کے وہ کس لائن کی بات کر رہا ہے

"کون سی لائن؟؟؟"

حمزہ" دعا گھورتے ہوئے حمزہ کو چپ رہنے کا کہ رہی تھی.... مگر وہ مکمل دعا کو اگنور کر.... شاھزین کی جانب مسکراء کر دیکھتے ہوئے: "انٹی.... بس آپ کی دعا چاھیے"

اِس لائن سے واقفیت دعا کے چھوٹے بھائی کو بھی ہو گی اِس کا گمان تو شاھزین کے خیالات میں بھی نہیں گزرا تھا... وہ نھایت امبیرس فیل کرتا ہے دعا کی والدہ کے سامنے.... "یہ لائن تو بچے گی جان لے کر چھوڑے گی" منہ ہی منہ بڑ بڑاتے ہوئے اُس نے مارے شرمندگی کے اپنی روشن پیشانی پر کھو جانا ... شروع کر دیا تھا

مجھے لگتا ہے ہمیں بات کرنی چاھیے" شاھزین اپنی بائیک پر بیٹھتے ہوئے دعا .... کو کہتا ہے... جو اسے جاتے وقت باہر تک چھوڑنے آئی تھی

پہلے یہ دیکھ لو" کہ کر اُس نے اپنا موبائل شاھزین کے آگے بڑھایا"
... تھا... شاھزین نے موبائل اُس کے ہاتھ سے لیا

موبائل میں کسی unknown نمبر سے ایک ویڈیو کلپ آئی ہوئی تھی... جس میں دعا بس میں کھڑی تھی اور کسی نے پیچھے سے اس کی کمر کی ویڈیو بنا رکھی تھی... ویڈیو کے نیچے لکھا ہوا تھا.. [تمھاری کمرِ ڈیم سیکسی ہے]... یہ دیکھتے ہی شاھزین نے غصے سے دعا کو دیکھ پوچھا: ''کون ہے یہ گھٹیا آدمی؟؟''

''مجھے نہیں پتا.... تمھیں یاد ہے صباء آفندی... جس نے خودکشی کی تھی... میں وہاں نیوز کور کرنے گی تھی... بس وہاں سے واپسی پر اِس گھٹیا آدمی کے میسجز آنا شروع ہو گئے.... کہتا ھے اِس نے مجھے وہاں دیکھا ہے پہلی بار... تب سے اِس طرح کی میری تصویریں اور ویڈیوز بنا کر مجھے سینڈ کرتا ہے....

''... صباء آفندی... وہ بزنس ویمن؟؟؟''

"....ہاں...وہی"

اِس کا مطلب یہ سب پندرہ دن سے چل رہا ہے... تم نے بتایا کیوں نہیں مجھے ???" وہ غصے سے اسے دیکھ پوچھ رہا تھا...

ہیلو.... ہو کون تم ?????..... میں تمھیں کیوں بتاتی اپنی پرابلم "اُس کے یہ الفاظ شاھزین کے دل کو لگے.... ایک دم جلال سہ چہرے پر چھا گیا...نہ جانے کیوں اُس کے الفاظ نشتر سے زیادہ دل خراش لگے تھے.... دعا کا بازو مضبوطی سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتا ہے... وہ اچانک ہوئے حملے کے سبب خود کو سمبھال نہیں پاتی...اگلے لمحے خود کو شاھزین کے نہایت قریب پاتی ہے.... وہ غصے سے: "کارٹون مجھے دوکھ ہوا یہ دیکھ تم تو مجھے اپنا دوست تک نہیں سمجھتی.... ٹھیک کہا تم نے.... میں ہوں کون

تمھارا؟؟؟....جو تم اپنی پربلم مجھے بتاتی....“اب وہ طنزیہ اسی کے کہے جملے کو دوبارادوہرارہا تھا...”پر عجیب بات ہے ناں...اِس کے باوجود...کے میں تمھاراکوئی نہیں....تم نے اپنی والدہ کے سامنے میرانام استعمال کیا....ویسے....“وہ اب دعا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے:”کیا بتایا تم کہ کراُس کا بازو پکڑ کر“.....نے انٹی کو....کون ہو میں تمھارا؟؟؟ ؟؟؟....یا..“کہتا b.f جھنجھوڑتے ہوئے:”تمھارا عاشق؟؟....یا تمھارا ہواوہ دعا کے نزدیک اپنا چہرہ لاتے ہوئے مزید بولنے لگتا ہے کے دعا اس کی بات کاٹتے ہوئے:”مجھ سے غلطی ہو گی....سوری....میری مما نے اُس شخص کے بھیجے میسج دیکھے تو بہت گھبرا گیں....مجھے شادی کے لیے فارس کرنے لگیں...جاب چھوڑنے کی ضد پکڑ لی...پر نہ تو میں شادی کرنا چاھتی ہوں ابھی اور نہ اپنی جاب چھوڑنا...اِس لیے میں نے اپنی مما سے کہ دیا کے شاھزین نام کا ایک لڑکا ہے جو میرے ساتھ کام کرتا ہے....وہ مجھ سے شادی کرنا چاھتا ہے....ایک دوبار اُس نے اپنی خواھش کا اظھار کیا ہے مجھ

سے... میں نے اسے اپنی پربلم بتادی ہے وہ بڑے گھر سے ہے... اُس کا اٹھنا بیٹھنا بڑے لوگوں میں ہے... وہ کہ رہا ہے کے وہ اب اپنے طریقے سے والے ھینڈل کرے گا یہ مسئلہ...... تو مجھے یا آپ کو اِس پاگل ویڈیو بھیجنے شخص سے ڈرنے کی ضرورت نہیں... یہ کہا ہے میں نے اپنی مما سے..... بس بے وقوفی یہ ہو گی مجھ سے کے تمھارا نام لے لیا.... مجھے ذرا سہ بھی اندازہ نہیں تھا کے مما تمھیں دیکھتے ہی گھر میں بولا کر شادی کی بات کرنا شروع کر دیں گی.... کاش میں نے تمھاری جگہ حماد کا نام لیا ہوتا" دعا کا ...... منہ بسور کر کہنا تھا کے شاھزین کے تن بدن میں آگ لگ گی تھی

"وووو.... حماد.... ہممممم.... بلکل تمھیں حماد کا ہی نام لینا چاھیے تھا.... غصے سے کہ کر اُس نے بازو چھوڑا تھا دعا کا... پھر ایک لمحے بھی وہاں نہ روکا .... ھیلمٹ پھنا اور بائیک اسٹارٹ کر کے چل دیا

پورے راستے اس کے بولے ہوئے آلفاظ کانوں میں گونجتے ہوئے سنائی دے رہے تھے....

____

گھر پہنچا تو بڑی دادو کو طبعیت خراب ہونے کے سبب ہسپتال لے جایا جارہا تھا... گھر کے باہر ایمبولینس کو کھڑا دیکھ وہ سمجھ گیا تھا کے بڑی دادو کی پھر سے طبعیت خراب ہو گی ہے.... وہ کافی بوڑھی خاتون تھی اِس لیے آن کی طبعیت اکثر خراب ہو جایا کرتی تھی... لیکن اِس باران کی حالت سیرس تھی.... بڑی دادو کو محسوس ہو گیا تھا کے اب اُن کا آخری وقت آگیا ہے.... توھسپتال میں ہی انھوں نے اپنے پوتے رفیق صاحب سے کہا کے وہ شاھزین کی دولہن دیکھنے کی آخری خواھش دل میں رکھ کر نہیں لے جانا چاھتیں.... وہ چاھتی ہیں کے کنول اور شاھزین کی منگنی کردی جاے آنکے

سامنے.... شاھزین اور کنول دونوں ہی بڑی دادو سے بھت محبت کرتے تھے....

کنول نے کبھی بھی شاھزین کو اِس نظر سے نہیں دیکھا تھا.... وہ بڑی دادو کی آخری خواھش سن پریشان ہو گی تھی.... شاھزین کا حال بھی زیادہ مختلف نہ تھا.... لیکن بڑی دادو کی آخری خواہش کے احترام میں اُس نے کنول سے منگنی کے لیے ہاں کر دی....

ۃاں کرنے کے بعد شاھزین نے کنول کو ایک میسج سینڈ کیا.... جسے پڑھنے کے بعد کنول نے بھی ہاں کر دی.... دادو نے شاھزین کے ہاتھ میں ایک خوبصورت سی انگوٹھی پکڑاتے ہوے کہا....''میں...چاہتی ہوں.....یہ.....انگوٹھی.... تیری.__________....دلہن

.....پہنے....''وہ کافی مشکل سے بول رہی تھیں....وہ ایک لفظ ادا کرنے
.....کے بعد تھوڑی دیر سانس لینے روکتیں پھر دوسرا لفظ ادا کرتیں

''...یہ تو آپ کی ہے بڑی دادو''

ہاں......پر......میں.....اِسے........تیری......دولہن''
''.....کے.....ہاتھ.....میں.....دیکھنا.....چاہتی.....ہوں

''ہمم...ضرور''

شاھزین نے وہ انگوٹھی سب گھر والوں کے سامنے کنول کو پہنائی....پر نہ
جانے کیوں انگوٹھی پہناتے وقت دعا کا چہرہ آنکھوں میں گھومنے لگا....دل
بھت اداس ہو گیا کنول کو انگوٹھی پھناتے ہی....پر دل کے تاثرات کو اُس

نے چہرے پر ذرا بھی جھلکنے نہ دیا..... تھوڑی دیر بعد بڑی دادو کا انتقال ہو گیا.....

____

کچھ دنوں بعد کنول کو چینل سے فون آیا... وہ اسے صباء آفندی کے کیس میں اُس کے شوھر پر پریشر ڈال کر انٹرویو لینے کا کہہ رہے تھے.... جس میں وہ قبول کرے کے اُس نے اپنی بیوی کو پہلے جان سے مارا پھر اسے خودکشی کا نام دے دیا.... انھوں نے ساتھ ساتھ یہ بھی کہا کے اگر وہ صباء آفندی کے شوہر کا ایسا انٹرویو لے آئی جس میں وہ خود قبول کر رہا ہے کے اُس نے اپنی بیوی کو قتل کیا ہے... تو اسے چینل میں اپنا الگ شو کرنے کا موقع ملے گا.....

یہ سننے کے بعد وہ کرسی پر بیٹھ کر قلم ہاتھ میں لیے صباء آفندی کیس کی ساری انفارمیشن جمع کرنے لگتی ہے....

وہ سیڑھیوں سے اتر کر آیا.... تو سب ناشتہ شروع کر چکے تھے... ”عجیب ہیں آپ لوگ... تھوڑا سہ میرا انتظار نہیں کر سکتے تھے“ وہ منہ بسورتا ہوا کہ کر آکر عالیشہ کی برابر والی کرسی پر آکر بیٹھا تھا...

کیوں کرتے ہم تمھارا انتظار ؟؟؟“ عالیشہ اسے دیکھ اعتراض کرنے لگی”

کیونکے میں بھی اِس گھر کا ممبر ہوں...“ وہ تھوڑا جتاتے ہوئے گویا ہوا”...

"ارے....ارے...اب تم دونوں پھر کتے بلی کی طرح لڑنا شروع مت ہو جانا.. خاموشی سے ناشتہ کرؤ..."سمین بیگم دونوں کو ایک ساتھ آنکھیں دیکھا کر خاموش کرانے کی کوشش کر رہی تھیں....

"امی اسے بولیں...اِس نے شروع کیا تھا... بات بے بات لڑتی رہتی ہے... جنگلی بلی کہیں کی...اِس کی جلد سے جلد شادی کر کے رفا دفاع کریں اِسے...."شاھزین نے عالیشہ کو منہ چڑھاتے ھوے آپنی والدہ سے کہا.... جیسے سن رفیق صاحب کو اپنی بھولی ہوئی بات یاد آئی تھی....

"میں تو بتانا بھول گیا...وہ...."ابھی وہ بولتے کے اِس سے پہلے..

دادی:"ہر بات بھول جاتا ہے... تبھی کہتی ہوں بادام کھایا کر..."

دادو اِس میں ڈیڈ کی غلطی نہیں... سارے بادام ڈیڈ کے یہ ڈاکو کھا جاتا"
ہے... کل میرے سامنے امی نے جو حلوے کی پلیٹ اسے دی جس پر بادام
سجے ہوئے تھے.... سارے سجے ہوئے بادام دروازے پر ہی کھڑے ہو کر
کھا گیا یہ ڈاکو..." عالیشہ نے شاھزین کے سر پر دھپ مارتے ہوئے دادو کو
بتایا...

شاھزین اپنا سر مسلتے ہوئے: "اپنے ہاتھ قابو میں رکو... ورنہ....." وہ
دھمکی امیز لہجے میں عالیشہ کو گھورتے ہوئے بولا....

ورنہ ؟؟؟..... ورنہ کیا کر لو گے...." اُس نے شاھزین کو آبرؤ اچکا کر "
پوچھا تھا... پھر فورا دادو کی جانب دیکھ: "دیکھیں دادو... مجھے دھمکی دے رہا
ہے یہ" کہ کر جھوٹے آنسوں بھانے لگی....

شاہ.... بہن ہے تمھاری... کوئی ایسا بولتا ہے بہن کو اپنی...'' وہ ابھی ''
ڈانٹ ہی رہی تھیں کے عالیشہ نے سب سے نظریں بچا کر شاہزین کو آنکھ مار
... کر منہ چڑانے لگی

دادو یہ مگرمچھ کے آنسوں ہیں..اِس پر مت جائیں''اُس نے کہ کر اپنے ''
.... پاس رکھا چمچہ عالیشہ کے سر پر مارا تھا

... آہ....... دادو دیکھیں...'' وہ دادو سے شکایت لگا رہی تھی ''

اگر آپ لوگوں کی اہم باتیں ہو گئیں ہوں... تو میں اپنی فضول بات ''
کر لوں.... اجازت ہے'' رفیق صاحب نے شاہزین اور عالیشہ کو گھورتے
ہوئے کہا تو دونوں فوراً سیدھے ہو کر بیٹھ گئے''جی ڈیڈ.... بولیں'' عالیشہ
.... نے نہایت میں تمیزدار انداز میں کہا

آفندی صاحب کل میرے آفس میں آئے تھے.... میں نے انھیں اِس ''ویکینڈ گھر پر دعوت پر بلایا... ''رفیق صاحب کہ کر خاموش ہوئے تو شاہزین فوراپوچھنے لگا: ''آفندی صاحب.... یہ وہی ہیں ناں جن کی بیٹی نے ابھی کچھ دنوں پہلے خود کشی کی ہے ؟؟؟''

''ہاں... وہی ہیں... بیچارے بہت دو کھی تھے... بتا رہے تھے کے اس کے شوہر نے پہلے اسے جان سے مارا پھر اسے خود کشی کا رنگ دے دیا.... مجھے بہت دو کھ ہوا سن کر... '' وہ افسردہ ہو کر بولے تو گھر کے سب لوگ اُس کے شوہر کو برا بھلا کہنے لگے... جبکے شاہزین خاموش ہو کر کچھ سوچنے لگا...

ڈیڈ... جب اُن کی بیٹی نے خود کشی کی اُس دن وہ اور اُن کا بیٹا کہاں "
تھے.... یہ پوچھا آپ نے" شاہ زین گمبھیر لہجے میں۔۔۔۔۔ سوچتے ہوئے
استفسار کرنے لگا

پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں ہے وہ بیچارے اسی بات پر سب سے زیادہ "
افسردہ ہیں کے جب ان کی بیٹی کو سب سے زیادہ اُن کی ضرورت تھی تو وہ
"لندن میں تھے

او..... تو وہ لندن میں تھے اُس دن" شاھزین نے دوبارا اپنے والد کا کہا "
جملا دوہرایا تھا کچھ سوچتے ہوئے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کنول اپنے کیمرہ مین کے ساتھ صباء آفندی کے شوہر کا انٹرویو لینے پہنچی تھی جیل میں .....

"آپ کو .... آپ بتائیں گے آپ نے اپنی بیوی کا قتل کیوں کیا؟؟؟.... آپ کو شرم نہیں آئی پیسے کے خاطر ....." کنول ابھی اپنے سوال پوچھ ہی رہی تھی کے اُس شخص نے چیخ کر کہا: "بس کر دو .... پلیز بس کر دو .... میں کتنی بار کہوں کے میں نے صباء کو نہیں مارا .... وہ میری بیوی تھی ... محبت کی شادی کی تھی ہم نے .... میں اسے کیوں ماروں گا ..."

"آصف صاحب چیخنے سے سچ نہیں بدلتا .... آپ پوچھ رہے ہیں مجھ سے کے آپ صباء آفندی کو کیوں مارے گے .... تو اِس کا جواب تو سب جانتے ہیں ۔۔۔ پیسوں کی خاطر ..... آپ نے پہلے صباء کو اپنی جھوٹی محبت کے جال میں پھنسایا پھر اسے فارس کیا اپنے سارے شیئر آپ کے نام کرنے کے

لیے.... کیا یہ جھوٹ ہے ???" کنول کی بات پر آصف کی آنکھوں میں آنسوں آ گے تھے....

"میں نے واقعی اُس سے محبت کی تھی.... شیئر نیکالنے کا آئیڈیا اسی کا تھا... مجھے کچھ زیادہ نہیں پتا... مگر اتنا معلوم ہے خود کشی سے کچھ دنوں قبل اسکی اور اسکے بھائی کی گھر پر لڑائی ہوئی تھی... کسی بزنس ڈیل کو لے کر... آپ یقین کریں میرا.... میں نے صباء سے پیسے کے لیے شادی نہیں کی تھی...." آصف کی باتوں میں سچائی جھلک رہی تھی... مگر کنول یہ سوچ کر مزید اس پر پریشر ڈالنے لگی کے چور کب کہتا ہے کے اس نے چوری کی ہے....

"چلیں میں آپ کی بات مان لیتی ہوں... کے آپ نے قتل نہیں کیا.... پر.... پھر آپ بتائیں گے... کے وہ کیا وجوہات تھیں جنھوں نے ایک اتنی

بڑی کامیاب بزنس وومین کو خودکشی پر اُکھسایا.... بقول آپ کے.... آپ تو بھت پیار کرتے تھے.... پھر صباء آفندی نے خودکشی کیوں کی؟؟؟.... مطلب میں نے نہیں سنا کے ایک انسان اپنی خوشیوں سے تنگ کر خودکشی کرلے..... بھئی جس کا اتنا محبت کرنے والا شوہر ہے اتنی بڑے خاندان سے اس لڑکی کا تعلق ہے... وہ لڑکی خود بھی ایک کامیاب بزنس وومین ہے... پھر وہ لڑکی خودکشی کیوں کرے گی؟؟؟.... "وہ آبرؤ اچکاے گہری نظر سے آصف کے وجود کو تکتے ہوئے پوچھ رہی تھی....

"میں نے مارا ہے اسے.... اپنے انھی ہاتھوں سے" کہ کر آصف اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھنے لگا... اُس کی آنکھیں سرخ انگارے کی مانند لال تھیں.... کنول اور اس کا کیمرہ مین آصف کی بات سن حیران ہوئے تھے

"توآخر کار تم نے مانا... تم نے مارا ہے اسے.... اتنا شرمناک کام کیسے کیا تم نے؟؟؟" کنول تفتیشی انداز میں پوچھنے لگی

"نکاح کرکے..." وہ کھوئے کھوئے انداز میں کہہ کر خاموش ہو گیا.... کنول اور کیمرہ مین الجھ کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے...

"کیا مطلب؟؟؟"

"نہ میں اس سے نکاح کرتا.... نہ اس کے گھر والے اسے تنگ کرتے... نہ وہ ہر وقت پریشان رہتی... اور نہ ہی وہ خودکشی کرتی..... سب میری غلطی ہے.... مجھے اس سے نکاح کرنا ہی نہیں چاہیے تھا چھپ کر...."

چھپ کر؟؟....پر آپ کا نکاح تو ایک مہینے پہلے بڑی دھوم دھام سے ہوا" تھا...."کنول اس کی بات سن الجھ کر فورا کہنے لگی

نہیں....وہ نکاح تو دنیا کو دیکھانے کے لیے تھا....جو صباء کی خودکشی سے " ایک مہینے پہلے ہوا....ہمارا اصل نکاح تو دو گواہوں کی موجودگی میں تین مہینے پہلے ہوا تھا....صباء کی ضد پر ہم نے چھپ کر نکاح کیا تھا....اسے یقین تھا کے اس کے گھر والے کبھی بھی میرے لیے راضی نہیں ہوں گے..."آصف کی بات نے کنول پر حیرت انگیز انکشاف کیے تھے

تو آپ کہ رہے ہیں آپ کا نکاح تین مہینے پہلے ہوا تھا....پھر آفندی" "...صاحب آپ کے لیے مان گے اور دوبارا نکاح کروایا

جی.... لیکن انھوں نے دل سے مجھے قبول کبھی نہیں کیا....ان کی نظر" میں میں ان کی کمپنی میں کام کرنے والا عام سہ ملازم ہوں.... مجھے اب پچھتاوا ہے بہت.... کاش میں نے صباء کی ضد پر نکاح نامے پر دستخط نہ کیے ہوتے.... میری نظر میں.... وہ صرف نکاح نامہ نہیں تھا وہ تو ہماری خوشیوں بھری زندگی کی نئی شروعات تھی... پر مجھے کیا پتا تھا میرا نکاح پر دستخط کرنا اسے اتنی مشکلوں میں ڈال دے گا کے اُسے خودکشی سب سے آسان حل نظر آئے گی اِن سب سے آزاد ہونے کے لیے..... کاش اُس نے ایک بار کہہ دیا ہوتا.... سچ کہہ رہا ہوں اپنی محبت کی قسم کھا کر..... میں اُسے اِس نکاح سے آزاد کر دیتا.... کم از کم آج وہ زندہ ہوتی....'' آصف بولتے بولتے رونے لگا تھا بری طرح....

تمھاری عمر کیا ہے ؟؟؟ ‘‘کنول کو اس کے آنسوں میں چھپا درد نظر آرہا’’ تھا.... اسے یقین ہو گیا تھا کے آصف نے اپنی بیوی کو نہیں مارا... صباء نے ... خود کشی کی ہے... پر کیوں ؟؟؟... یہ سوال ابھی بھی الجھا ہوا تھا

میری عمر 25 سال ہے... میں نے ماسٹر کیا ہے... میں صباء سے یونیورسٹی’’ میں ہی ملا تھا پہلی بار.... وہ اپنا ڈیپارٹمنٹ ڈھونڈتی ہوئی آئی تھی میرے پاس.... ‘‘آصف ماضی کی سنہری یادوں میں کھوئے کھوئے جواب دیتا ... ہے.... جیسے سن کنول دوکھی ہو جاتی ہے

آپ کی جب صباء سے آخری ملاقات ہوئی تو اس نے آپ سے کچھ کہا’’ تھا.... جو آپ کو عجیب لگا ہو.... محسوس ہوا ہو جیسے وہ خود کشی کا سوچ رہی ہے ؟؟؟ ‘‘اب کنول کے سوالوں میں نرمی آگی تھی... اُس کے سوال پر کیمرہ مین نے اسے آنکھیں دیکھا کر یاد دلایا تھا کے اسے صباء کی کیس کو قتل

کیس کی جانب لے جانا ہے.... جس پر اُس نے اپنی نظریں اپنے کیمرہ مین سے ھٹالی تھیں.... اور اپنی ساری توجہ آصف کا جواب سننے میں لگائی تھی

...

جی...... سب کچھ ٹھیک تھا.... ہم نے دوپہر میں ایک ساتھ کھانا کھایا'' تھا... وہ ایک ڈیل کو لے کر کافی پریشان تھی...'' وہ ابھی آگے بولے اس '' سے پہلے کنول فوراپوچھ بیٹھی: ''کون سی ڈیل؟؟؟

کنول کے سوال پوچھتے ہی پولیس والا اندر آگیا تھا: '' چلیں بی۔بی.... ٹائم ختم.... چلیں''

''ارے ایک منٹ.... بس میرا انٹرویو مکمل ہوگیا... بس ایک سوال اور''

"نہیں..... نہیں.... بس ختم.... چلیں"

پولیس والے نے ایک منٹ بھی کنول کو آصف کے پاس روکنے نہ دیا.... یہ بات کنول کو کافی عجیب لگی....

"تم کر کیا رہی تھیں؟؟..... تمھیں آصف پر پریشر ڈالنا تھا.... پر تم تو....." کیمرہ مین نے گاڑی میں بیٹھتے ہی کہا تھا کنول کو غصے سے دیکھ

"مجھے نہیں لگتا کے آصف نے صباء کو قتل کیا ہے.." یہ کہ کر اُس نے کیمرہ مین کی مزید بحث سے بچنے کے لیے اپنا موبائل بیگ سے نیکال کر اس میں ہیڈ فری لگا کر..... اپنے کانوں میں لگالی.... اور اپنا سر پیچھے سیڈ سے ٹیکا کر آنکھیں بند کرلیں....

ــ

شاہزین اور سارے چینل کے ممبرز ریسٹورنٹ میں بیٹھے پارٹی کر رہے تھے.... جو چیف رباب کی جانب سے چینل کے سارے ممبرز کو دی گئی تھی.... شاہزین کی نظریں ابھی بھی دروازے پر ٹکی تھیں....

چلو اندر چلو.... یہاں کیوں کھڑے ہو؟؟" حماد نے آتے ہی اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے پوچھا تھا....

"کارٹون کا انتظار کر رہا ہوں... ایک کام تھا"

"تم نے اسے بتایا اپنی منگنی کے بارے میں؟؟؟"

نہیں... اسے بتانا ضروری نہیں سمجھتا" شاہزین نظریں چوراتے ہوئے" کہنے لگا

اُس کے کہتے ہی حماد ہسنے لگا.... "صاف بولو.... ہمت نہیں ہوتی تمھاری اسے بتانی کی" شاہزین کے دل کا چور حماد نے پکڑ لیا تھا

جو حماد نے کہا وہ سچ ہے یہ جاننے کے باوجود نفی میں گردن ہلاتے ہوئے: "اف...... تم.... اور تمھارے اندازے..... ایسا کچھ نہیں ہے... کتنی بار کہوں تم سے مجھے وہ کارٹون نہیں پسند.... اب لکھ کر دوں کیا" وہ مسنوئی خفگی سے حماد کو یقین دلا رہا تھا کے وہ سچ کہ رہا ہے... لیکن اُس کی خفگی کو حماد خاطر میں نہ لایا... اور مسکراتے ہوئے اُسے دیکھ: "ہمممم.... تمھارے لفظوں میں اور آنکھوں میں اتفاق کیوں نہیں؟؟؟؟..... دونوں بھت الگ باتیں کرتے ہیں... میں کنفیوس ہو جاتا

ہوں.... چلو.....مان لیتے ہیں تمھارے الفاظ سچے ہیں....پر یہ
.... آنکھیں........" کہ کر اُس نے ایک گہری سانس بھری

"حماد....اپنا یہ "اللہ...." کہ کر اس نے اپنی روشن پیشانی کو مسلا تھا....
آنکھوں کو پڑھنے کا چام مجھ پر ضائع کیوں کر رہے ہو.... پارٹی میں اتنی
لڑکیاں ہیں ان کو جا کر دیکھاؤ یہ.... ہو سکتا ہے کوئی پٹ جائے..." وہ حماد
.... کو طنزیہ کہ کر مسکرایا تھا

"دعا.... تم آگیں" حماد نے شاھزین کے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا تو شاھزین
بڑا خوش ہو کر پلٹا.. جب پلٹ کر دیکھا تو دعا وہاں موجود نہ تھی... غصے سے
واپس حماد کی جانب دیکھتا ہے.... حماد شوخی بھری نگاہ
سے "اف....اف... نظریں بچھا کر کھڑے ہو اس کے انتظار میں....اور

کہتے ہو اسے پسند نہیں کرتے... عجیب... تم کس سے بھاگ رہے

ہو... کیوں نہیں مان لیتے کے دعا تمھیں پسند ہے''

شاھزین اسکی بات سن بڑی دادو کو یاد کرنے لگتا ہے پھر ایک نظر اپنی منگنی کی انگوٹھی کی جانب دیکھتا ہے: ''میں دعا کو پسند نہیں کرتا حماد'' وہ نہایت سنجیدگی سے کہتا ہے... کے اچانک پیچھے سے کسی کی آواز سماعت سے ٹکراتی ہے دونوں کے: ''مجھے پتا ہے.... تم بار بار ایک ہی بات کیوں بولتے رہتے ہو'' آواز سن دونوں بغیر دیکھے ہی پہچان گئے تھے کے وہ دعا کی آواز ہے... جس نے شاھزین کا کہا آخری جملا سن لیا ہے.... شاھزین اور حماد دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں.... شاھزین اپنے ماتھے پر زور سے دھپ لگاتے ہوئے: ''یہ ہر بار غلط وقت پر ہی انٹری کیوں مارتی ہے؟؟؟'' وہ منہ ہی منہ بڑبڑایا تھا.... حماد دعا کو ایک نظر دیکھ چپ چاپ وہاں سے جانے میں عافیت محسوس کرتا ہے...

شاھزین کا دل کر رہا تھا کے وہ اپنا سر دیوار پر دے مارے... وہ بغیر اُس کی جانب دیکھے خاموشی سے کھسک جانے کو ہی بہتر تصور کرتا ہے... وہ ابھی دو چار قدم آگے چلتا ہی ہے کے دعا پیچھے سے آواز دیتی ہے ''شاھزین ...''

وہ پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے میں ہچکچا رہا تھا... پر دعا کے آواز دینے کے سبب اسے نہ چاہتے ہوے بھی مڑنا پڑا.... اس لمحے جب وہ مڑا..... لگا وقت وھیں تھم گیا.... دعا پر پہلی نظر پڑی تو دل زور زور سے دھڑکنے لگا..... وہ وہیں کھڑے کھڑے پہلے مسکرائی.... پھر چلتی ہوئی اسی کی جانب آنے لگی.... شاھزین اس کا مسکراتا ہوا چہرہ دیوانوں کی طرح تکتا رہا... وہ سر سے پاؤں تک سفید اور کالے رنگ کے لباس میں سراپا حُسن لگ رہی تھی...... آج اس نے میک اپ کر کے شاھزین کے دل پر بجلیاں گرادیں

تھیں.... آج آنکھوں پر عینک نہ تھا.... اور بالوں کا ھیر اسٹائل بھی بدلا ہوا .... تھا.... اُس کے وجود سے نظریں ھٹانا شاھزین کے لیے اب ممکن نہ تھا

شاھزین کی آنکھوں میں جگنو جگمگائے تھے دعا کو اپنی جانب آتا دیکھ... وہ تصوراتی دنیا میں کھو گیا تھا.... جہاں صرف وہ اور دعا تھے.... ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی.... خوبصورت سی کوئی دھن کانوں کی سماعت سے ٹکرائی تھی جو اسے مدھوش سہ کر رہی تھی.... وہ دعا کے لفظ تھے جو وہ مسلسل بول رہی تھی مگر شاھزین تو اپنی ہی خوبصورت دنیا میں مست تھا اسے کوئی خبر نہ تھی دعا اُس سے کیا بات کر رہی ہے... وہ تو بس اُس کے حسین سراپے کو مسکراتے ہوئے تک رہا تھا ....

تمھیں پتا تو ہو گا ....

....تم ہی پہ میں فدا ہوں

.... تمھیں ہے جب سے چاہا

.....ہواؤں میں اڑتا ہوں

....تم ہی میرے ہر پل میں

....تم آج میں تم کل میں

......ہے شونا....ہے شونا

شاھزین اپنی تصوراتی دنیا میں کھویا تھا...جہاں وہ دعا کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس کا ہاتھ مانگ رہا ہے ڈانس کرنے کے لیے....وہ مسکراتے ہوئے ہاں کر دیتی ہے...اور اپنا نازک ہاتھ اس کی جانب بڑھا دیتی ہے....شاھزین اس کا نازک ہاتھ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ کر کھڑا ہوتا ہے...ہر طرف گلاب کی پنکھڑیاں بکھری ہیں...ہلکی سی ہوا چلتی ہے تو وہ پکھڑیاں ان دونوں پر اڑ اڑ کر آنے لگتی ہیں....

ة وائو ں

میں بھی پیار کی مہک تھی....وہ مسکراتے ہوے آیک ہاتھ دعا کی کمر پر رکھتا ہے اور دعا اپنا ایک ہاتھ اس کے کندھے پر....

تمھیں پتا تو ہو گا ....

کے میرے دل میں کیا ہے....

چلو کہے دیتی ہوں....

کبھی نہیں جو کہا ہے....

تم ہی میرے ہر پل میں...

تم آج میں تم کل میں....

ہے شونا....ہے شونا....

دعا بولتی گہری نظروں سے اس کی جانب دیکھ کر مسکراتی ہے... پھر شاھزین اُس کی شہادت کی انگلی پکڑ لیتا ہے.... دونوں اپنا ایک ہاتھ کمر کے پیچھے کر لیتے ہیں.... شاھزین اس کی شہادت کی انگلی پکڑ کر اسے گھوماتا ہے.... وہ مسکراتے ہوئے گھوم رہی تھی.... دونوں کے چہروں پر خوشی جھلک رہی تھی.... شاھزین کے چہرے کی خوشی اُس لمحے دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی... شاھزین کا چہرہ گلاب کے پھول کی مانند کھل اٹھا تھا.... وہ بس دیوانوں کی طرح دعا کو مسکراتا ہوا دیکھے جا رہا تھا....

"ہیلو... کیا ہو گیا؟؟؟.... کیا سوچ سوچ کر مسکرائے جا رہے ہو" دعا اسے مسکراتا ہوا دیکھ پوچھ رہی تھی مگر وہ تو اپنی ہی دنیا میں مگن تھا.... دعا اسے کھویا کھویا دیکھ اس کے آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتی ہے.. جس کے بعد وہ اپنے حواس میں لوٹا تھا... "کیا؟؟؟.... کچھ کہا تم نے؟؟" وہ بوکھلا کر پوچھنے لگا دعا سے....

کہاں کھوئے ہو کب سے تم سے بول رہی ہوں... لگتا ہے تمھیں میری ”
بات میں انٹرس ہے ہی نہیں‘‘ دعا خفگی سے کہ کر وہاں سے جانے لگی...

ارے مجھے بہت انٹرس ہے... تمھاری باتوں میں... ایک بار بولو تو صحیح‘‘ ”
وہ پیچھے پیچھے کہتا ہوا آیا...

تمھیں تو میری باتیں فضول لگ رہی ہیں ناں... تبھی کھڑے ”
کب سے مسکرائے جا رہے ہو پاگلوں کی طرح‘‘ وہ پلٹ کر خفگی سے بولی...

یار... وہ تو میں جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہا تھا....‘‘ وہ بھولا سہ چہرہ ”
بنا کر بولا...

کیا؟؟" وہ الجھی نگاھوں سے تکتے ہوئے"

ہاں.... پہلے تو خواب صرف سوتے ہوئے آتے تھے اب جاگتے ہوئے" بھی آنے لگیں ہیں..." وہ سر کھو جاتے ہوئے پریشان ہو کر کہ رہا تھا

بول رہے ہو؟؟.... پاگل ہو گئے ہو کیا؟؟؟.... عجیب" کہ کر دعا نجمہ" کے ساتھ چلی گئی.......

مجھے بھی لگتا ہے اگر تم اسی طرح میرے سامنے آتی رہیں.... تو میں واقعی" پاگل ہو جاؤں گا.... پہلے تو صرف تم سوتے ہوئے خوابوں میں آتی تھیں اب تو جاگتے ہوئے بھی آنے لگی ہو.... اُففففف...." وہ اسے جاتا دیکھ خود سے ہمکلام ہوا تھا.... اس نے تو ہلکے سے کہا تھا پر شاید رباب میم کے کان بھت تیز تھے اُنھوں نے شاھزین کی بات سن لی تھی وہ برابر میں آکر" اِسے

پاگل پن نہیں... محبت کی بیماری کہتے ہیں جناب...."کہ کر مسکراتے ہوئے چلی جاتی ہیں...

"محبت ؟؟...مجھے ؟؟؟....وہ بھی اِس کارٹون سے....نُو....نِیور.... کبھی نہیں..."وہ الجھا الجھا سہ تھا اپنے دل میں پیدا ہوئے نئے جذبات کو لے کر....

____

دعا کو پوری پارٹی میں محسوس ہوتا رہا جیسے کوئی اسے دیکھ رہا ہو....وہ پیچھے بار بار پلٹ کر دیکھتی مگر کوئی نظر نہیں آتا...

"کیا ہوا؟؟" نجمہ نے اس کا پریشان چہرہ دیکھ استفسار کیا تھا....

نہیں... کچھ نہیں'' اسے لگا شاید اس کا وہم ہو...اِس لیے اُس نے نجمہ کو'' کچھ نہیں بتایا.....اور مسکراتے ہوئے: چلو میم رباب سے ملتے ہیں'' نجمہ ...نے اثبات میں سر ہلا دیا

وہ دونوں جب رباب سے ملنے پہنچیں تو رباب کے پاس ایک حسین سہ نوجوان لڑکا کھڑا تھا... ''ہیلو میم'' دعا نے کہا تو وہ نوجوان دعا کی آواز سن پلٹ کر دعا کی جانب دیکھنے لگا...اس کی نگاہیں دعا کو دیکھتے ہی چمکی ''تھیں... وہ مسکراتے ہوئے: ''آپ دعا ہیں ناں؟؟؟

دعا اس عجنبی شخص سے اپنا نام سن تھوڑا حیران ہوئی تھی... ''جی... میں ہی ''ہوں....اور آپ؟؟

دعا کے سوال پر نجمہ فورا بول اٹھی: "ارے یہ شہریار آفندی ہیں.... آفندی گروپ کے مالک.... تم انھیں نہیں جانتی؟؟"

دعا نفی میں گردن ہلاتی ہے تو رباب مسکراتے ہوئے: "کوئی بات نہیں.... دعا.... یہ شہریار آفندی ہیں.... "دعا سے کہہ کر وہ شہریار کی جانب متوجہ ہو کر: "اور آپ تو دعا کو جانتے ہی ہیں.."

جوابا شہریار مسکراء دیتا ہے.... "ہیلو دعا.... اچھا لگا آپ سے مل کر.... مجھے نہیں پتا تھا ہم پھر اتنی جلدی ملیں گے "شہریار نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا تھا... دعا نے اسے ہاتھ ملا کر جب چھوڑنا چاہا تو اسے محسوس ہوا کے شہریار اس کا ہاتھ چھوڑ ہی نہیں رہا.... وہ کنفیوز نگاہوں سے شہریار کو دیکھ: "ہم پہلے کب ملے؟؟؟.... مجھے یاد نہیں میں آپ سے پہلے کبھی ملی ہوں"

ارے ہم تو روز ملتے ہیں۔۔۔۔"اس کے کہنے پر دعا الجھی نگاھوں سے"

""کہاں ؟؟؟

دعا کا پریشان چہرہ دیکھ مسکراتے ہوئے:"ٹی۔وی پر۔۔۔"شہریار کے کہتے ہی نجمہ اور رباب ہسنے لگیں۔۔۔جبکے دعا اس کی باتوں میں تھوڑا الجھ گی تھی۔۔۔اس نے ہاتھ چھوڑانا چاہا اپنا تو وہ مسکراتے ہوئے چھوڑ کر اس کے وجود کو تکتنے لگا۔۔۔۔جو دعا کو بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

دعا پانی کا گلاس اٹھا کر پانی پیتی ہے۔۔۔اور سوچنے لگتی ہے۔۔۔اُسے شہریار آفندی کچھ عجیب محسوس ہوا تھا۔۔۔۔اس کی باتیں دعا کے ذھن میں گھوم رہی تھیں۔۔۔"کہاں گم ہو؟؟"حماد نے پیچھے سے آکر کندھے پر ہاتھ رکھا تھا تو وہ اچانک سے ہاتھ رکھے جانے کے سبب گھبرا گی تھی۔۔۔۔حماد اسے گھبراتا ہوا

دیکھ: "کیا ہوا؟؟... گھبرا کیوں رہی ہو... یہ میں ہوں حماد" وہ مسکراتا ہوا بولا....

"اسی لمحے فون کی گھنٹی بجی... دعا نے بغیر نمبر پر دیکھے کال اٹھالی: "ہیلو

دوسری جانب سے بھاری سی آواز اسکی سماعت سے ٹکرائی: "مجھے کسی کا تمھیں چھونا پسند نہیں.... اس سے کہو دوبارا ہاتھ لگانے کی غلطی نہ کرے"
دعا یہ سنتے ہی پیچھے مڑ کر پریشان نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگی.... "تم کہاں ہو؟؟؟؟... تم اس وقت پارٹی میں موجود ہوناں؟؟؟؟.... سامنے آؤ میرے... سامنے آکر بات کرؤ مجھ سے..." دعا نے کہا تو جواباً وہ شخص مسکراتے ہوئے: "ٹھیک وقت کا انتظار کرؤ.... میری سیکسی لیڈی..." کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا تھا....

سب کچھ ٹھیک تو ہے؟؟؟؟... فون پر کون تھا؟؟"حماد نے فکر مند ہو کر"

...پوچھا

پتا نہیں... بس میسج اور کال کر کر کے تنگ کرتا ہے"دعا نے کہا تو حماد نے"

اس کا موبائل دیکھنے کے لیے مانگا..... "میں دیکھتا ہوں اِس شخص کو... تم

فکر مت کرؤ"حماد نے کہ کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا... حماد کے ہاتھ

رکھتے ہی شاھزیب وہاں آیا تھا.... "کیا ہوا؟؟...اتنے سیریس چہرے

کیوں بنیں ہوئے ہیں تم دونوں کے"اس کے سوال پر حماد نے اسے پوری

.... بات بتائی تھی

شاھزین پارٹی میں تھا.... جب اسے عالیشہ کا فون آیا.... وہ بہت پریشان ہو کر:”شاہ.... کنول بہت غصے میں گھر سے نیکلی ہے... پلیز تم دیکھ لو جا کر اسے“

”.... کیوں کیا ہوا ہے ؟؟؟ ....“ وہ فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا“

”مجھے پوری بات تو نہیں پتا.... تم خود اس سے پتا کر لو.... بس میرے سامنے تو اس نے ٹی۔وی نیوز پر چلنے والی نیوز دیکھی اور غصے سے چیخنے لگی (ایسا نہیں کر سکتے یہ لوگ میرے ساتھ.... میں ان لوگوں کو چھوڑوں گی نہیں...) کہ کر بغیر کسی کی سنے گھر سے چلی گیٔ.... وہ ضرور اپنے چینل گیٔ ہو گی“

"اچھانیوز کس کے متعلق تھی جیسے دیکھ کر وہ اتنا غصہ ہوئی؟؟" شاھزیب تجسس سے استفسار کر رہا تھا....

"نیوز... آصف غفار کے متعلق تھی... وہ اقرار کر رہا تھا کے اُس نے اپنی بیوی کو اپنے ہاتھوں سے مارا ہے"

"کیا؟؟؟... واقعی؟...." شاھزین حیرت سے

"ہاں.. پر مجھے سمجھ نہیں آیا کنول کیوں غصہ ہوئی یہ نیوز سن...." اس نے کہا تو شاھزین: "چلو میں دیکھتا ہوں..."

"مجھے بہت فکر ہو رہی ہے شاہ..." عالیشہ گھبرا کر کہ رہی تھی... جیسے سن شاھزین ہنس دیا: "بلا کی فکر مت کرو.... اُن بیچاروں کی فکر کرو جن پر اُس

کا قہر اترے گا.... میں تصور بھی نہیں کر پا رہا کے وہ وہاں کیا دھمال مچائے گی.... میں سوچ رہا یوں... ''ابھی شاہزین بول ہی رہا تھا کے عالیشہ بیچ میں بات کاٹتے ہوئے: ''شاہ یہ مزاق کا وقت نہیں ہے... تم جلدی جاؤ اس کے چینل....'' اس نے غصے سے حکم صادر کرتے ہوئے۔۔۔، فون رکھ دیا تھا

''اف.... یہ لڑکیاں... ہر وقت اِن کا غصہ ناک پر رہتا ہے... چلو شاہ اُس بلا کے پاس.... کہیں وہ غصے میں کچھ کر و رنہ دے'' یہ سوچ کر وہ تیزی سے پارٹی سے چلا گیا بغیر کسی کو بتائے.....

____

''تم.... تم نے وہ فیک نیوز چلوائی ناں؟؟؟.... کیا میں پوچھ سکتی ہوں میرے انٹرویو کی چھوٹی سی کلپ بنا کر نیوز میں کیوں چلائی گی.... جس میں

آصف غفار اقرار کر رہا ہے کے اس نے صباء آفندی کو مارا ہے... جبکے اُس بیچارے نے ایسا کچھ نہیں کیا.... تم نے کلپ بنائی ناں ؟؟.... بولو..." کنول زور سے دھاڑی تھی.... اس کی آنکھیں غصے سے دھک اٹھی تھیں...

کیمرہ مین نے کنول کے منع کرنے کے باوجود آصف غفار کا انٹرویو نہ صرف چینل کے حوالے کر دیا بلکے اُس پورے انٹرویو میں سے ایک مخصوص لائن پر کلپ بھی تیار کی... جس میں آصف خود کھ رہا تھا: "میں نے مارا ہے اسے.... اپنے انھی ہاتھوں سے"....اور باقی پورا وقت جو وہ بے قصور شخص چیخ چیخ کر کہتا رہا کے اس نے صباء آفندی کو نہیں مارا... وہ پوری کلپ غائب تھی.....

دیکھو کنول مجھے جو کام دیا گیا تھا میں نے وہی کیا ہے... مجھ پر تم اس طرح سب کے سامنے نہیں چیخ سکتیں....'' کیمرہ مین نے کلا تو کنول غصے سے چنگھاڑتے ہوئے: ''تمھاری ہمت کیسے ہوئی میرے انٹرویو کی کلپ کا غلط استعمال کرنے کی.... تم جانتے بھی ہو تم نے کیا کیا ہے... تم نے بیچارے آصف کے سر پر نہ کردہ گناہ کا الزام ڈال دیا ہے....ذرا سی بھی شرم نہیں آرہی تمھیں یہ کرنے کے بعد.... تمھاری وجہ سے وہ اپنی ہی بیوی کا قاتل بن گیا پورے زمانے میں....'' کنول ابھی بول ہی رہی تھی کے جنید آیا تھا .... شور سن کر.... باقی سب تو تماشائی بن کر کھڑے تھے

کنول میرے ساتھ چلو......'' جنید نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا... مگر'' اُس نے جنید کا ہاتھ فوراً بے رخی سے جھٹک دیا تھا.... ''تمھاری اجازت کے بغیر یہ نیوز نہیں چل سکتی تھی.... تم بھی برابر کے شریک ہو اِس کیمرہ مین کے ساتھ....'' آج تو کنول کا رویہ جنید سے بھی بدل گیا تھا....یہ پہلی

بار تھا کے اُس نے کسی لڑکی کا ہاتھ تھاما تھا اپنی پوری زندگی میں.... مگر اسے ذرا سی بھی امید نہ تھی کے کنول اُس کا ہاتھ اِس قدر بے رخی سے جھٹک دے گی..... جنید بہت دوکھی ہو گیا تھا کنول کے ہاتھ جھٹکتے ہی ....

کنول آرام سے بیٹھ جاؤ پہلے.... ہم بات کرتے ہیں..------------------.او۔کے ''جنید اب نہایت محتاط ہو کر گفتگو کر رہا تھا....اُس کا لہجہ کافی دیھما تھا ....

جنید تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی... وہ بیچارہ آصف تین بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے گھر کا واحد کفیل....اُس بیچارے کو کس بات کی سزا دلوا رہے ہو تم لوگ.... کیوں کیا تم نے ایسا؟؟؟؟....''وہ جنید کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے استفسار کرنے لگی ...

چلو یہاں سے سب ....'' یہ کہتے ہوئے چیف طاہر نے سب کو باہر جانے کا''
کہا تھا روم سے .... سب کے جانے کے بعد چیف طاہر کنول کو سمجھاتے
ہوئے: ''کنول سمجھا کرؤ ....اوپر سے اوڈر تھا...اگر ہم نہیں کرتے تو کوئی
اور نیوز چینل یہ نیوز چلادیتا... کنول یہ مت بھولو ہم اِس چینل میں کام
کرتے ہیں... ہمارا کام ہے اوڈر ماننا... پلیز غصہ کرنا بند کرؤ .... تم کیا سمجھتی
ہو ہم آزاد ہیں.... نہیں... ہم آزاد نہیں ہیں... ہمیں وہ کرنا پڑتا ہے جو اوپر
سے اوڈر ملتا ہے... لیکن تم بے فکر رہو... تم سے جو میں نے وعدہ کیا تھا الگ
شو کا... وہ میں پورا کرؤں گا... تم اب اِس مسئلہ کو بھول جاؤ... یہ مسئلہ اب
ہم خود دیکھ لیں گے... تم بس اپنے اینکر بنے کے بارے میں سوچو...''
چیف طاہر کو لگا تھا اب کنول کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا...پر وہ لڑکی تھوڑی
سر پھری سی تھی اِس بات سے انجان تھے وہ ....

ووو...‘‘کنول نے اُن کی بات سن ایک گہرا سانس لیتے ہوئے کہا.... ’’اچھا..... ہمممم‘‘ کہتے ہوئے اُس نے اپنے پاس رکھی کرسی غصے سے اٹھا کر چیف طاہر کے سامنے رکھی کانچ کی میز پر ماری تھی...اُس کے مارتے ہی تینوں کے بے ساختہ منہ کھل گئے تھے.... شیشے کی میز اس کے ایک وار سے ہی ٹوٹ گئی تھی.... شاھزین اسی لمحے کمرے میں داخل ہوا تھا.... ’’واہ.... میری شیرنی‘‘ اس نے دل ہی دل شاباشی دی تھی کنول کے اِس عمل کو دیکھ....

’’میں لعنت بھیجتی ہوں اِس چینل پر....اور نئے شو کی اینکر بنے کی آفر پر.... سمجھے سر طاہر.... ویسے آج آپ کو سر کہنے میں مجھے شرم آرہی ہے....‘‘ وہ غصے سے چبا چبا کر کہتے ہوئے جانے لگی تھی کے جنید کی نظر اُس کے سیدھے ہاتھ سے بہتے ہوئے خون پر پڑی تھی...جب کنول نے میز پر

کرسی ماری تو اُس کا اپنا ہاتھ بھی زخمی ہو گیا تھا.... جنید کا دل بے چین ہو گیا تھا اُس کے ہاتھ سے خون نیکلتا دیکھ ....

جنید اِس چینل کا بڑا چیف تھا.... جب وہ کنول کے سامنے خاموش تھا تو پھر کسی کی کیا مجال تھی کے وہ کنول کو اُف بھی کر دیتا... اُس نے فورا کنول کا ہاتھ پکڑا تھا بے چین ہو کر... جنید کے چہرے کا رنگ زرد پڑھ گیا تھا کنول کو تکلیف میں دیکھ...

"مجھے دوبارا ٹچ کرنے کی ہمت مت کرنا جنید.... ورنہ میں یہ بھول جاؤ گی کے ہم دوست تھے" اُس نے سخت میری سے جنید کو دیکھ کہا اور اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑا کر باھر کی جانب چل دی.... سامنے شاھزین کو کھڑا دیکھ اپنے آنسوں نہ روک سکی... اور روتے ہوے اُسکے پاس آکر: "مجھے گھر لے چلو... میں یہاں ایک لمحہ بھی نہیں رکنا چاھتی" شاھزین کی اب نظر

پڑی تھی کنول کے ہاتھ سے بہتے ہوئے خون پر... "شاہ" اُس نے ایک بار
..... بڑے پیار سے کہا اور پھر شاھزین کے سینے سے لگ کر بے ہوش ہو گئی

کنول..... کنول...." جنید اور شاھزین ایک ساتھ ہی چیخے تھے اسے
.... بے ہوش ہوتا دیکھ..... دونوں کی مانو جان نیکال دی تھی اُس نے

وہ ہسپتال کے کمرے میں بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی.... کے کانوں کی سماعت سے
موبائل کی بیل رنگ ہونے کی آواز مسلسل ٹکرا رہی تھی.... آنکھ کھلی تو
نظر سب سے پہلے سامنے صوفے پر گئی.... جس پر جنید اور شاھزین بیٹھے
بیٹھے سو رہے تھے... دونوں ہی کافی گہری نیند میں معلوم ہو رہے
تھے... کے اتنی دیر سے موبائل بج رہا تھا مگر دونوں میں سے ایک کی بھی
آنکھ نہیں کھل رہی تھی.... وہ یہ دیکھ مسکرا دی.... پھر شاھزین کی آنکھ

کھلی...اُس نے آنکھ مسلتے ہوئے موبائل اٹھایا... فون حماد کا آرہا تھا یہ دیکھ

بات کرنے کی نیت سے باہر چلا گیا..........

اب کمرے میں صرف جنید سو رہا تھا دونوں ہاتھ فولٹ تھے اور سر صوفے سے ٹیکا یا ہوا.... کنول بیڈ سے اتر کر آئی اور جنید کے قریب آکر تھوڑا سہ اس کے چہرے کے جانب جھک کر بڑے پیار سے اسے دیکھنے لگی....اُس لمحے اسے کل رات ہونے والا واقع ذرا بھی یاد نہ تھا... بس اگر سامنے تھا تو وہ دشمنِ جان..... جس پر وہ پہلی نظر سے فدا تھی.... جنید سوتے ہوئے بہت خوبصورت لگ رہا تھا اسے.... وہ تو سو سو جان فدا ہو کر بس ٹک ٹکی باندھے دیکھے جا رہی تھی....

جنید کے آگے کے بال اس کی آنکھوں سے مَس ہو رہے تھے جن کی چبن سے وہ آنکھ مسلنے لگا..... کنول بس مسکراء مسکراء کر دیوانگی بھری نظروں سے اس کے سوتے ہوئے وجود کو تکتی رہی....

حماد فون پر: "کہاں ہو تم کل رات سے ؟؟؟...ابھی تک چینل کیوں نہیں آئے؟؟"

دعا بے چینی سے شاھزین کے آنے کا انتظار کر رہی تھی... آنکھیں اس کی خالی کرسی کو تکتے تکتے تھک چکی تھیں... کوئی بھی کمرے میں دروازہ کھول کر داخل ہوتا تو وہ پر امید نظروں سے دروازے کی جانب دیکھتی کے شاید اِس بار آنے والا شاھزین ہو.... وہ شاھزین کے منہ سے دو بار سن چکی تھی کے وہ اسے بلکل پسند نہیں کرتا.... پر اِس کمبخت دل پر کس کا زور چلتا ہے جو اُس دل ھاری کا چلتا.... وہ نا چاھتے ہوئے بھی اپنے دل کے ہاتھوں بڑا مجبور

ہو کر حماد سے شاھزین کی طبعیت پوچھنے کو کہتی ہے..... کیونکے یہ پہلی بار تھا کے وہ کام پر بغیر بتاے نہیں آیا تھا.... وہ فکر مند ہو گی تھی شاھزین کو لے کر... دل میں ایک کے بعد ایک برے وسوسے آرہے تھے..... جب .... حماد نے فون کیا تو وہ بھی بلکل فون سے کان چپکا کر سنے لگی

ارے یار... میں ہسپتال میں ہوں"بس شاھزین کا یہ کہنا تھا کے دعا" بے قرار ہو گی... حماد کے ہاتھ سے فون چھینا اور بڑی پریشان ہو کر:"کیوں کیا ہوا ہے تمھیں؟؟ کسی نے مارا تمھیں؟؟؟؟..... یا کسی سے لڑائی ہوئی ؟؟؟... بھت زیادہ مارا ہے کیا اُن لوگوں نے تمھیں؟؟؟؟... کون سے ہسپتال میں ہو تم؟؟؟... بولو... خاموش کیوں ہو؟؟... تم...."وہ بے صبری ہو کر استفسار کرنے لگی.... ایک کے بعد ایک سوال نون۔اسٹاپ جتنے ذھن میں وسوسے آرہے تھے وہ سب پوچھنے لگی تھی

پاگلوں کی طرح.... توشاھزین اس کی بات بیچ میں کاٹتے ہوئے کہتا ہے...... "بولنے دو گی تو بولوں گا ناں"

اُس کی آواز میں اپنے لیے اِس قدر فکر دیکھ شاھزین کے چہرے پر مسکراھٹ بکھر آئی..... شاھزین: "میں چینل کے پاس والے ہسپتال میں ہی ہوں... فکر مت کرؤ... میں..." وہ بول ہی رہا تھا کے موبائل سوئچ آف ہو گیا تھا اس کا..... "ہیلو.... او۔ نو... اِسے بھی ابھی بند ہونا تھا..." کہ کر .... اس نے موبائل اپنی جینز کی جیب میں رکھا تھا

شاھزین اندر کمرے میں داخل ہوا تو کنول کو جنید کو دیکھتا ہوا دیکھ بڑی حیرت سے پوچھنے لگا: "کیا کر رہی ہو تم یہ؟؟؟؟"

وہ شاھزین کا سوال سن اپنے حواس میں لوٹی تھی... فوراسیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی... "کچھ نہیں... چلو گھر چلتے ہیں

ابھی نہیں جا سکتے... تمھارا ڈاکٹر سے پہلے چیک۔اپ ہو گا پھر جائیں" گے.... اور ابھی تک تمھارا ڈاکٹر ڈیوٹی پر آیا نہیں ہے... ویسے میں سوچ رہا ہوں اِن ڈاکٹروں کے ہسپتال میں لیٹ آنے پر اپنی ایک نیوز بناؤں.... دیکھو کتنا انتظار کراتے ہیں مریضوں کو یہ لوگ..... ابھی میں باہر گیا تو میں نے سامنے والے روم میں ایک عورت کو روتے دیکھا.. اس کے بریسٹ کا آپریشن ہے آج... ٹائم کب کا ہو چکا ہے اُس کے آپریشن کا... وہ بیچاری درد میں تڑپ رہی ہے اور ڈاکٹرنی صاحبہ کا کچھ پتا ہی نہیں.... یار انسان پرائیوٹ ہسپتالوں میں بھی رو رہا ہے آج... جبکے کتنی بھاری رقم بھرتے ہیں لوگ انھیں... مجھے لگتا ہے اِس پر نیوز بنتی

ہے" شاھزین نے کہا تو وہ جھنجھلا کر: "تھوڑی دیر کے لیے تم اپنے اندر کے نیوز رپورٹر کو سولا نہیں سکتے ؟؟؟"

"کیا؟؟؟....پر کیوں ؟"

کیونکے اگر اِن لوگوں نے سن لیا کے تم اِن کے خلاف نیوز کور کرنے کی سوچ رہے ہو... تو یہ لوگ ہمیں اٹھا کر ہسپتال سے باہر پھنک دیں گے" وہ دیھمے سے سمجھانے کے انداز میں گویا ہوئی

اتنی کس میں ہمت... جو شاھزین رفیق کو اٹھا کر باہر پھینکے.... سنتے ہیں تو سن لیں ڈرتا نہیں ہوں.......م...." وہ ابھی آپ جان کر بلند آواز سے بول ہی رہا تھا کے کنول نے اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھا تھا... "چپ ہو"

تم اٹھ گیئں.... اب طبعیت کیسی ہے ؟؟... ''شاھزین کے بلند آواز سے ''

بولنے کے سبب جنید کی آنکھ کھلی تھی تو اُس کی نظر سب سے پہلے کنول پر

پڑی.... جو اُس وقت شاھزین کا منہ زبردستی بند کروارہی تھی.... جنید

بھت فکر مند لہجے میں پوچھنے لگا... اُس کے چہرے کے تاثر بتارہے تھے کے

.... جیسے ابھی تک اُس کی جان نیکلی ہوئی ہو

جب سے کنول کو ہسپتال لائے تھے وہ تب تک کھڑا رہا جب تک ڈاکٹر نے یہ

نہیں کہ دیا کے کنول اب ٹھیک ہے.... شاھزین کے بھت اصرار کے بعد

بھی وہ کنول کو ہسپتال میں چھوڑ کر اپنے گھر نہیں گیا.... بھت رنجیدہ تھا

وہ.... جو کچھ کل رات ہوا اُس کے سبب.... وہ خود کو قصوروار ٹھرارہا تھا

... کنول کی اِس حالت کا

اف... تم اب بھی اِس بلا کی فکر کر رہے ہو... میں نے کہا ہے ناں..... یہ"
بلا ہے... اور بلائیں اتنی آسانی سے جان نہیں چھوڑ تیں....'' شاھزین نے
کنول کا ہاتھ اپنے منہ سے ھٹاتے ہوے کہا تو کنول نے اُس کی بات سن اُس
کے سر پر دھپ لگائی تھی....

تمھارے منہ پر تو ٹیپ لگا دینا چاہیے'' کنول نے دانت پستے ہوے اُسے گھور"
کر دیکھتے ہوے کہا...

شرم نہیں آتی تمھیں.... مجھ پر ہاتھ اٹھاتے ہوے؟؟'' شاھزین اپنا سر"
مسلتے ہوے

چپ ہو تم" اُس نے شاھزین کو دیکھ کہا پھر جنید سے مخاطب ہو کر: "تم" یہاں کیا کر رہے ہو؟؟" کنول نے دونوں ہاتھ فولٹ کر کے اپنے سینے پر باندھتے ہوئے خفگی بھری نگاہ سے پوچھا.....

سوری... مجھے... "جنید نہایت شرمندہ ہو کر بول ہی رہا تھا کے کنول بات کاٹتے ہوئے: "جنید تمھیں معافی مجھ سے نہیں جا کر آصف کے گھر والوں سے مانگنی چاہیے.... تمھاری وجہ سے اس بوڑھی خاتون کا بیٹا... اُس کے بوڑھاپے کا سہارا جیل پہنچ گیا ہے... وہ بھی اُس گناہ کے سبب جو اس نے کیا ہی نہیں ہے" کنول غصے سے دھک کر بولی....

تمھیں اِس قدر کیوں یقین ہے کے اُس نے قتل نہیں کیا؟؟؟.... ہو سکتا ہے وہ جھوٹ بول رہا ہو....." جنید کے کہتے ہی شاھزین اپنے دل میں: "لگتا ہے یہ کنول کو جانتا نہیں ہے... اگر ایک بار اِس بلا نے ذھن بنا لیا

کے آصف قاتل نہیں ہے تو اب پوری دنیا بھی مل کر کنول کو اُ س کے قاتل ہونے پر دلیلیں دیتی رہے اِس نے نہیں ماننا.... ایسے تھوڑی {بلا} جیسا بڑا لقب میں نے اِیسے دیا ہے...."

"اور تمھارے... کیونکے میں نے اُس کی آنکھوں میں ں سچائی دیکھی ہے... پاس کوئی ثبوت ہے کے وہ ہی قاتل ہے ؟؟؟.... کیوں تم اور آفندی خاندان مل کر خودکشی کے کیس کو قتل کیس بنانے کے پیچھے پڑے ہو ؟؟؟...." کنول پُر اعتماد ہو کر جنید سے پوچھ رہی تھی... کیونکے اُس کی نظر میں آصف کو پھنسایا جا رہا ہے.... جھوٹے قتل کیس میں ....

"ثبوت ہے..." جنید کے کہتے ہی شاھزین اور دعا دونوں کے کان کھڑے ہوئے تھے... "جی.... ثبوت موجود ہے.... تمھیں پتا ہے صباء کی ھائیٹ چھوٹی تھی... جس پنکھے سے لٹک کر اُس نے بقول تمھارے خودکشی کی ہے

اُس پنکھے پر اسٹول لگا کر بھی اُس کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا تھا... یہ بات نوٹ نہیں کر ئی تم نے ؟؟؟؟.... "یہ سن شاھزین کو یاد آیا تھا کے جب دعا نیوز کور کر کے وہاں سے آئی تھی تب وہ بھی اُس کے سامنے نجمہ کو یہی بات بتا رہی تھی.... پر اُس وقت اِس بات پر توجہ نہیں دی کسی نے بھی.....

"ایک اور بات جو تمھیں نہیں پتا شاید.... صباء کی گردن پر گلا دبانے کے نشانات موجود تھے.... یہ بات میڈیا میں نہ پھیلے اِس لیے پہلے چھپائی گئی.... کیونکے آفندی صاحب نہیں چاھتے تھے کے یہ بات میڈیا وغیرہ میں پھیلے.... مگر اب شہریار آفندی چاہتا ہے کے وہ اپنی بہن کے قاتل کو سزا دلائے..... "جنید نے جب پورا سچ کنول کو بتایا تو کنول کچھ دیر سوچ میں پڑھ گئی... "لیکن...... "کنول بولتے بولتے رکی تھی...

"کیا؟؟؟؟...." جنید نے آبرؤ اچکا کر استفسار کیا"

"نہیں...پر.....اس کا مطلب یہ نہیں کے میں نے تمھیں معاف کر دیا....میں بھولی نہیں ہوں تم نے میرے انٹرویو کی فیک کلپ بنائی تھی...."کنول ابھی بھی خفگی والے لہجے سے بول رہی تھی ...

"او۔ہیلو.....بلا جی..... تمھیں شاید پتا نہیں ہے ہم دونوں کل پوری رات کے جاگے ہوئے ہیں....اب پلیز ہمیں تھوڑا آرام کر لینے دو.....یہ لڑائی لڑائی بعد میں کھیل لینا....."کہ کر شاھزین بیڈ پر کودا تھا....اور آرام سے لیٹ کر جنید کو دیکھ: "آجاؤ تم بھی...اِس بلا کی بیٹری فل چارج ہے....تم کتنا بھی کوشش کر لو اِس سے نہیں جیت سکتے....تو اگنور کرؤ اسے اور میرے ساتھ آکر آرام کر لو"

اُسکی بات سن جنید مسکرایا.... مگر وہ ہچکچا رہا تھا.... مریضوں کے بیڈ پر لیٹنے میں... تو وہ آرام سے صوفے پر لیٹ گیا

میں کیا کرؤں ؟؟" کنول نے دونوں سے ایک ساتھ پوچھا تھا.... کنفیوس ہو کر....

تم بس اتنا کرو کے کسی کو ہمیں ڈسٹرب مت کرنے دینا...." کہ کر اُس نے آنکھیں بند کر لیں.... "اور ہاں... گھر والوں کو میں نے کہا ہے کے میرا دوست حماد ہے اور تمھاری سھیلی دعا ہے... حماد اور دعا بہن بھائی ہیں.... ہم دونوں ان کے گھر رکے ہیں پارٹی کے لیے.... صرف عالیشہ سچائی جانتی ہے....او۔کے...." اُس نے تھوڑا سہ سر اٹھا کر اپنا بنایا ہوا بھانا اسے بتایا اور واپس آنکھیں بند کر لیں.....

''تم نے سچ کیوں نہیں بتایا گھر والوں کو؟؟؟؟''

کیونکے وہ پریشان ہو جاتے.... اور شاید اس کے بعد تمھارے کام کرنے پر'' بھی بینڈ لگا دیتے...... تو سمجھو میں نے تمھارا فیوچر سیف کیا ہے.... چاہو تو شکریہ کہہ سکتی ہو.....''اُس نے بے نیاز بنے کی اداکاری کرتے ہوئے اترا کر ..... کہا

... شکریہ.... بس''کنول نے جتاتے ہوئے کہا''

اچھا ٹھیک ہے... اب سونے دو مجھے''کہ کر اُس نے اپنے منہ پر تکیہ رکھ'' لیا تھا... وہ پوری رات کا تھکا ہوا تھا آنکھیں بند ہوتے ہی نیند کی آغوش میں ... چلا گیا

شاھزین..... شاھزین'' بار بار کوئی بڑے پیار سے اس کا نام لے رہا''
تھا... آنکھیں کھولی تو دعا کو سامنے دیکھ مسکراتے ہوئے: ''ایک اور
..... خوبصورت خواب.... '' کہ کر آنکھیں دوبارا بند کر لیں

شاھزین... اٹھو.... بات کرؤ مجھ سے.... بتاؤ کیا ہوا ہے''
تمھیں ؟؟؟'' دعا اسے بڑے پیار سے آوازیں دے رہی تھی.... جس سے
وہاں موجود جنید کی نیند خراب ہو رہی تھی.... شاھزین اُس کی آواز دوبارا
سن آنکھ کھول کر اسے دیکھ: ''کارٹون تم واقعی یہاں آئی ہو یا میں پھر سے
جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہا ہوں'' اس کے لہجے میں بڑی محبت
.... تھی..... اور چہرے پر دعا کو دیکھ پیاری سی مسکان

میں واقعی آئی ہوں.... اِس طرح مسکرانا بند کرؤ.... اور بتاؤ مجھے ہوا کیا''
ہے ؟؟'' اُس کی آواز روہنسا تھی.... ایسا لگ رہا تھا بس ابھی رو دے

گی.....اسکی آنکھوں سے محبت ہی محبت جھلک رہی تھی....دعا کی روہنسا آنکھیں اُس کا میٹھا سہ لہجہ دیکھ شاہزین شرارت سے بولا: "لگتا ہے میں واقعی ابھی تک ایک خوبصورت سے خواب میں ہوں"

"میں سیریس ہوں شاہ.... تم کبھی تو سیریس ہو جایا کرؤ ؟؟؟" دعا نے اسے گھورتے ہوئے ہلکی سی ناراضگی والے انداز میں کہا ......

"ارے میں بلکل ٹھیک ہوں یار....روکر آرہی ہو کیا؟؟؟.....آنکھیں لال کیوں ہورہی ہیں اتنی ؟؟؟؟" شاہزین نے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے فکر مند ہو کر پوچھا .....

"نہیں...نہ....نہیں تو" دعا نے کہ کر فورا اپنی نظریں اس سے چورائی تھیں ....

"ارے یہ بلکل ٹھیک ہے دعا.... بیمار میں تھی" کنول واشروم سے نیکل کر آئی تو دعا کو شاھزین سے سوال کرتے سنا..... تو مسکراء کر جواب دینے لگی ....

"آپ؟؟؟؟" دعا کنول کو پہلی بار دیکھ رہی تھی.... جبکے کنول نے دعا کے متعلق شاھزین سے کافی سن رکھا تھا ....

"میں کنول"

"کنول کون؟؟"

میں ....'' وہ ابھی بولتی کے اسی لمحے حماد کمرے میں داخل ہوا....اور ''
مسکراتے ہوئے:''او.....آپ ہیں کنول..... شاھزین کی
منگیتر....''اس نے پہلے تو بے دھڑک خوشی بول دیا..... مگراس کے
بولتے ہی اسے احساس ہوا کے یہ بات بولنے کی نہیں تھی......خاص طور پر
....دعا کے سامنے.....اُس نے اپنی زبان دانتوں میں دبائی تھی

دعامارے شاکڈ کے شاھزین کا چہرہ حیرت سے تکنے لگی......شاھزین نے
اس لمحے شاھزین کا دل چاہا اپنا سر ''oh....no'': اپنے منہ پر ہاتھ رکھ
....دیوار پر زور سے دے مارے

جنید کے سر پر حماد نے بم پھوڑا تھا....وہ فوراً یہ سن اٹھ کر بیٹھا....اور کنول
''کو دیکھ بے ساختہ پوچھ اٹھا:''کیا؟؟؟؟

جنید کے سر پر جیسے حماد نے بم پھوڑا تھا... وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ کر کنول کو دیکھ: "کیا؟؟.... تم شاھزین کی منگیتر ہو؟؟...." اس کا چہرہ اس کے دل کے حال کا پتا دے رہا تھا... اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا تھا اس لیئے کنول سے دوبارا تصدیق مانگ رہا تھا.... آخر کنول اس کی پہلی نظر کی محبت تھی... جب اس نے پہلی بار کنول کو دیکھا تھا وہ انٹرویو روم کے باہر بینچ پر بیٹھی تھی.... اس کا خوبصورت چہرہ جنید کے دل کی گھرائیوں میں اتر گیا تھا.... تب سے دل میں بس ایک ہی لڑکی کا بسیرا ہے..... وہ ہے

.... کنول.... مانا وہ دیکھاتا نہیں مگر دل و جان سے پیاری ہے وہ اسے

کنول پہلے تو بھت گھبرا گئی کے وہ اب جنید کو کیا جواب دے... مگر اگلے ہی لمحے دل میں خیال آیا کے کیوں ناں جنید کو جیلس فیل کرایا جائے.... ہو سکتا ہے اِس عمل سے اُس کے دل کی بات لبوں تک آجائے... یہ خیال آتے ہی

وہ مسکراتے ہوئے شاھزین کے پاس آکر اُس کے برابر میں بیٹھتے ہوئے بولی: ”ہاں... ہماری منگنی ہوچکی ہے“

اُس کے کہتے ہی شاھزین کو سب سے بڑا جھٹکا لگا تھا... وہ خود کنول کو حیرت بھری نگاہ سے تکنے لگا... کنول نے مسکراء کر سب کے سامنے شاھزین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا تو مارے غم کے دعا کی آنکھیں بھر آئیں.... جنید مارے غم و غصے کے: ”پر؟؟؟“ اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے.... یا کیا کہے کنول سے اِس وقت.... اُس کا دماغ مفلوج ہو کر رہ گیا تھا... وہ کھڑا ہوا اور .... نہایت رنجیدہ نظروں سے کنول کے وجود کو تکتے ہوئے باہر چلا گیا

”یہ بلا.... کیا پاگل ہو گی ہے؟؟؟... یہ کر کیا رہی ہے؟؟؟“ شاھزین دل ہی دل بڑبڑایا تھا....

دعا اپنی آنکھوں میں آنسوں آنے سے نہیں روک پا رہی تھی... اسے اب شاھزین دھندلا دھندلا نظر آنے لگا تھا.... لبوں سے بڑی مشکل سے فقط اتنا ادا ہو سکا: "مبارک ہو" کہ کر ایک لمحہ بھی وہاں نہ رکی.... اور اٹھ کر وہ باہر کی جانب چل دی.... سب اتنا جلدی جلدی ہو رہا تھا کے شاھزین سمجھ نہیں پا رہا تھا کے اسے یہ مسئلہ کس طرح حل کرنا چاھیے.... وہ تو خود مارے .... حیرت کے ابھی تک دعا کے وجود کو جاتا ہوا تک رہا تھا

"... سوری.... سوری شاہ" حماد شرمندگی سے بولا

"دل چاہ رہا ہے تجھے قتل کر دوں کمینے...." شاھزین دانت پیستے ہوئے حماد کو دیکھ بولا پھر کنول کے ہاتھ کے نیچے سے اپنا ہاتھ نیکالتے ہوئے "اور تمھیں بھی...." پھر وہ حیرت سے استفسار کرتا ہے: "یہ سب کیا

تھا؟؟؟..... کیوں تم نے دعا کے سامنے میرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا" وہ اب غصے سے کنول کو دیکھ کہتا ہوا بیڈ سے اتر کر کھڑا ہوا تھا....

کیوں؟؟؟.... تم دعا کو پسند کرتے ہو کیا؟؟؟" کنول نے تیمور چڑھائے تفتیشی انداز میں پوچھا تھا....

میں بعد میں آکر بات کرتا ہوں" کہ کر شاھزین تیزی سے دعا کے پیچھے گیا تھا.... وہ تیزی سے باہر آیا تھا... مگر اسے دعا کہیں نظر نہ آئی... وہ بے تاب نگاھوں سے اسے تلاش کر رہا تھا.... تھوڑی دیر تک تلاش کرنے کے بعد جب وہ نظر نہ آئی تو اداس ہو کر ہسپتال میں واپس آنے لگا... پھر اچانک اُس کی نظر ھسپتال کی چھت پر پڑی... جہاں دعا گریل پکڑے کھڑی تھی...."یہ کارٹون وہاں کیا کر رہی ہے؟؟؟... کہیں خودکشی کا ارادہ تو...." یہ خیال آتے ہی وہ تیزی سے چھت کی جانب دوڑا تھا....

دعا گریل پکڑ کر رو رہی تھی.... اسے بہت شدید صدمہ لگا تھا اچانک سے شاھزین کی منگنی کا سن... اس نے غصے میں اپنا عینک تک اتار کر زمین پر .... پھینک دیا تھا

کارٹون'' شاھزین نے بہت دیھمے لہجے سے اُس کا نام پکارا تھا... اُس کی '' آواز سنتے ہی دعا نے فوراً اپنے آنسوں صاف کیے تھے... اور وہاں سے جانے کے لیے جیسے ہی پلٹنے لگی شاھزین نے اس کے نزدیک آکر دونوں ہاتھوں ... سے گریل پکڑ لی.... اب دعا دونوں طرف سے نیکلنے سے قاصر تھی

کیا؟؟؟؟..... ہاتھ ہٹاؤ.... مجھے جانا ہے'' دعا کی آواز ابھی بھی روہانسہ '' معلوم ہو رہی تھی.... اور آنکھیں سرخ لال.... چہرے پر اداسی صاف .... جھلک رہی تھی

مجھے بات کرنی ہے..." وہ اس کا راستہ مکمل روک کر اپنے ساتھ ہونے والا"
پورا واقعہ اسے بتانا چاہتا تھا جس کی وجہ سے اس کی منگنی ہوئی.....وہ یہ بتانا
..... چاہتا تھا کے کنول کے لیے وہ کوئی فیلنگس نہیں رکھتا

پر مجھے نہیں کرنی....اِس لیے راستہ چھوڑو...." اُسے شاھزین کا چہرہ"
....صاف نظر نہیں آ رہا تھا....وہ اپنی آنکھیں مسلتے ہوے بولی تھی

میں تمھیں کچھ بتانا چاھتا ہوں یار....کم از کم سن تو لو...." وہ بڑے پیار"
....سے بول رہا تھا اُس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوے

....تم راستہ دے رہے ہو یا نہیں ؟؟؟" اب دعا دھک کر پوچھ رہی تھی"

جب تک میری بات نہیں سنتیں....تب تک تو ہر گز نہیں جانے دوں "گا" کہ کر شاھزین اس کے مزید قریب آیا تو دعا کی سانسیں تھم سی گیئں....اُس کا چہرہ شاھزین کے جانب تھا وہ ہلکے سے پیچھے قدم لے رہی تھی مگر اس کے پاؤں گریل سے ٹکرا گۓ تھے....وہ ہلکا سہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے...تو اسے نظر آتا ہے کے اب مزید جگہ باقی نہیں رہی اس کے پیچھے قدم لینے کے لیۓ.......اب شاھزین اپنا چہرہ اس کے چہرے کے نزدیک لایا تو مانو اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا....دل باولا ہوا جا رہا تھا اسکی نزدیکی کے سبب.....ایسے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی باہر آ جاۓ گا.....وہ نروس ہو گئی تھی

مجھے تمھاری کوئی بات نہیں سنی....اپنی منگیتر کے پاس جاؤ...."دعا نے"....بڑی ہمت جمع کر کے گویا ہوئی

اُس کے الفاظ سن وہ مسکرایا: ”اُو...... تم تو جیلس ہو رہی ہو...“ پھر بڑی شوخی سے: ”کیا واقعی تمھیں فرق پڑھتا ہے میری منگنی سے؟؟؟“ کہ کر اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا....

”م....می.....مج.....“ وہ بول ہی نہیں پا رہی تھی...اسکے سوال سن وہ کنفیوس ہو گی تھی کے اب کیا کہے.....اُس سخت میر سے اب کیا شکوہ کرے...جو اُس کی نگاھنوں میں اپنے لیے محبت دیکھ کر بھی غافل بنا رہتا ہے..... ”مجھے جانے دو...ورنہ“ وہ بڑی ہمت سمیٹ کر بولی تھی....

”ورنہ؟؟؟.....ورنہ کیا؟؟؟“ وہ شوخ نگاھوں سے اس کے خوبصورت چہرے کو تکتے ہوے استفسار کر رہا تھا....

میں کاٹ لوں گی‘‘اس نے دھمکی دی.... تو شاھزین ہنس دیا.... ’’تم کارٹو.... ‘‘شاھزین کہتا ہوا..... go ahead...... مجھے کارٹو گی؟؟؟ مزید اُس کے چہرے کے قریب آیا..... اسے مزا آرہا تھا دعا کو تنگ کرنے میں.... دعا کی آنکھیں نہایت حسین و جمیل .... جھیل جیسی گھری.... مزید ظلم اُس حسینہ نے اپنا عینک ھٹا کر ڈھایا تھا.... شاھزین دو تین لمحوں کے لیے اُن میں محو ہو کر رہ گیا تھا....... دعا نے فورا اپنی راہ میں جو حائل اُس کا ..... ہاتھ تھا اسے جھک کر زوردار کاٹا تھا

’’آآآہ‘‘ شاھزین نے فوراً تکلیف کے مارے گریل چھوڑ دی تھی.... جس کی وجہ سے وہ آرام سے بھاگ گئی.... شاھزین اُس کی اِس بچگانہ حرکت پر مسکراء رہا تھا.... پھر اُس کی نگاہ دعا کے عینک پر پڑی... جو وہاں دیوار کے .... کونے میں پڑا تھا.... اُس نے مسکراتے ہوئے وہ اٹھا لیا تھا

جہاں تک مجھے یاد ہے سنڈریلا تو اپنا جوتا چھوڑ کر بھاگی تھی...پر یہ کارٹون تو" اپنا چشمہ چھوڑ کر بھاگ گئی....... تو کیا میں پرنس چارمنگ ہوں جس کے .... پاس سنڈریلا کا چشمہ رہ گیا ہے" یہ کہ کر وہ مسکرایا تھا

نیند جنید کی آنکھوں سے کوسوں دور کھڑی تھی.... جیسے اس کی بے قراری کا مزا لے رہی تھی....اِس قدر بے قراری کے رگ جان کو کاٹ رہی ہو پور پور میں چبھ رہی ہو تو بھلا نیند کہاں آتی ہے.... وہ کروٹ بدلتا رہا.... بدلتا رہا یہاں تک کے جھنجھلا کر اٹھ بیٹھا...... محسوس ہو رہا تھا جیسے دم گھٹ رہا ہو.... نہ چاہتے ہوئے بھی بار بار کنول کے کہے الفاظ یاد آرہے تھے.... وہ .... آہستگی سے اٹھ کر بستر سے کھڑکی کے قریب چلا آیا

باہر گھپ اندھیرا اور گہرے سناٹے تھے.... آج گگن پر چاند نہ تھا.... اور ستاروں کی لو مدھم تھی.... بلکل ایک ہوا میں سرسراتے دیے کی مانند وہ گم سم اداس کھڑکی کے پٹ سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا ....

اُس کا ذھن سوچ سوچ کر مفلوج ہوا جا رہا تھا.... لگ رہا تھا ایک زوردار تماچہ قسمت نے گالوں پر مارا ہے آج...... اور اس کی آگ پورے جسم میں لگی ہے..... کنول کا شاھزین کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کی منگیتر ہونے کا اعلان کرنا اسے پاگل کر رہا تھا...... آنکھوں سے آنسوں موتی بن کر جھلکے تھے.... "شاید میں نے بہت دیر کر دی اپنے دل کی بات تمھیں بتانے میں..... مجھے لگتا تھا تم میری آنکھوں میں خود پڑھ لو گی.... کے کتنا عشق ہے اِن میں تمھارے لیے...... کاش میں نے تم سے اظہارِ محبت کر دیا ہوتا..... تو شاید تمھاری منگنی آج شاھزین سے نہیں ہوتی..... سب

میری غلطی ہے.... میں ٹھیک وقت آنے کا انتظار ہی کرتا رہ گیا'' وہ نہایت افسردگی سے خود سے ہمکلام ہوا تھا.....

میسج کی بیل رنگ ہوئی ٹن ٹن.... وہ اپنی کرسی پر بیٹھی تھی اور پرس میں سیل تھا... اٹھ کر تھکے تھکے انداز سے فائلز ایک سائٹ میں رکھ کر اپنے پرس سے سیل نیکال کر میسج پڑھنے لگی... ہر بار کی طرح ایک نئے نمبر سے میسج آیا تھا.... ''ہیلو سیکسی لیڈی.... سنا ہے تمھارے گھر والے شادی میں شرکت کے لیے لاھور گے ہوے ہیں ایک ہفتے کے لیے.... تم ضرور اکیلا محسوس کر رہی ہو گی....

ویسے سچ

کہوں تو میں بھی بہت اکیلا محسوس کرنے لگا ہوں.... مجھے لگتا ہے ہم بہت جلد ملنے والے ہیں سیکسی... کبھی کبھار سوچتا ہوں تمھارا ری۔ ایکشن کیا

ہو گا مجھے دیکھ کر.... مجھے یقین ہے تم تو خوشی سے پاگل ہو جاؤ گی اپنے اِس دیوانے کو دیکھ کر.... صرف یہ تصور ہی مجھے اتنا سرور دیتا ہے آنے والے اُس لمحے کے بارے میں سوچ کر جب تمھارے ہاتھوں کا لمس میرے ہاتھوں کے لمس کو چھوے گا.... تمھاری زلفیں میرے شانوں پر ہوں گیں... تمھارے خوبصورت و حسین چہرے کو اپنے ہاتھوں سے چھو سکوں گا.....“ دعا اتنا میسج پڑھ کر:” کتنی خوش فہمیاں پال رکھی ہیں اِس گھٹیا آدمی نے....اف.... ٹھر کی کمینا سالا“ ...... پھر وہ مزید آگے پڑھتی ہے

....

” ویسے کل ھسپتال کی چھت پر جو کچھ

ہوا میں اس سب سے واقف ہوں.... دعا میرے صبر کا امتحان مت لو..... کہ دینا اُس حرامی سے اگر دوبارا تمھارے قریب آنے کی کوشش کی تو جان سے جاے گا اپنی...اسے صرف دھمکی مت سمجھنا دعا.... میں بہت سیریس ہوں.... چلو مجھے کام ہے.... جلدی ملتے ہیں....“ دعا پڑھ کر

:"پاگل..." وہ ابھی بول ہی رہی تھی کے پیچھے سے کیسی نے اس کے کان

"میں زور سے چیخا: "بھو

دعانے کچھ لمحوں کے لیے آپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا.... وہ بری طرح گھبرا گی تھی.... اس کا یہ ری۔ ایکشن دیکھ شاھزین ہستے ہوے: "ریلکس

.... کارٹون.... یہ میں ہوں.... "اس کے کہنے پر دعانے اس کے کندھے

"....پر زور سے دھپ مارتے ہوے کہا: "جان نیکال دی تھی تم نے میری

ہمم... کس کا میسج تھا؟؟" وہ تیمور چڑھا کر"

.... تمھیں کیوں بتاؤں" وہ اترا کر بولی... اور اپنا سیل پرس میں ڈالنے لگی"

"او۔ کے مت بتاؤ .... میں خود دیکھ لوں گا" کہ کر اس نے خود ہی اس کے پرس میں ہاتھ ڈال دیا تھا... دعا نے کوشش کی تھی اسے روکنے کی.... پر وہ ناکام ہوئی تھی.... شاھزین سیل پر پاس ورٹ دیکھ: "کھول کے دو مجھے ابھی...." وہ حکم صادر کرتے ہوئے بولا

"کچھ زیادہ ہی خوش فہمیاں ہوتی ہیں تم مردو کو.... میں کھول کر نہیں دینے والی..." اس نے طنزیہ مسکراہٹ لبوں پر سجاتے ہوئے کہا... تو شاھزین بھی مسکرانے لگا... "اُو.... ٹھیک ہے.... مت کھولو.... پر اب سے یہ میرے پاس رہے گا..." وہ کہ کر سیل لے کر جانے لگتا ہے تو دعا فوراً ہاتھ پکڑ کر: "کیا؟؟؟؟؟ ..... تم کس حق سے میرا سیل اپنے پاس رکھو گے ؟؟؟؟ ہو کون تم ؟؟... یہ سارے حق ناں اپنی منگیتر کے سیل پر جتانا سمجھے ...." اُس نے شاھزین کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا اور اس کے ہاتھ سے اپنا سیل لینے لگی ....

شاھزین اس کی آنکھوں کی خفگی پڑھ کر مسکراتے ہوئے: "دوست ہونے کے حق سے.... میرا کام ہے تمھاری حفاظت کرنا.....اور اُسے میری منگیتر بولانا بند کرؤ....اُس کا نام کنول ہے...اور یہ لائن مت بولا کرؤ...مجھے زہر لگتی ہے یہ...(کے میں ہوں کون)...." کہ کر اُس نے اپنا سیدھا ہاتھ جس میں وہ سیل پکڑے ہوئے تھا اوپر کی جانب بلند کر دیا تھا....تاکے دعا چاھ کر بھی سیل نہ چھین سکے

دعا بار بار اچھل اچھل کر لینے کی کوشش کرتی ہے...اسے یوں سیل لینے کی کوشش کرتا دیکھ شاھزین مسکرانے لگا تھا....وہ جب اچھلتی تو ایک لمحے کے لیے ہی صحیح شاھزین کے چہرے کے نہایت قریب آجاتی... جیسے وہ تو محسوس نہیں کر رہی تھی کیونکے اس کا سارا دھن تو سیل چھینے میں لگا ہوا تھا... مگر شاھزین اُس ظالمہِ حُسن کی نزدیکی کو اُس کی سانسوں کی مہک کو اُس

کے پیارے سے چہرے کی قربت کو شدید محسوس کر رہا تھا.... وہ کچھ لمحوں کے لیے سیل کو تو بھول ہی گیا.... بس اس کی نظریں دعا کے حسین چہرے کا طواف کر رہی تھیں....

رکھ لو اپنے پاس... میں نیا خرید لوں گی...'' جب وہ تھک گی لینے کی کوشش کرتے کرتے.... تو منہ بسور جانے لگی

دعا'' اپنا نام اس کے منہ سے سن وہ حیرت سے پلٹی تھی... کیونکے یہ پہلی بار تھا جو وہ اتنی سنجید گی سے اس کا نام لے رہا تھا.... '' کیا???''

مجھے غلط مت سمجھنا.... پر.... میں واقعی ایک دوست بن کر تمھاری حفاظت کرنا چاہتا ہوں.... آج میرے ساتھ میرے گھر چلو..... تمھارا اکیلا گھر پر رہنا ٹھیک نہیں'' شاھزین نے سیل اس کی جانب بڑھاتے ہوئے

سنجیدگی سے کہا.... وہ اس لمحے بہت سیریس معلوم ہو رہا تھا.... دعا حیران ہو کر اس کا چہرہ تکنے لگی... "کیا؟؟؟؟.... تمھارے گھر.... پر کیوں؟؟؟؟"

"تم اِس کا جواب جانتی ہو.... وہ گھٹیا آدمی جانتا ہے تم گھر میں اکیلی ہو... تمھارا اکیلے رہنا بلکل بھی سیف نہیں... میرے ساتھ میرے گھر چلو.... آرام سے ایک ہفتہ میرے گھر پر رہو.... پھر جب تمھارے گھر والے آجائیں تو تم چلی جانا"

"نہیں اِس کی ضرورت نہیں.... شکریہ تمھارا... میری اتنی فکر کرنے کے لیے.." شاھزین کے بہت اصرار پر بھی دعا نہ مانی.... اُسکے گھر رھنے جانے کے لیے.... دعا نے ہر بار کی طرح اُس میسج بھیجنے والے کی باتوں کو اہمیت نہیں دی تھی....

شاھزین اپنے کمرے میں لیٹ کر دعا کو کال ملا کر: ”ہیلو.... کیا کر رہی ہو؟؟“

”سونے کی کوشش... شاھزین فون کرنا بند کرؤ.... مجھے سونا ہے... اگر اب ایک بار اور تم نے کال کر کے مجھ سے پوچھا کے میں کیا کر رہی ہوں تو میں فون سوئچ آف کر دوں گی...“ دعا نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

”.... ایسا کرنے کی سوچنا بھی مت“

”میں ایسا ہی کروں گی اگر دوبارا تمھاری کال آئی تو“ اس نے دھمکی امیز لہجے میں کہا تو شاھزین سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے: ”اگر تم نے اپنا سیل آف کیا

.... تو میں تمھارے گھر آجاؤں گا اِسی وقت ... چاہے تو ٹرائے کر کے دیکھ لو "

شاھزین کی بات سن وہ اپنے دھمکی امیز لہجے کو التجائی لہجے میں ڈھالتے ہوئے: "شاہ.... پلیز مجھے سونے دو.... میری فکر مت کرؤ.... میں ٹھیک ہوں... میں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں بچی نہیں ہوں میں...."

"میں ایک گھنٹے بعد فون کرؤں گا" کہ کراُس نے کال بند کر دی.... شاھزین دعا کو لے کر بھت فکر مند تھا... مانو اس کی جان اٹکی تھی دعا میں.... ایک لمحے کے لیے بھی آنکھ نہ جھپکی تھی اُسکی فکر میں.... پوری رات سیل ہاتھ میں لیے بیٹھا رہا.... پھر ایک گھنٹے بعد کال ملائی: "ہیلو... دعا تم ٹھیک ہو؟؟"

اِس بار وہ نیند میں تھی: ”میں ٹھیک ہوں...او۔کے“ کہہ کر اُس نے فون بند کر دیا تھا...

کنول کمرے میں داخل ہوئی تو وہ بلکل تیار کھڑا تھا کام پر جانے کے لیے.... ”مجھے ایک ضروری بات کرنی ہے شاہ“ کنول کہتے ہوئے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھی تھی...

”کیا؟؟“ وہ جوتے پہنتے ہوئے بولا...

”آصف غفار کے بارے میں.... شاہ مجھے پورا یقین ہے کے وہ بے قصور ہے....اسے پھنسایا جارہا ہے.... پلیز شاہ تم میرا ساتھ دو.... ہم مل کر ثبوت ڈھونڈیں گے اُس کی بے گناہی کا....“ کنول کو شاھزین اپنی آخری

امید نظر آیا تھا... آصف کو بچانے کے لیے.... اِس لیے وہ خود اُس سے مدد مانگنے آئی تھی....

"ہممم" کہ کر وہ کھڑا ہو کر جانے لگا...

"جواب تو دو شاہ میری بات کا" وہ بے صبری ہو کر بولی تھی....

"اِس کیس سے دور رہو کنول.... شہریار آفندی بہت خطرناک ہے.... میں تمھیں کسی بھی طرح کی مصیبت میں پڑھتے ہوے تہیں دیکھنا چاہتا.... سمجھی" شاہزین نے نھایت سنجیدگی سے کہا اور جانے لگا....

"اِس کا مطلب تم سب جانتے ہو؟؟" کنول کا جواب سن وہ رکا تھا... اس کی سمت اپنا رخ کرتے ہوے؛ "ہاں... میں سب جانتا ہوں.... اِسی لیے کہ رہا

ہوں تم دور رہو.... میں اور حماد مل کر چھپ کر انویسٹی۔ گیشن کر رہے ہیں.... کیونکے اِس کا تعلق....'' وہ بولتے بولتے رکا تھا.....

''چپ کیوں ہو گۓ ؟؟؟..... کس سے ہے اِس کا تعلق ؟؟؟'' وہ تیمور چڑھاۓ بڑے تجسس سے استفسار کرنے لگی.....

''وقت آنے پر بتادوں گا....ابھی بتانا ٹھیک نہیں'' کہ کر وہ چلا گیا..... کنول سوچ میں پڑھ گی تھی اُس کی بات سن

____

دعا گھر واپسی پر آج پیدل چلتی ہوئی آ رہی تھی.... کیونکے اُس کی بس مس ہو گی تھی.... پرس میں رکھا ہوا سیل رنگ ہوا تو اُس نے کال

اٹھائی... ''ہیلو... سیکسی لیڈی....'' دعا آواز سنتے ہی بے زار ہو کر کان سے فون ہٹانے لگی تھی...

''.....پوچھو گی نہیں اِس وقت فون کیوں کیا''

''مجھے یہ جاننے میں کوئی انٹرس نہیں... تم مجھے تنگ کرنا بند کرؤ..... سمجھے.... ورنہ اب میں تمھاری کمپلین پولیس میں کر دوں گی... ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے....'' دعا انجانے میں اس سر پھرے کو دھمکی دے بیٹھی تھی.... دعا کا گمان تھا کے وہ اُس کی دھمکی سے ڈر کر دوبارا اسے تنگ نہیں کرے گا.... مگر وہ کہاں جانتی تھی وہ یہ کہ کر اُس سر پھرے کے ایگو کو ہرٹ کر بیٹھی ہے.... وہ یہ سن مسکراتے ہوئے: ''تو تم پولیس کے پاس جاؤ گی میری شکایت لے کر؟؟؟...... تم جانتی بھی ہو میں کون ہوں؟؟....'' اُس نے بڑی روپ دار آواز میں پوچھا تھا

میں تمھیں نہیں جانتی.....پر پولیس.....'' وہ بول ہی رھی تھی کے اُس ''
شخص نے بات کاٹتے ہوے کہا: ''تم تو مجھے بھت ہلکا لے رہی ہو
ہمم..... کوئی اور کہتا تو شاید میں برداشت کر بھی لیتا....پر تمھارے ......
منہ سے یہ الفاظ میں اپنے لیے برداشت نہیں کر سکتا....دعا....میں نے یہ
چھپن چھپائی کا کھیل بھت کھیل لیا..... چلو لگتا ہے روبرو ملنے کا وقت آ گیا
ہے....آج میں تمھیں دیکھاؤں گا میں ہوں کون'' یہ کہ کر اُس شخص نے
اپنے سامنے کھڑے شخص کو دعا کو اٹھا لینے کا اشارہ کیا تھا...اُس کا اشارہ ملتے
.....ہی اُسکے سیکرٹری نے اپنے بندوں کو فون ملا دیا تھا

کیا؟؟؟.....مج.....مجھے...ت.... تم سے نہیں مل.....ملنا'' دعا کے ''
ہوش اڑے تھے اُس شخص کی بات سن....وہ گھبرا گی تھی...زبان لڑکھڑا
..رہی تھی مارے خوف کے.... بڑی مشکل سے اُس نے ایک جملہ ادا کیا تھا

میں نے فیصلہ کر لیا ہے دعا......اور میرے فیصلے بدلا نہیں "

کرتے.... گاڑی آرہی ہے خاموشی سے اس میں بیٹھ جاؤ.... ورنہ وہ

زبردستی تمہیں اٹھالائیں گے.... میں نہیں چاہتا تمہارے ساتھ زبردستی

کرنا.... اِس لیے آپنی خوشی سے بیٹھ کر آجاؤ" کہ کر اُس نے فون بند کر دیا

تھا.... "جاؤ تیاری کرؤ... میرے خاص مہمان کے آنے کی...." اُس

شخص نے مسکراتے ہوے کہا تھا اپنے سیکرٹری سے ....

دعا کے پسینے چھوٹے تھے اُس شخص کی بات سن.... وہ تیزی سے اپنے گھر کی

جانب بھاگی تھی.... مارے خوف کے اُس کا دماغ مفلوج ہو گیا

تھا.... اچانک اسے اپنے پیچھے سے کسی گاڑی کے آنے کی آواز سنائی دی .....

پیچھے سے گاڑی کی آواز جب دعا کے کانوں کی سماعت سے ٹکرائی تو مارے وحشت کے اُس نے پیچھے پلٹ کر دیکھا مر سڈیز برابس کو دیکھ مارے خوف کے جان نیکلی تھی اب اس نے تیزی سے بھاگنا شروع کر دیا تھا... وہ بس اندھادھن بھاگ رہی تھی... پورا جسم پسینوں سے شرابور سانیس پھولی پھولی اور وہ تھی بس بھاگے جا رہی تھی اپنے گھر کی جانب... اُس وقت دماغ مفلوج ہو گیا تھا مارے خوف کے.... ہر لمحہ دل دگو تھا کے کوئی آجائے اور بچالے.... دعا کو کہاں خبر تھی کے اس سرپھرے کو دھمکی دینا اتنا مہنگا پڑھ جائے گا.....

کافی دیر بعد اپنے پیچھے کسی کو نہ آتے دیکھ وہ تھک کر فٹ پاتھ پر لگی گھنے درخت سے ٹیک لگاتی ہوئی بیٹھی گہرے گہرے سانس بھرنے لگی تھی ....

اس کا سیل پھر رنگ ہوا تھا... سیل کی آواز اب اُس کا خون خشک کر رہی تھی... بے بسی کی انتہاؤں کو چھوتے اسے کال اٹینڈ کرنی پڑی تھی... ”دعا... بھاگ کیوں رہی ہو؟؟؟.... کہا ہے ناں گاڑی میں بیٹھو... وہ میرے آدمی ہیں.... وہ تمھیں میرے پاس لائیں گے... دعا مجھے بار بار اپنی بات دھرانا پسند نہیں... اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو“ اُس سرپھرے کی باتیں خون خشک کر دینے والی تھیں... وہ روتے ہوئے: ”مجھے نہیں ملنا تم سے... میرا پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتے تم... آخر کیا بگاڑا ہے میں نے تمھارا؟؟؟؟..... “وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بول ہی رہی تھی کے اچانک اس نے فضا میں اڑتے پیٹرول کے دھوئیں کی سمیل محسوس کرئی.... گاڑی کے ٹائروں کی چڑ چڑاھٹ کانوں کو چیرتی ہوئی سنائی دی تھی ..

وہ اٹھ کر بھاگتی اِس کی مہلت ہی نہ دی تھی اُس گاڑی میں بیٹھے گارڈز نے.... وہ بلیک کلر کی پینٹ شرٹ پہنے ایک جیسی ڈریسنگ میں کھڑے گارڈز کو دیکھ کر ڈر ری تھی... وہ اپنی بے بسی پر رو بھی نہ سکی تھی... "میڈم ... ہمارے ساتھ چلیں.... "اُن میں سے ایک بولا تھا... "اگر آپ نہ مانیں تو ہمیں زبردستی کرنی پڑے گی" دوسرے گارڈ نے کہ کر گن اس کے سر پر ...تانی تھی

یاخدا مدد کر میری" وہ دل ہی دل دعا کرنے لگی... گن کے خوف سے وہ" سیدھے کھڑے ہو کر ان کے ساتھ جانے لگی تھی... پر جیسے ہی گاڑی کے پاس پہنچی اس نے بڑی پھرتی سے پیچھے کھڑے گارڈ کو ایک زوردار لات ماری تھی... جس سے اس کی گن زمین بوس ہوئی اور دعا بھاگنے لگی... لیکن اس کی رفتار سے کہیں تیز اُن گارڈز کی رفتار تھی... ان میں سے ایک نے دعا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا... اس کے سیدھے ہاتھ میں چوڑیاں تھیں جو اس گارڈ

کے ہاتھ کھینچنے کے سبب ٹوٹ کر زمین پر بکھری تھیں...... ساتھ ساتھ دعا
.... کا ہاتھ بھی زخمی ہوا تھا

ۃر سو ہو کا عالم چھایا ہوا تھا.... گہری سرد رات میں روڈ بلکل سنسان پڑے
تھے... خون کو جما دینے والی سردی میں وہ پسینوں سے شرابور آخری
کوشش کر رہی تھی اُن گارڈز سے خود کو بچانے کی.... "کوئی ہے مدد کرؤ
... میری..... پلیز مدد کرؤ...." وہ چیخ چیخ کر مدد کی پکار لگانے لگی تھی

جب لڑکی تمھارے ساتھ نہیں جانا چاھتی تو کیوں زبردستی کر رہے ہو""
دعا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے والے گارڈ کا ہاتھ پکڑ.... شاھزین نے روعب دار
آواز میں کہا.... دعا کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا اسے اچانک اپنے
سامنے کھڑا دیکھ.... وہ رحمت کے فرشتے کی مانند صیح وقت پر ظاہر ہو گیا
... تھا... دعا کی آنکھیں بھر آئیں اسے دیکھ

ہاتھ ھٹا...دوبارا چھونے کی غلطی مت کرنا ورنہ زندہ نہیں جاؤ گے یہاں ” سے“ شاھزین نے اس گارڈ کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے نہایت گھمبھیر لہجے میں دھمکی دیتے ہوئے کہا....

دوسرے گارڈ نے آکر شاھزین کی روشن پیشانی پر گن تانی تو دعا کی جان نیکلی تھی.... شاھزین نے لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا ہاتھ مار کر اس کی گن اپنے سر سے ھٹاتے ہوئے بڑے بھرم سے کہا: ”کسی اور کو ڈرانا اِن کھلونوں سے.... شاھزین رفیق نام ہے میرا....بتا دینا اپنے باس کو... چلو نیکلو یہاں سے...اس سے پہلے میں اپنی شرافت چھوڑوں“ پھر شاھزین نے ان گارڈز کو پیچھے دیکھنے کا اشارہ کیا...جب انہوں نے پیچھے دیکھا تو چونکے تھے کیونکے وہ بھی اکیلا نہیں تھا...پوری تیاری کر کے آیا تھا.... شاھزین کے پیچھے چار گارڈز کھڑے تھے... جنھیں دیکھ اس سر پھرے کے گارڈز

پیچھے ہٹے تھے..... دعا مارے خوف کے فریز ہو گئی تھی... اُس کا ذھن کچھ بھی سوچنے سمجھنے سے قاصر تھا... وہ بس کھڑے روئے جا رہی تھی..... اس نے شاھزین کے پیچھے کھڑے گارڈز کو نہیں دیکھا.... "اور ہاں کہ دینا اپنے باس سے... آج میرے صبر کی حد پار ہو گئی ہے... اس لیے اُس سے میرا نام لے کر کہنا... کے شاھزین رفیق تجھے چیلنج کر رہا ہے اگر اصل مرد کا بچہ ہے تو سامنے سے آ.... کیا پیچھے سے ایک بے بس لڑکی کو اپنے گارڈز سے گن کی نوک پر اٹھوا کر مردانگی دیکھا رہا ہے...."

شاھزین کی آواز بڑی روعب دار تھی... اس کی بات سن وہ گارڈز خاموشی سے واپس جانے لگے تھے... "ارے ایک منٹ" پیچھے سے شاھزین نے کہا تو وہ روکے تھے.... شاھزین چلتا ہوا اس گارڈ کے پاس آیا جس نے دعا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تھا ...

اس کے بلکل روبرو آکر شاھزین نے اس گارڈ کا سیدھا ہاتھ پکڑ کر اسے ایسا داو دیا کے وہ اگلے ہی لمحے زمین پر چت پڑا تھا... "یہ دعا سے بدتمیزی کے لیے"....پھر اس پر چڑھ بیٹھا اور اس کے منہ پر ایک زوردار موکا دے مارا "یہ اس کا ہاتھ پکڑنے کے لیے" اس موکے کو کھاتے ہی گارڈ کا منہ اور ناک سے خون نیکل آیا تھا.....پھر ایک گھوسا بنایا اور اپنی ساری جان لگا کر اس کے منہ پر پھر دے مارا...اِس بار تو وہ خونم خون ہو گیا.... "یہ اسے ڈرانے کے لیے" بس نہیں چل رہا تھا کے جان سے مار دیتا.... لیکن اپنے غصے پر قابو کرتے ہوئے اُس پر سے ھٹ گیا.... خود اپنے ہاتھ سے اس گارڈ کا کالر سیٹ کرنے لگا.... "اپنے باس سے کہنا....دعا کو اکیلا سمجھنے کی غلطی نہ کرے.... ہمممم" کہ کر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے: "پھُٹو یہاں سے" وہ تینوں گارڈز شاھزین سے ڈر گے تھے...اس کی شخصیت اس کا پھنا وا اس کی چیخ چیخ کر خود کہ رہے تھے کے شاھزین رفیق کوئی عام سہ بات چیت کا انداز

لڑکا نہیں..... اس کے کہتے ہی وہ گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے.... اُن کے ... جاتے ہی شاھزین نے اپنے گارڈز کو بھی اشارے سے ھٹایا تھا

''بے وقوف کارٹون..... تم سے کہا تھا ناں کے تم میرے ساتھ میرے گھر چلو.... تمھارا اکیلا رہنا ٹھیک نہیں... تم سمجھ........'' شاھزین کی ڈپٹتے ھوئے سانسیں تھمی تھیں جب وہ اچانک سینے سے آ لگی..... وہ لمحہ جیسے سب رک گیا ہو..... شاھزین کا دل دھڑکنا بھول بیٹھا تھا اس لمحے.... وہ .... پوری زندگی کا سب سے حسین لمحہ تھا اسکی

کچھ دنوں قبل جب کنول گلے لگی تو کچھ محسوس نہ ہوا تھا پر آج جب دعا سینے سے آ لگی تو لگا دل اور سانسیں رک گئیں ھوں..... اُس نے دعا کو اپنی باھوں کے حصار میں جکڑ لیا تھا.... ''خدا کا شکر ہے میں نے ڈیڈ سے کہ کر تمھارے پیچھے گارڈز لگا رکھے تھے... ورنہ آج کیا ھو جاتا میں سوچنا بھی نہیں

چاھتا....'' وہ دل ہی دل خدا کا شکر ادا کر رہا تھا.... ''رونا بند کرؤ.... میرے سارے کپڑے گیلے کر دیے ہیں تم نے رو رو کر.... بس کرؤ کارٹون..... سب ٹھیک ہے'' شاھزین اسے تسلی دے رہا تھا.. مگر وہ ... تھی کے پھوٹ پھوٹ کر اس کے سینے سے لگے روے جا رہی تھی

شاھزین کو اچانک آج اپنی بڑی دادو کی بات یاد آئی تھی.... وہ یاد آتے ہی وہ مسکراء دیا... ''بڑی دادو... کاش آپ زندہ ہوتیں... تو میں آپ سے کہتا کے آپ کی بتائی پہلی نشانی مجھ پر اثر انداز ہو چکی ہے.... اب دوسری نشانی جاننا چاہتا ہوں...'' اسے آج دل سے احساس ہوا تھا کے دعا اس کے لیے بھت خاص ہے... ''بس کرؤ.... چلو..... گھر چلو میرے....'' اس نے کہا تو وہ اس کے سینے سے ھٹ کر شاہزین کا چہرہ حیرت سے دیکھنے لگی: ''نہیں... میں نہیں جا سکتی... تمھارے گھر والے کیا سوچیں گے .... میرے بارے میں'' وہ روہانسہ آواز میں فکر ظاہر کرتے ہوے گویا تھی

"وہ کیوں کچھ بولیں گے ؟؟؟... تم کچھ زیادہ ہی سوچ رہی ہو.."کہ کر اس نے خودی ہاتھ تھاما تھا....

"لو پھنو"اس نے ہیلمٹ پکڑاتے ہوئے کہا...

"تم مجھے اپنے ساتھ بیٹھا رہے ہو ؟؟"وہ ھیلمٹ پکڑ حیران نظروں سے پوچھنے لگی....

"کیوں ؟؟۔۔۔ نہیں بیٹھا سکتا ؟؟؟"شاہزین الجھ کر

"تم نے نہیں کہا تھا کے تم چیئروں کو نہیں بیٹھاتے اپنے ساتھ"وہ تو دل پر لکھے بیٹھی تھی شاھزین کا کہا جملا....جبکے شاھزین کو ذرا سہ بھی یاد نہ

تھا...اس کی بات سن اپنا چہرہ اس کے قریب لاتے ہوئے:" تب کی بات الگ تھی.....اب سب بدل گیا ہے....اب میرے نزدیک تم چیٹر نہیں ....چور ہو" بڑی الفت تھی اس کی نظروں میں

"...کیا؟؟؟...میں نے کیا چورایا تمھارا؟؟؟" وہ الجھ کر استفسار کرنے لگی

"میری نیند...میرے خواب..." وہ بھولے سہ چہرہ بنا کر سچ بیانی سے کام ...لے رہا تھا... جیسے دعا مزاق سمجھ کر ٹال گئی

"کچھ بھی بولتے ہو" کہہ کر اس نے ھیلمٹ پہنا تھا... جیسے ہی وہ شاھزین کے پیچھے بیٹھی اور پیچھے سے اسے اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑا....تو شاھزین کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا....دعا کے چھوتے ہی پورے جسم ...میں کرنٹ سہ دوڑا تھا

یاخدا... یہ کارٹون کون سہ جادو کررہی ہے مجھ پر.... ایسا کبھی پہلے تو نہیں ہوا...''اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہا۔.. وہ بھت ڈری ہوئی تھی.... پورے راستے خاموش بیٹھی رہی... جبکے شاھزین پورے راستے اس کا قرب اسکی مہک اس کا خود کو یوں مضبوطی سے پکڑے ہو نادیکھ دل ہی دل مسرور ہوتا رہا....

گھر پہنچ کر جب وہ ہیلمٹ اتار کر اسے دینے لگی... تو شاھزین اس کی بکھری ہوئی زلفیں اپنے ہاتھوں سے سیٹ کرتے ہوئے بولا: ''میں نے ایک جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھا ہے دعا'' اس کا لہجہ مسرور تھا اور نگاھیں دعا کے وجود پر ٹکیں ہوئیں

''کیا؟؟؟'' اس نے دھیمی آواز سے پوچھا...

تم میں اور بائیک ❤😍"اس کے چہرے پر بڑی پیاری سی مسکان "
تھی ...

دعا نفی میں گردن ہلاتے ہوئے؛"تم کبھی سیریس نہیں ہوتے
.... عجیب" دعا اس کا خواب سمجھ ہی نہ سکی

واقعی بس اتنا سہ خواب ہے.... تم میں اور بائیک ❤" شاھزین نے "
دوبارا اس کے وجود کو گہری بولتی نظروں سے تکتے ہوئے کہا تھا۔

وہ حجاب لگائے آصف کی والدہ کے ساتھ پولیس اسٹیشن پہنچی... پولیس
والوں کو بتایا کے یہ آصف کی بڑی بہن ہے اس سے ملنے آئی ہے... جب ملنے
... کی اجازت ملی تو اندر آصف کے پاس پہنچی

"آپ کون؟؟؟" آصف نے اسے دیکھ سوال کیا تھا...

"میں کنول... پہچانا میں نے آپ کا انٹرویو لیا تھا" کنول نے حجاب ہلکا سہ ہٹا کر اسے دیکھایا...

"اُو.... تم.... پر تم اِس طرح کیوں آئی ہو؟؟" وہ الجھا تھا اسے دیکھ

"مجھے کچھ سوالات کے جوابات چاہیے تھے... جو مجھے آصف تم دے سکتے ہو"

"میں تم پر اعتبار نہیں کرتا... میں بھولا نہیں ہوں تم نے میرا انٹرویو لینے کے بعد اس کا کسطرح مِس۔یوس کیا..... تم نے مجھے میری ہی بیوی کا قاتل بنا دیا

پوری دنیا کی سامنے... اب کچھ اور بھی باقی رہ گیا ہے کیا؟؟؟.... کوئی اور الزام ہے جو مجھ پر لگانا ہے تمھیں؟؟؟تو مجھے بتادو... میں خود قبول کرلوں گا ....''وہ غصے سے دھک کر بولا تو کنول شرمسار ہو گی

''میں جانتی ہوں مجھ پر بھروسہ کرنا تمھارے لیے مشکل ہے...پر اب اس کی علاوہ کوئی اور چارہ بھی نہیں... میں واحد ہوں جو تمھیں اِس الزام سے بری کروانا چاھتی ہوں.... پلیز مجھ پر ایک بار یقین کر کے دیکھو''کنول نے ...اپنے الفاظوں سے آصف کو یقین دھانی کرائی

''کیا جاننا چاہتی ہو تم؟؟؟''اس کی آنکھیں بتارہی تھیں کے اسے کنول پر ذرا سہ بھی اعتبار نہیں

"کچھ... تم کسی ڈیل کی بات کر رہے تھے اُس دن.... وہ کون سی ڈیل تھی
بتا سکتے ہو اُس بارے میں" کنول نے جلدی سے سوال کیا تھا اسے ڈر تھا کے
... کوئی آنا جائے.... اُس نے سیل کا ریکاڈر بھی آن کر رکھا تھا

"ڈیل وہ ایک زمین کو لے کر تھی... مجھے اِس بارے میں زیادہ علم
نہیں... پر میں نے صباء کو بہت پریشان دیکھا تھا اُس ڈیل کے
سبب.... یہاں تک کے شہریار اور صباء میں لڑائی بھی ہوئی تھی اُس زمین کو
لے کر" یہ سن کنول گہری سوچ میں پڑھ گی تھی... تھوڑی دیر خاموش
رہنے کے بعد اُس نے دوسرا سوال کیا: "تمھیں لگتا ہے کے صباء کو پہلے کسی
نے قتل کیا اور پھر اسے خود کشی کا لبادہ اڑا کر لوگوں کے سامنے پیش
.... کیا... کیونکے صباء کی گردن پر گلا دبانے کے نشان ملے ہیں"

کنول کے بتاتے ہی آصف کو گہرا جھٹکا لگا تھا وہ مارے حیرت کے: ''کیا؟؟؟؟..... گلا دبانے کے نشان؟؟''اُس کی آنکھوں میں صباء کا مسکراتا ہوا سراپا گھومنے لگا تھا... آنسوں شدد کرب کے سبب بہنے لگے... اُس کا ری۔ایکشن بتا رہا تھا کے واقعی اسے اس بات کا ذرا بھی علم نہ تھا.... آصف اپنی ماں کے گلے لگ: ''سنا امی آپ نے.... میں کہتا تھا ناں... میری صباء خود کشی نہیں کر سکتی.... اُسے مارا گیا ہے.... دیکھیں امی ...اُن ظالموں نے اسے مار دیا'' کہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہا تھا

''سوری میں جانتی ہوں... بہت مشکل وقت ہے تمھارے لیے... پر کیا تم بتا سکتے ہو کون کر سکتا ہے یہ گھٹیا و سفاک عمل؟؟؟... کون.....''ابھی وہ بول ہی رہی تھی کے آصف چیخ کر غم و غصے کے الم میں بولا: ''اور کون ہو سکتا ہے... یہ شہریار آفندی ہی ہو گا... صباء اُس کی آنکھوں میں کھٹکتی تھی شروع سے ہی.... کیونکے صباء نے اس کے ایلیگل کاموں میں اس کا

ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا... شاید یہی وجہ تھی کے وہ اپنے سارے شیئر
"لے کر آفندی گروپ سے الگ ہونے کا سوچ رہی تھی

آپ یہاں...." وہ بڑے مسرت بھرے لہجے میں اسے دیکھ بولا تھا پیچھے"
سے... دعا پلٹی تو شہریار آفندی کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ سٹپٹا سی گی... "آپ
یہاں تھانے کے باھر کیوں کھڑی ہیں؟؟؟" جس سوال سے وہ ڈر رہی تھی
...اگلا سوال اس نے وہی کر ڈالا تھا

دعا بوکھلا کر: "م... می... میں یہاں..." وہ اچانک اسے دیکھ بھانا بنانے
لگی... "میں یہاں ایک چوری کے کیس کے متعلق انفارمیشن لینے آئی

تھی... پر پولیس والے دے ہی نہیں رہے" کہ کر اُس نے زبردستی مصنوعی مسکراہٹ لبوں پر سجائی ...

اُو... ہمم... چلیں پھر ملتے ہیں" کہ کر مسکراتے ہوئے وہ اندر کی جانب" بڑھا تھا... کنول کی جب کوئی مدد کرنے کے لیئے تیار نہ ہوا تو اس نے دعا سے مدد طلب کی... اور وہ راضی بھی ہو گئی ....

آپ یہاں کیوں ؟؟؟" دعا نے اسے اندر جانے سے روکنے کے لیئے سوال" کیا تھا... وہ اسے باتوں میں لگا رہی تھی تا کے کنول اپنا کام ختم کر کے باہر آجائے... شہریار آفندی اور کنول کا سامنا نہ ہو وہ اِس کی پوری کوشش کر رہی تھی ....

میں اُس کنجڑ سے ملنے آیا ہوں..." وہ منہ بسور بولا تھا دعا کی جانب مڑ"

.....

آپ کا مطلب آصف غفار؟؟؟" دعا نے اندازہ کہا"

ہمم" وہ بہت کم گو تھا... بس اثبات میں سر ہلا کر جانے لگا... دعا کو سمجھ ہی" نہیں آ رہا تھا کے وہ اسے اندر جانے سے کیسے روکے... اوپر سے ابھی تک کنول بھی باہر نہیں آئی تھی... "آہ" وہ پاؤں پکڑ کر زمین پر آ پچان کر گرتے ہوئے چیخی...

"شہریار اس کی چیخ سن فوراً اس کی جانب تیزی سے چلتا ہوا آیا" کیا ہوا؟؟

کچھ نہیں... بس اچانک سے گر گئی... میں ٹھیک ہوں.. کیا آپ مجھے بس اسٹاپ تک لفٹ دیں گے... میرے پاؤں میں لگ گئی ہے... پیدل چل کر جانا مشکل ہو گا اب" وہ کھڑے ہوتے ہوئے اپنے پاؤں کا گھٹنا پکڑے بڑا بھولا سہ چہرا بنائے لفٹ مانگنے لگی... وہ بھی فورا تیار ہو گیا.... دعا کا ہاتھ خود ہی تھام لیا تھا اُس نے... دعا کو اچھا تو نہیں لگ رہا تھا اسے اپنا ہاتھ پکڑنے دینا مگر موقع محل کے اعتبار سے وہ مجبور تھی... وہ لگڑانے کا ناٹک کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھی....

____

کنول باہر آئی تو دعا کو نہ پا کر اسے کال کرنے لگی... کال سمین بیگم نے آٹینڈ کی تھی اور بتایا کے دعا اپنا سیل گھر پر ہی بھول گئی ہے... یہ سن کنول پریشان ہوئی... ان سے بات کر کے ابھی ایک دو منٹ ہی گزرے تھے کے سیل پر

شاھزین کی کال آئی: "تم دعا کو تھانے لے کر کیوں گئیں تھیں ؟؟؟؟

....."اس کا سوال سن کنول حیرت سے: "تمھیں کیسے پتا؟؟؟" وہ دعا کے ساتھ چھپ کر یہاں آئی تھی... پھر شاھزین کو اِس متعلق کیسے علم ہوا... ابھی وہ اِسی سوال میں الجھی تھی کے شاھزین غصے سے دھاڑا تھا: "کنول میں نے تم سے کہا تھا ناں اِس مسئلے میں مت پڑھو.... پر تم کب کسی کی سنتی ہو..."

"ہوا کیا ہے ؟؟ اتنا غصہ کیوں ہو رہے ہو ؟؟" کنول پریشان ہو کر استفسار کرنے لگی

"غصہ کیوں ہو رہا ہوں...." دوبارا کنول کا کہا جملا دہرایا... پھر سیل پر ہی زور سے دھاڑتے ہوئے: "کیونکے تمھاری ایک بے وقوفی کے سبب دعا کی جان خطرے میں آ گئی ہے... وہ اِس وقت شہریار آفندی کے ساتھ ہے

کنول... جس شخص سے میں اُسے اتنے دنوں سے بچا رہا ہوں تمھاری ایک لاپرواہی کی وجہ سے وہ خود اُس کے ساتھ بیٹھ کر چلی گئی... وہ گِدھ تو موقع کی طاق میں بیٹھا تھا...'' شاھزین کی آواز ہی اُس کے کرب کا پتا دے رہی تھی ....

''کیا؟؟؟؟.... وہ شخص شہریار آفندی ہے جس سے تم اُسے بچا رہے تھے ...؟؟'' کنول یہ سن حقا بقاء تھی

''ہاں... کاش میں نے دعا کو بتادیا ہوتا... تو آج یہ نہ ہوتا... سب میری غلطی ہے....'' دعا پہلے ہی کافی ڈسٹرب رہنے لگی تھی اُس کال کرنے والے کے سبب...اِس لیے شاھزین اور حماد نے مل کر فیصلہ کیا تھا کے جب تک دونوں مل کراِس مسئلے کو حل نہیں کر لیتے... دعا کو یہ پتا نہیں لگنے دیں گے کے اُسے کال کرنے والا کوئی عام گلی محلے کا لوفر چھچھورا لڑکا نہیں بلکے

پاکستان کے سب سے امیر خاندان کا اکلوتا وارث ہے... جس کا نام {شہریار آفندی} ہے...اِس کا تعلق مافیہ سے ہے... وہ بہت پاور فل آدمی ہے... شہر کے بڑے نائٹ کلب اور بار بھی اس کی پروپرٹی کا حصہ ہیں.... ورنہ وہ مزید پریشانی میں مبتلا ہو جائے گی... پر کیا خبر تھی کے اتنی .... حفاظت کرنے کے باوجود بھی وہ گِد دعا کو لے کر غائب ہو جائے گا

وہ دعا کو ضروری فائل لینے کا بھانا بنا کر فارم ہاؤس لے آیا تھا... لاونج میں پہنچی اس کے پیچھے پیچھے تو نظر شیشے کی میز پر پڑی... جہاں دو کینڈلز اور ان کے درمیان میں مرجھائی گلاب کی پنکھڑیوں سے بنا ہوا ھارٹ شیپ_______اُس ھارٹ شیپ میں رکھی خوبصورت سی ڈائمنڈ انگوٹھی... جس کی چمک نے دعا کی توجہ خود ہی اپنی جانب مبذول کرائی تھی... "اُو... کتنی خوبصورت ہے" ذرا جھک کر وہ انگوٹھی دیکھنے لگی.. اس

کی بات سن شہریار بغیر پیچھے مڑے: ''دو دن سے انتظار کر رہی ہے یہ

... تمھارا''اس نے معنی خیز انداز میں کہا

پہلے تو دعا کو اپنی سماعتوں پر یقین ہی نہیں آیا... اسے سو ولٹ کا کرنٹ لگا تھا ... پھٹی پھٹی آنکھوں سے شہریار کے وجود کو تکتنے لگی.. وہ مڑ کر اس کی جانب چلتا ہوا آیا تو وہ بغیر دیکھے۔۔۔۔ پیچھے قدم لینے لگی.... یہاں تک کے پیچھے رکھے صوفے پر گر گئی... شہریار دونوں ہاتھ صوفے کے کونر پر ٹیکا کر اس کے چہرے کی جانب جھک کر ''تم اس دن بھاگ کیوں گئی تھیں؟؟؟... ''اس نے ذرا سخت لہجے میں پوچھا تھا... دعا کی تو سانسیں تھم گئیں تھیں... مارے خوف کے اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑھ گیا تھا.. وہ اب بھی پھٹی پھٹی نظروں سے اسے تک رہی تھی... ''میں نے کہا تھا تم سے ..... تم مجھے غصہ دلا رہی ہو اب....''وہ دانت پستے ہوئے بولا

مج... مجھے... ج...... جانے دو... ‘‘بڑی مشکل سے یہ جملہ ادا ہوا تھا’’
... کپکپاتی زبان سے

تمھیں جانے دوں؟؟... اگر جانے ہی دینا ہوتا تو تمھیں یہاں لاتا ہی.. ’’
... کیوں... ‘‘کہہ کر اس نے دعا کا گال سہلایا تھا اپنے سیدھے ہاتھ سے

پیچھے ہٹو تم... ‘‘دعا نے اپنی ساری طاقت لگا کر اس کے سینے پر دونوں’’ ہاتھوں سے مارتے ہوئے خود سے دور دھکیلا تھا... شہریار فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے سیدھا کھڑا ہو گیا.. دعا نے بھاگنے کی کوشش کی تھی.. مگر شہریار نے بڑی پھرتی سے اس کا بازو اپنی گرفت میں لے کر اسے اپنی جانب کھینچا... وہ نازک جان یوں کھینچنے کے نتیجے میں اس کے سینے سے آلگی تھی... دعا نے فوراً خود کو سنبھالتے ہوئے پیچھے ہٹنا چاہا.. ‘‘مجھے تم سے بات کرنی ہے... اور جب تک میں بات نہیں کر لیتا تمھاری یہاں سے

بھاگنے کی ہر کوشش بے کار ہو گی....اِس لیے آپنی نازک سی جان کو اتنی تکلیف میں مت ڈالو...''اس کے دور ہونے پر شہریار نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے دوبارہ سے اپنے نزدیک کرتے ہوئے دانت پیستے ہوئے ...غصے سے لال آنکھیں اس پر جماتے ہوئے کہا

''چھوڑو مجھے... گھٹیا انسان... تمھیں کیا لگتا ہے تمھارے پاس پیسہ اور پاور ہے تو تم کچھ بھی کر سکتے ہو... تمھاری نظر میں عورت ایک کھلونا ہے... میں جانتی ہوں تم جیسے امیر زادو کی ذھنیت کو....پر اس میں غلطی تمھاری نہیں... قصور تمھاری پرورش کا ہے...''دعا غصے سے بپھر اٹھی اس کے کمر پر ہاتھ رکھتے ہی اس نے زوردار تماچہ شہریار کے چہرے پر دے مارا تھا... تماچہ اتنا زوردار تھا کے پورے لاونج میں اس کی آواز گونجی تھی...زندگی میں پہلی بار کسی نے منہ پر تماچہ مارا تھا شہریار آفندی کے... وہ مارے طیش کے غصے سے دھاڑتے ہوئے''تمھاری اتنی

جرت ‘‘کہتا ہوا اپنا ہاتھ اٹھا کر مارنے ہی والا تھا کے دعا مارے خوف کے زور سے آنکھیں میچ لیں..اسے آنکھیں میچتا ہوا دیکھ وہ پرانی یاد میں کھو گیا ...

صباء آفندی کی خودکشی والے دن {’’جلدی کرؤ دعا...‘‘کیمرہ مین نے کہا تھا وین سے اترتے ہوۓ

تم چلو..میں اپنے میک۔اپ کو فائنل ٹچ۔اپ دے کر آتی ہوں‘‘اس نے ’’پف اپنے گالوں پر لگاتے ہوۓ کہا ..

جاؤ نظر رکھو اندر..آنکھیں اور کان کھلے رکھنا یہ رپورٹرز بہت خطرناک ’’ہوتے ہیں..دیکھنا انھیں کوئی شک نہ ہو...‘‘شہریار نے اپنی کالی رنگ کی گاڑی مرسڈیز میں بیک سیڈ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کرتے ہوۓ کہا...تو اس کے دونوں بندے اسے گاڑی میں اکیلا چھوڑ چلے گۓ.....ابھی اس کی

آنکھیں بند ہی تھیں کے اس کی سماعت سے دعا کی آواز ٹکرائی تھی... دعا کی نیوز وین اور شہریار آفندی کی گاڑی بلکل برابر برابر میں پارکنگ میں کھڑی تھیں... وہ دعا کی آواز پر متوجہ ہو کر سیدھے بیٹھ گاڑی کے بلیک شیشوں سے اسے دیکھنے لگا...

"یار خود کشی کی نیوز کور کرنے آئے ہیں شادی کی نہیں" کیمرہ مین اس کے دیر کرنے پر جھنجھلا کر بولا تھا...

"تبھی تو اتنا لائٹ میک۔اپ کر رہی ہوں..." کہ کر وہ سرخ لال رنگ کی لپ۔اسٹک جو ہونٹوں پر لگی تھی اسے مزید ڈاک کرتے ہوئے بھولے پن سے بولی..... اس کے ہونٹ تازہ تازہ کسی کا خون پیا ہو یوں معلوم ہو رہے تھے..... جس پر کیمرہ مین اپنا سر پیٹ کر رہ گیا... جبکے شہریار آفندی یہ دیکھ مسکرانے لگا... یہ پہلی بار تھا کے وہ کسی لڑکی کو دیکھ مسکرایا تھا.. دعا کا

بھولا سہ چہرہ شہریار کی آنکھوں کو اجازت ہی نہیں دے رہا تھا نظر ہٹانے کی... جب دعا باہر نیکلی وین سے تو شہریار کی گاڑی کے بلیک شیشے میں اپنا عکس دیکھ اپنا نظروں کا عینک جو ہر بار کی طرح ناک پر پھسل آیا تھا وہ بڑے اتراتے ہوۓ واپس آنکھوں پر ٹیکا کر اپنے کیمرہ مین سے: "اف کتنی پیاری لگ رہی ہوں میں" وہ اپنی ہی شان میں قصیدہ پڑھ خودی پر فدا ہوئی.. تو .... شہریار مزید اپنی ہنسی روک نہ سکا

"مجھے لینس بنوا لینے چاھیے... کیا کہتے ہو؟؟" اس نے اپنا عینک آنکھوں سے ہٹا کر آنکھیں کھول بند کرتے ہوۓ کہا... شہریار کا دل اس کی جانب مکمل متوجہ ہو چکا تھا... وہ شیشے پر ہاتھ رکھ اس سفید کانچ کی گڑیا کو گہری نظروں سے دیکھنے لگا...... دعا گاڑی کے اندر موجود شہریار کی موجودگی سے بے خبر تھی.... عینک آنکھوں سے ہٹاتے ہی اسے اپنا ہی عکس صاف نظر نہیں آرہا تھا... وہ آنکھوں کو پھاڑ پھاڑ کر اپنا عکس دیکھنے کی کوشش کرنے

لگی... شہریار بس مسکرائے جا رہا تھا... پھر اس نے اپنی آنکھیں میچی تھیں... "پانی کی بلی" کہ کر شہریار مسکرانے لگا ...

دو دن بعد.... دو دنوجوان لڑکے ان کے پیچھے چار گارڈز شہریار کے آفس میں داخل ہوئے... وہ دونوں غیر قانونی طور پر زمین کو ہتیانا چاھتے تھے... تاکے وہاں شاپنگ مال بنا سکیں.... جبکے اس زمین پر غریب لوگوں کی پوری ایک بستی آباد تھی... "یہ نیوز رپورٹر چاھیے مجھے...اِس کے پاس صباء کے موبائل کا میموری کارڈ ہے" محسن چوھدری کرسی پر بیٹھتے ہوئے ـــــدعا کی تصویر شہریار کے سامنے پھینکتے ہوئے بولا ...

شہریار کی آنکھیں پھٹی تھیں دعا کی تصویر ان چوہدریوں کے پاس دیکھ.... "تمھیں کیسے پتا کے اِس کے پاس میموری کارڈ ہے؟؟؟" شہریار تیمور چڑھائے استفسار کرنے لگا ...

"خود دیکھ لو" محسن نے اپنے ایک گارڈ کو اشارہ کیا تو وہ موبائل لے کر شہریار کی جانب بڑھا...اس ویڈیو میں ایک پولیس والا دعا سے آ پچان کر ٹکرایا صباء آفندی کے گھر میں... ٹکراتے وقت اس نے دعا کے پرس میں میموری کارڈ ڈالا تھا...

"مجھے یہ رپورٹ کسی بھی حال میں چاہیے شام تک...." عمیر چوہدری ٹیبل پر ہاتھ رکھتے ہوے گویا ہوا....

"پر یہ رپورٹ تم لوگوں کو نہیں مل سکتی..." شہریار دعا کی تصویر ہاتھ.... میں اٹھاتے ہوے سنجیدگی سے بولا... "یہ میری عورت ہے...اِسے نقصان پہنچانا تو دور ہاتھ لگانے کی غلطی بھی مت کرنا... ورنہ تم دونوں

جانتے ہو میں کیا چیز ہوں'' وہ ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں بھرم سے رکھ ... بڑے سخت لہجے میں دونوں بھائیوں کو گھورتے ہوئے بولا

تمھاری عورت ؟؟... تم جانتے ہو اِس رپورٹر کو ؟؟'' محسن سوالیہ نظروں '' سے...

اور اُس کے پاس جو میموری کارڈ ہے اُس کا کیا ؟؟؟... مت بھولو ہم تینوں '' برابر کے شریک ہیں صباء کے قتل میں.... مانا کے میموری کارڈ میں صرف ہم دو بھائیوں کی باتیں ہیں جو ہم نے صباء سے اسکے گھر پر کی تھیں اِس کا مطلب یہ نہیں تمھیں ہم بچ کر نیکلنے دیں گے شہریار آفندی...'' عمیر ..چوہدری دھیمکی آمیز لہجے میں بولا

ٹیک۔اِٹ ایزی مین....مجھے نہیں لگتا کے اِس رپورٹر کو اِس میموری کارڈ" کا ذرا بھی علم ہے...اگر باس کہ رہے ہیں کے یہ رپورٹر اُن کی ہے..تو یہ سن کر آپ دونوں کو ریلیکس ہو جانا چاہیے ناں کے غصہ..."ماحول کو دونوں فریقین کی جانب سے گرم ہوتا دیکھ شہریار کا سیکریٹری ٹھنڈا کرنے کی نیت سے مسکراتے ہوئے بولا...

"اُس تم گارنٹی لے سکتے ہو اِس رپورٹر کی ؟؟؟...کیونکے ہم نہیں جانتے میموری کارڈ میں کیا ہے..." محسن نے سرد لہجے میں کہا...دونوں چوہدری ڈر رہے تھے کیونکے صباء کی نظر میں صرف وہی دونوں ملزم تھے...تو اِس بات کا زیادہ امکان تھا کے میموری کارڈ میں صرف اُن دونوں کے خلاف ہی ثبوت ہوں...شہریار آفندی آخری وقت تک صباء کے سامنے آیا ہی نہیں....اس نے اپنی ہی بھن کی پیٹ میں خنجر گھوپا تھا...

ہاں... میں گارنٹی لیتا ہوں..."اس نے پر وقار انداز میں مطمئین نظروں سے دونوں بھائیوں کو دیکھ جواب دیا...

ان کے جانے بعد شہریار نے سیکریڑی کو بھی باہر جانے کا اشارہ کیا تھا.... دعا کی تصویر دیکھ: "تم بے فکر رہو سیکسی لیڈی... میرے ہوتے ہوئے کسی کی مجال نہیں... تمھیں ہاتھ بھی لگائے..... مجھے اِن کنجڑوں پر ذرا بھی اعتبار نہیں... تمھاری حفاظت کے لیے گارڈ رکھنا پڑھے گا مجھے اب" وہ گہری بولتی نظروں سے اس کی تصویر کو دیکھ بولا تھا...

شہریار آفندی نے ایک گارڈ ہر وقت کے لیے دعا کی حفاظت پر لگا دیا.... ساتھ ساتھ اس گارڈ کا کام دعا کی پل پل کی خبریں شہریار آفندی کو پہنچانا بھی تھا... لیکن صرف کچھ ہی دنوں میں شہریار آفندی اِس قدر اُس نازک صفت لڑکی کا دیوانا ہوا کے... جس شہریار آفندی سے ملنے کے لیے

اپوائنمنٹ مہنیوں انتظار کرنے کے بعد بھی مشکل سے ملتی ہے وہ صرف دعا کی ایک جھلک دیکھنے کی خاطر بس اسٹاپ پر کھڑا اس کے آنے کا انتظار کرتا... مہنگی ترین گاڑیوں کا مالک ہوتے ہوئے اکثر دعا کی خاطر بس کا سفر کرتا کیپ سے اپنے چہرے کو کور کر کے... اور اِس دوران دعا کی ویڈیوز بنا کر اسے ہی سینڈ کرتا... وہ دعا کی توجہ کا مرکز بنے رہنے کے لیے اسے
ایس۔ایم۔ایس۔۔۔۔۔۔کالز۔۔۔۔۔۔۔۔اور اپنی بنائی ویڈیوز سینڈ کر کے تنگ کرتا.... جب سے دعا آنکھوں میں سمائی کوئی اور آنکھوں میں بھاتا ہی نہ تھا اسے..... وہ جان و دل سے فدا تھا اس پر }

تھپڑ کا جواب تھپڑ سے دینے کی نیت سے ہاتھ اٹھا ضرور تھا پر اس کی میچی ہوئیں آنکھیں دیکھ ہاتھ ہوا میں ہی رکھ گیا تھا... لبوں کو سختی سے بھینچ لیا تھا شہریار نے.... وہ مارے خوف کے آنکھیں کھول ہی نہیں رہی
تھی..... "اِس بار کی گستاخی تو معاف کر رہا ہوں... پر دوبارا ایسا کرنے کی

جرت کی تو جان نیکالوں گا تمھاری'' شہریار نے اُس کا بازو پکڑ جھنجھوڑتے ہوئے گرج کر کہا تو وہ سہم کر رہ گئی......

دعا نے ہلکے سے آنکھیں کھول شہریار کو دیکھا.. وہ دعا کو کھا جانے والی نگاھوں سے گھور رہا تھا.. ''میرا ہاتھ چھوڑو.... تمھیں کیا لگتا ہے میں ڈر جاؤں گی تم سے... تم شاید بھول رہے ہو میں ایک رپورٹر ہوں.... میں تمھارے خلاف'' وہ ابھی دھمکی آمیز لہجے میں شعلہ بار نگاھوں سے شہریار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال اپنا بازو چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے بول ہی رہی تھی کے شہریار نے اس کی دھمکی سن دوسرے ہاتھ سے اس کے جبڑوں کو مضبوطی سے پکڑ: ''سیکسی لیڈی اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو... میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش مت کرؤ.... اپنے رپورٹر ہونے کا روعب کسی اور کو دیکھانا..۔ میں چاہوں تو کھڑے کھڑے تمھارا پورا نیوز چینل خرید لوں... ''شہریار اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب

لا کر سخت لہجے میں گویا ہوا... دعا کا دل دہل کر رہ گیا تھا... دماغ مفلوج ہوتا جا رہا تھا مارے ظالم کے خوف کے... دعا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے... شہریار کے ہاتھ سے وہ اپنا ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش مسلسل کر رہی تھی پر اس ستمگر کی پکڑ کی مضبوطی کے آگے اُس نازک کانچ کی گڑیا کے پر زور کوشش بے کار تھی...

دعا کی آنکھوں سے آنسوں جھلک کر جب شہریار آفندی کے ہاتھ پر مس ہوئے تو فوراً اس نے دعا کا جبڑا چھوڑا تھا: "اووو۔۔۔رومت" کہتا ہوا وہ ذرا پیچھے ہٹا تھا...

مجھے جانے دو پلیز... میں نے تمھارا کیا بیگاڑا ہے؟؟؟... کیوں پیچھے پڑے ہو میرے؟؟؟..." دعا روتے ہوئے التجاء کرنے لگی.. اسکی آنکھوں کے

آنسوں شہریار کے دل پر وار کر رہے تھے... وہ دنیا کے لیے بے حس ہو سکتا تھا پر دعا کے لیے نہیں...

چلو میرے ساتھ" شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ۔۔۔۔ کھینچتے ہوئے کہا"..

دعا کی۔۔۔۔ یہ الفاظ سن جان نیکلی تھی... "چھوڑو میرا ہاتھ مجھے تمھارے ساتھ کہیں نہیں جانا" وہ احتجاج کرتے ہوئے... شہریار اسے کھینچتا ہوا کچن میں لے آیا تھا.. یہ دیکھ وہ الجھی نگاہ سے اس کا چہرہ تکنے لگی...

لو پانی پیو" وہ حکم صادر کرتے ہوئے پانی سے بھرا گلاس اس کی جانب "بڑھانے لگا ...

مجھے بے وقوف سمجھتے ہو... ضرور تم نے اس میں کچھ ملایا ہو گا" وہ اپنے "

آنسوں صاف کر شکیائی نگاہوں سے اس کے وجود کو گھورتے تیز لہجے میں

کہنے لگی...

اب ٹھیک ہے..." وہ دعا کا شک دور کرنے کی نیت سے پانی کا ایک گٹ "

گلے میں اتار۔۔۔۔۔۔دعا کو جتاتے ہوئے بولا.... شہریار نے پھر سے اس

کے آگے گلاس بڑھایا تھا....

تمھارا جھوٹا تو میں مر کر بھی نہ پیوں" وہ منہ بسورے حقارت بھری نگاہ "

سے گویا ہوئی....

تو تم میرا جھوٹا مر کر بھی نہیں پیو گی؟؟" وہ تیور چڑھائے سوالیہ نظروں "

سے.... دعا نے اس کا ایگو ھرٹ کیا تھا یہ کھ کر...

ہاں مر کر بھی نہ پیوں‘‘ وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال ڈٹ کر بولی... دعا کی نگاھوں میں موجود حقارت اور اس کا سخت لہجہ شہریار کو پاگل کر رہا تھا غصے سے... شہریار نے اگلے ہی لمحے بڑی پھرتی سے ایک ہاتھ سے اس کا منہ پکڑ .... دوسرے ہاتھ سے پانی کا گلاس دعا کے منہ سے زبردستی لگا دیا تھا

شہریار نے زبردستی اپنا جھوٹا دعا کے لبوں سے مَس کر ہی دیا تھا... پورا پانی ... پیلانے کے بعد ہی گلاس منہ سے ہٹانے دیا تھا اس نے دعا کو

اس نے گلاس منہ سے ہٹتے ہی شہریار کے اوپر تھوکا تھا.. جو شہریار کی سفید شرٹ پر آیا... ’’سارا میرا منہ گندا کر دیا... اپنا جھوٹا ناپاک پانی پیلا کر‘‘ اس نے تھوکنے کے بعد حقارت سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے کہا تو شہریار کے تن بدن میں آگ لگ گی... اس نے دعا کی نازک کلائی مضبوطی سے پکڑ اپنی

جانب کھینچا وہ اس حملے کے نتیجے میں شہریار آفندی کے سینے سے ٹکرائی... ایک لمحہ بعد ہی اس نے دعا کی نازک کلائی کو کمر کے پیچھے لے جا کر مڑوڑا... اس نے دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی دعا کے گلابی رخسار پر رکھ زبردستی ...اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کیا تھا

چھوڑو مجھے.. تم پیچ انسان'' دعا اپنے ایک ہاتھ سے خود کو اس سے دور'' ... کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بے بسی سے بولی

شہریار دعا کے سرخ لپ۔اسٹک لگے ہونٹوں پر اپنا انگوٹھا مَس کرتے ہوئے:"تمھارے لبوں کا پہلا بوسہ لینے والا شخص دنیا کے تمام مشروبات سے بےزار ہونے والا پہلا شخص ہو گا''اس کا کہا جملہ خون خشک کر دینے والا تھا... دعا اس کے الفاظ سن اپنے کانپتے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے چہرے کو مزید اپنے نزدیک آتا دیکھ منہ موڑنے کی ناکام کوشش کرنے

لگی... اگر دعا کو ایک بھی موقع ملتا تو وہ شہریار آفندی کو قتل کرنے میں ایک لمحہ نہ لگاتی

شہریار دعا کی سانسوں کی مہک سونگھ دیوانا ہوتے جا رہا تھا.... شہریار.... آفندی کی گرم سانسیں دعا کے چہرے کو چھو رہی تھیں.. دعا کو لگا اب سب ختم... اب وہ اپنی عزت اس شیطان سے مزید نہ بچا سکے گی.... اس نے روتے ہوئے آنکھیں بند کر لیں تھیں... دعا کا دل اپنی اِس بے بسی پر ماتم کر رہا تھا... شہریار دو تین لمحوں کے لیے تو بس اس کی سانسوں کی مہک۔۔۔۔اس کا قرب۔۔۔۔اس کے چہرے کا حسن اتنے نزدیک سے دیکھ غصہ بھول بیٹھا... دعا کی آنکھیں بند تھیں مگر شہریار اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا...

اگر تمھیں حاصل کرنا ہوتا تو اسی دن کر لیتا جس دن تم اپنا چشمہ میری" گاڑی کے شیشے میں دیکھ کر سیٹ کر رہی تھیں... میں نے پہلے بھی کہا ہے دعا میں زبردستی نہیں کرنا چاہتا تمھارے ساتھ..."شہریار نے دعا کے کان کے بلکل نزدیک آکر ہلکے سے کہا اور پھر اس کا ہاتھ چھوڑ کچن سے باہر چلا گیا... اس کی بات سن وہ حیرت سے آنکھیں کھول اسے جاتا دیکھنے لگی... اسے شہریار آفندی جیسے سخت میر سے اِس رحم دلی کی ذرا بھی امید نہ تھی... وہ اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے کچن سے آہستہ قدم بڑھاتی ہوئی باہر آئی...

باہر جانے کی اجازت نہیں دی ہے میں نے تمھیں... یہاں آجاؤ "وہ" صوفے پر پر وقار طریقے سے ایک پاؤں پر دوسرا پاؤں رکھ بیٹھا دعا کو ... ڈائرک باہر کی جانب جاتا دیکھ رعب دار آواز میں بولا تھا

مجھے تمھاری اجازت کی ضرورت ہے بھی نہیں....''وہ غصے سے گھورتے ''
... ہوئے اُسے دیکھ باہر جانے لگی

ٹھیک ہے چلی جاؤ.....بعد میں خوابوں میں آکر مجھ سے شکوہ مت ''
کرنا''شہریار نے ببل گم منہ میں ڈال۔۔۔۔لاپرواہی کا مظاہرہ کرتے
... ہوئے کہا

دعانا سمجھی میں فورابول پڑی:''میں کیوں تمھارے خوابوں میں آکر شکوہ
''کرنے لگی؟؟

ظاہر سی بات ہے میرے گارڈز سے گولی کھانے کے بعد زندہ آکر شکوہ تو''
نہیں کرسکو گی...''اس کے کہتے ہی دعا کے کان کھڑے ہوئے تھے...دعا
کو دودن پہلے شہریار کے گارڈز کا اپنے سر پر گن تان ناں یاد آیا تھا...وہ

کپکپاتی زبان سے: "ت... تو تم ان... انھیں مج... مجھ پر گولی چلانے کا آڈر دو گے... اگر میں تمھاری اجازت کے بغیر گی تو؟؟؟" وہ حیرت سے استفسار ... کرنے لگی

"تمھیں کیا لگتا ہے میں نہیں دے سکتا؟؟؟..." وہ آ ئبر وا چکاتے صوفے سے سر ٹیکاتے ہوئے

"ہاں دے سکتے ہو... تم جیسے گھٹیا انسان سے میں کوئی اچھی امید نہیں رکھتی.." وہ آنکھوں میں نفرت لیے دانت پیستے ہوئے گویا ہوئی۔۔۔ تو الفاظ شہریار کے دل کو چب گئے... مگر وہ چہرے پر بغیر کوئی تاثر لائے اطمینان سے ببل گم چباتے ہوئے میز پر رکھی ڈائمنڈ انگوٹھی اٹھا کر اسے بغور ... دیکھنے لگا

تم مجھے جانے کیوں نہیں دے رہے ؟؟... تمھیں آخر مجھ سے چاہیے
کیا؟؟؟؟" دعا جب فارم ھاؤس کے اندر آرہی تھی تو اس نے دروازے پر
چار گارڈز کو گن لیے کھڑا دیکھا تھا..اِس لیے دعا شہریار کی دھمکی سے ڈر کر
ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھا رہی تھی..دعا شہریار کو دیکھ غصے سے دھک
...کر استفسار کرنے لگی

آرام سے بیٹھ کر بات کریں ؟؟؟" شہریار کے بولنے پر دعا منہ بسورتے"
ہوئے: "نہیں..ایسے ہی کرؤ...." وہ دور کھڑے بے نیازی کا مظاہرہ
کرتے ہوئے اپنا عینک جو ناک پر پھسل آیا تھا اسے واپس ناک پر ٹیکاتے
...ہوئے بولی

سیکسی لیڈی تم خود چاہتی ہو میں تمھارے ساتھ زبردستی کرؤں" کہتا ہوا"
وہ انگوٹھی میز پر رکھ دعا کی جانب چلتا ہوا آیا

ڈونڈ ٹچ می... ''دعا اسے قریب آتا دیکھ پیچھے قدم لیتے ہوئے بولی '':
... شہریار اس کی بات کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے اُس کا ہاتھ پکڑ کھینچتے ہوئے۔۔۔اسے صوفے پر لا کر پٹختا ہے... دعا اگلے ہی لمحے خود کو سمبھال کر سیٹ کرتی ہوئی دھکتی آنکھوں سے شہریار کو دیکھ: ''تم جاھل ہو؟؟... تمھیں ڈونڈ ٹچ می کا مطلب سمجھ نہیں آتا؟؟؟

ہاں میں جاہل ہوں سیکسی... کیوں ناں تم مجھے پڑھا دو؟؟'' وہ اس سے '' بلکل لگ کر بیٹھتے ہوئے دعا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے شوخی سے ..بولا... جس پر دعا غصے سے تھوڑا دور ھٹ کر بیٹھی تھی اس سے

چلو ابھی کام کی بات کر لیتے ہیں... پڑھا تم مجھے بعد میں دینا... جب کہو گی" جہاں کہو گی تمہارا یہ اسٹوڈنٹ حاضر...." وہ نرمی سے کہتے ہوئے اُس کے آگے ہاتھ بڑھا کر: "میموری کارڈ دو

کون سہ میموری کارڈ؟؟؟" دعا الجھ کر"

"...وہی جو پولیس والے نے تمہارے پرس میں ڈالا تھا"

کون سہ پولیس والا؟؟؟؟..." وہ انجان ہو کر بولی"

دعا میں مزاق نہیں کر رہا اِس وقت... میموری کارڈ تمہارے پاس ہے یہ" بات سب جانتے ہیں... تمہاری جان کو خطرہ ہے... وہ میموری کارڈ مجھے دے ..دو" شہریار نے سنجیدگی سے مفاہمانہ انداز میں کہا

میں بھی مزاق نہیں کر رہی... مجھے سمجھ نہیں آرہا اب یہ تمھارا کون سہ نیا" طریقہ ہے مجھے تنگ کرنے کا..... تمھیں شرم آنی چاہیے پہلے تم مجھے یہاں زبردستی پکڑ لائے ہو اوپر سے عجیب عجیب سوال کر رہے ہو" وہ ذرا سرد لہجے میں جھنجھلا کر بولی... دراصل دعا کو خود شہریار سے ہی اس میموری کارڈ کا علم ہوا تھا... لیکن ساتھ ساتھ یہ اشتیاق بھی پیدا ہوا کے آخر اُس میموری کارڈ میں ...ایسا کیا ہے جو شہریار آفندی ہاتھ دھوء کر اس کے پیچھے پڑھ گیا ہے

اُو... یعنی تمھیں واقعی نہیں پتا..." وہ دھیرے سے کچھ سوچتے ہوے" ..بولا

ھمم... تو یہ وجہ تھی اِس گھٹیا شخص کی مجھ پر رحم دلی کی...اِسے مجھ سے" ... میموری کارڈ چاہیے..." دعا دل میں سوچنے لگی

"تمھارے پاس ایک لال رنگ کا پرس ہے ناں... اس میں ہے وہ میموری کارڈ... تم مجھے وہ دے دو"

"اگر میں تمھیں وہ میموری کارڈ دے دوں تو تم میرا پیچھا چھوڑ دو گے؟؟؟" دعا تجسس سے پوچھتے ہوئے...

"مجھے میموری کارڈ صرف تمھاری حفاظت کے سبب چاہیئے... ورنہ میری اصل نظر تو میموری کارڈ والی پر ہے" شہریار نے دعا کا ہاتھ پکڑ۔۔۔۔ گہری نظروں سے اس کے وجود کو تکتے ہوئے۔۔۔۔۔ سچ بیان کر دیا۔۔۔۔

دعا نے فوراً اس کا ہاتھ جھٹکا تھا......

اور لڑکیاں پھنستی ہوں گی تمھاری اِس گڈلوکنگ پر سنیلٹی پر یا تمھارے پیسوں پر یا تمھاری اِن میٹھی میٹھی باتوں پر.... سوری میں نہیں پھنسنے والی... بڑے آئے میری حفاظت کے لیے میمو ریکارڈ لینے والے... میں اپنی حفاظت خود کر سکتی ہوں... او۔کے شہریار آفندی... اب اگر تمھاری ضروری بات ختم ہو گئی تو میں جاؤں... مجھے پہلے ہی کافی دیر ہو گئی ہے'' کہتے ہوئے دعا کھڑی ہو گئی تھی...

''سوری سر.... مجھے پتا نہیں تھا کے دعا میم آپ کے ساتھ ہیں'' شہریار کا سیکرٹری دعا اور شہریار کو ساتھ دیکھ نظریں نیچے کر معافی طلب کرتے ہوئے بولا....

''اِٹس او۔کے... میں دعا کو چینل چھوڑنے جا رہا ہوں..... بھلے ہی لوگوں کا گارڈ بنے کے چکر میں دیر ہوئی اِنھیں... پر الزام تو مجھ معصوم پر ہی لگائیں

گی..''شہریار کھڑے ہو کر مظلوم بنے کی اداکاری کرتے ہوئے بولا جیسے سن شہریار کا سیکرٹری مسکرایا تھا....

''تو تم جانتے تھے؟؟''دعا اسکی بات سن حیرانی سے بولی...

''ہاں...موقع اچھا تھا اسی لیے تو تمھارے سامنے آیا...تم اس نیوز رپورٹر کو مجھ سے بچانے کے لیے خود میرے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہو گی یہ جانتا تھا میں''وہ دونوں ہاتھ فولٹ کر پر وقار لہجہ میں بولا...

''سر عمیر چوہدری آپ سے ملنا چاہ رہا ہے ابھی''سیکرٹری شہریار کو دیکھ اطلاع دیتے ہوئے بولا...

بعد میں.... پہلے میں دعا کو چھوڑ آؤں..... پھر چلتے ہیں" وہ کہتا ہوا"

"دونوں ہاتھ اپنی پینٹ کی جیب میں ڈال" چلو

دعا حیران تھی کے کیوں وہ اسے بغیر میموری کارڈ لیے اتنی آسانی سے جانے دے رہا ہے

ہیلو.... شاہ دعا آفس آگئی ہے..." حماد نے شاہزین کو کال کر کے بتایا تو" اس کی رکی ہوئی سانس بحال ہوئی.... "وہ ٹھیک تو ہے

... ناں؟؟؟؟" شاہزین بے تابی سے پوچھنے لگا

"ہاں ٹھیک ہے.... بس تھوڑا ڈری ہوئی لگ رہی ہے"

....میں آرہاہوں'' وہ سامنے بیٹھے پولیس افسر کو گھورتے ہوئے بولا''

تو پہنچ گئیں رپورٹر صاحب آپ کی دوست آفس؟؟... میں تو کہہ رہا تھا''
آپ خامخواہ ایک شریف آدمی پر لڑکی اٹھانے کا الزام لگا رہے ہیں... شہریار
آفندی بہت شریف لڑکا ہے... وہ کیوں بھلا آپ کی رپورٹر دوست کو
اٹھانے لگا'' پولیس والا منہ سے پان کی پچکاری دیوار پر مارتے ہوئے
شاھزین سے گویا ہوا... شاھزین کا خون کھول رہا تھا اُس پولیس والے کی
بات سن.... شاھزین کی آنکھیں سرخ انگارے کی طرح لال ہورہی تھیں
مارے غصے کے.. ایک گھنٹے سے وہ پولیس والا صرف انتظار کرنے کی کہہ رہا
تھا.. اُس نے مسنگ رپورٹ تک نہیں لکھی تھی دعا کے غائب ہونے
کی.. شاھزین کو لگ رہا تھا اس نے غلطی کی اپنے والد کی بات مان کر
.... شاھزین کا بس نہیں چل رہا تھا کے زندہ در گو کر دے اُس پولیس والے

کو.....رفیق صاحب نے اس کا ہاتھ پکڑ صبر سے کام لینے کو کہا تو وہ دانت پستا ہوا پولیس والے کو کھا جانے والی نگاہ سے گھورتا ہوا پولیس اسٹیشن سے باہر چلا آیا....

”اور یہ دیکھا آپ نے ڈیڈ.... وہ گھٹیا نیچ انسان دعا کو اٹھا کر لے گیا...اور یہ پولیس والے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے....اِن کے پاس آنے سے تو اچھا تھا میں خود شہریار آفندی کو ڈھونڈ کر جان سے مار دیتا“ وہ غصے سے بھڑک کر بولا....

”ہم قانون ہاتھ میں نہیں لے سکتے بیٹا...“ وہ شاھزین کو سمجھاتے ہوئے

”سارے قانون ہم جیسے شریفوں کے لیے ہیں اِس ملک میں...اِن کنجڑوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں..“

بیٹا ہم بعد میں بات کرتے ہیں اس بارے میں ... پہلے تم دعا کو دیکھو جا کے "انھوں نے کہا تو وہ فوراً اثبات میں سر ہلاتا آفس روانا ہوا .... آدھے راستے میں حماد کا فون آیا کے دعا اپنے گھر جانا چاہ رہی ہے تو وہ اسے گھر چھوڑنے جارہا ہے .... یہ سن شاھزین نے اپنی بائیک دعا کے گھر کی جانب موڑی تھی ... دعا اچانک اپنے گھر کیوں جارہی ہے ؟؟؟ ... سب ٹھیک تو ہے ناں .... کہیں شھریار نے دعا کے ساتھ کچھ ..... "شاھزین نے فوراً ذھن میں آنے والے برے خیالات کو جھٹکا تھا .... آج دعا کے گھر کا سفر نہایت طویل معلوم ہو رہا تھا ... ہر گزرتے ہوئے لمحے کے ساتھ جسم سے جان نیکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی ....

دروازہ کھلا تو وہ بے تابی سے دعا کو سر سے پاؤں تک دیکھنے لگا... کے کھیں اسے کوئی تکلیف تو نہیں پہنچائی شہریار آفندی نے... "تم ٹھیک ہو؟؟؟" وہ روہانسہ آواز میں پوچھنے لگا... دعا نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا تو مانو کب کا روکا ہوا سانس بحال ہوا تھا.... "جان نیکال دی تھی تم نے میری..." وہ حالِ دل نہایت سادہ سے انداز میں بیان کر گیا تھا... جیسے سن وہ گلے آ لگی تھی...

مجھے لگا اب میں تمھیں دوبارا کبھی نہیں دیکھ پاؤں گی.." وہ روتے ہوئے سینے سے لگے بول رہی تھی... شاھزین اس کی کمر کو سھلاتے ہوئے "مت رو کارٹون... وہ ڈراؤ نا خواب تھا جو اب ختم ہو گیا..." وہ اسے دلاسہ اور ہمت ساتھ ساتھ دے رہا تھا...

آ.. ہم'' دونوں کو گلے لگے دیکھ حماد نے گلہ خنخارا تھا اپنی موجودگی ظاہر کرنے کے لیے.... دونوں اپنے حواسوں میں لوٹے تھے.... ساتھ ہی دونوں ایک دوسرے سے ہٹ کر کھڑے ہوئے.... دونوں کے چہرے .... گلابی ہو گئے تھے جھیپ کے مارے

کنول اور جنید بھی اب دعا کے گھر ہی آ گئے تھے... ''ہوا کیا تھا؟؟ کیوں لے کر گیا تھا وہ تمھیں؟؟'' کنول نے دعا کے سامنے بیٹھتے ہوئے تجسس سے استفسار کیا تھا... یہ وہ سوال تھا جو وہاں موجود ہر شخص کے ذھن میں گردش ... کر رہا تھا

مجھے نہیں پتا'' دعا کپکپاتی آواز میں جواب دے رہی تھی.. وہ ابھی بھی کافی'' ... خوف زادہ معلوم ہو رہی تھی

اُس نے کچھ تو کہا ہو گا؟؟" جنید نے سیدھے بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے "
.... سوال کیا... دعا نے نفی میں گردن ہلا دی

دعا پلیز ڈرو مت... دیکھو ہم سب تمھارے ساتھ ہیں... اگر اس نے "
تمھیں دھمکایا ہے یا تمھارے ساتھ مِس بیھیف کیا ہے تو ھمیں
بتاؤ....." کنول دعا کے قدموں میں بیٹھ اس کے دونوں ہاتھوں پر اپنے
... ہاتھ رکھ بڑے پیار اور نرمی سے پوچھنے لگی

مجھے نہیں لگتا کے دعا ابھی اِن سوالوں کے جواب دینے کی حالت میں ہے "
کنول..." حماد نے دعا کی حالت دیکھ کہا... کنول نے شاھزین کی جانب
پر امید نظروں سے دیکھا تو شاھزین نے حماد کی بات کی تائید کی... اثبات
.... میں گردن ھلاتے ہوئے

دعا کو گاڑی میں شہریار آفندی کا اپنے بال سہلاتے ہوئے نہایت سخت لہجے میں دھمکی دینا یاد تھا کے کسی کو بھی میموری کارڈ کا پتا نہ چلے ... اور جلد سے جلد میموری کارڈ ڈھونڈ کر اس کے حوالے کر دے .... یہی وجہ تھی کے وہ .... کنول کے اتنے اصرار پر بھی خاموشی کا روزہ رکھے بیٹھی تھی

" دیکھو دعا یہ جنید ہیں ... جس نیوز چینل میں میں کام کرتی ہوں یہ اُس کے چیف ہیں ... انھیں میں خاص تمھارا بیان ریکارڈ کرانے یہاں لائی ہوں .... پلیز ڈر و مت .... مجھے پتا ہے شہریار آفندی بہت خطرناک ہے اس نے ضرور تمھیں دھمکایا ہو گا ... پر میری بات کا یقین کرؤ ... میڈیا میں بہت طاقت ہے ... اگر اُس نے تمھارے ساتھ زبردستی کی ... "کنول ابھی بول ہی رہی تھی کے شاھزین کا خون کھول گیا۔۔۔۔زبردستی کے الفاظ سن ....

بلا چپ ہو جاؤ ..... وہ کہہ رہی ہے ناں شہریار آفندی نے اس کے ساتھ "
کچھ نہیں کیا... پھر کیوں بار بار ایک ہی سوال کر رہی ہو" شاھزین غصے سے
... دھاڑا تھا کنول کی بات سن

شاہ.... سمجھو.... وہ تو ڈری ہوئی ہے تم تو ہوش سے کام لو.... اگر اس نے "
دعا کے ساتھ..." کنول اسے سمجھانے کے نیت سے بول رہی تھی کے حماد
نے کنول سے کہا: "ہم نیوز رپورٹر ہیں... ہم معاشرے کی آواز بننے کا دم
بھرتے ہیں مگر اپنی ہی ٹیم ممبر کے ساتھ ہونے والی ہریسمنٹ کے خلاف ہم
کچھ نہیں کر پا رہے.... لعنت ہے ایسے رپورٹر ہونے پر...." وہ نہایت
دوکھی انداز میں بول کر دعا کے قدموں میں بیٹھ کر: "سوری دعا.... میں
دوست ہو کر تمھاری حفاظت نہیں کر سکا.." حماد نے روہانسہ آواز میں کہا تو
شاھزین غصے سے کھڑا ہو گیا

تم لوگ بار بار ایک ہی بات کیوں کر رہے ہو... وہ کہہ رہی ہے ناں": ... شہریار نے کچھ نہیں کیا ہے..." شاہزین چنگھاڑتے ہوئے

شاہ... میں سمجھ سکتی ہوں تمہارا دکھ.... پر جو ہوا اسے بدلا نہیں جا سکتا... پر ہم اسے سزا دلائیں گے" کنول نے کہا تو دعا زور سے چیخی: "ایسا کچھ نہیں ہوا ہے جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو..." وہ فورا کھڑے ہو کر شاھزین کا ہاتھ پکڑ پُر امید نظروں سے... کے کوئی یقین کرے یا نہ کرے شاھزین اس کی پارسائی پر اعتبار کرے گا... کے وہ جیسی گی تھی ویسی ہی لوٹی ہے...

شاہ... میں سچ کہہ رہی ہوں.. ایسا کچھ نہیں ہوا ہے جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو.. وہ شہریار تو مجھے میموری کارڈ کی وجہ سے لے کر گیا تھا... اس نے مجھے دھمکی دی تھی کے اگر میں نے کسی کو بھی اس میموری کارڈ کا بتایا تو وہ اس

شخص کو جیسے میمورڈ کارڈ کا پتا چلا زندہ نہیں رہنے دے گا..." وہ روتے ہوئے سچ بیان کر گی تھی ...

"میوری کارڈ" چاروں کے ایک ساتھ کان کھڑے ہوئے تھے یہ سن ..."کون سہ میموری کارڈ؟؟؟؟" جنید سب سے پہلے پوچھنے لگا

"دعا پلیز ہمیں سب بتاؤ... وہاں کیا کیا ہوا" شاھزین نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر التجائی لہجے میں کہا.... اگر دعا کی عزت پر بات نہ آتی تو وہ کبھی بھی کسی کو اس میموری کارڈ کا نہ بتاتی... اور اس میموری کارڈ کو ڈھونڈ کر جلد سے جلد شہریار آفندی کے حوالے کر دیتی جیسا کے اس سے وعدہ کر کے آئی تھی گاڑی میں.... دعا کے نزدیک شہریار اس کے پیچھے صرف اس میموری کارڈ لینے کے لیے پڑا ہے... "مجھے نہیں پتا کے اس میموری کارڈ میں کیا ہے.... بس شہریار نے مجھ سے کہا کے وہ میموری کارڈ میں جلد سے

جلد اس کے حوالے کر دوں... اسی میں میری اور میرے پیاروں کی بہتری ہے... کیونکے سب جانتے ہیں وہ میموری کارڈ میرے پاس ہے" دعا نے ساری بات بیان کر دی تھی...

"کون سب جانتے ہیں تمھارے پاس میموری کارڈ ہے؟؟؟" حماد الجھ کر استفسار کرنے لگا...

دعا نفی میں گردن ہلانے لگی... کے اسے علم نہیں...

"تمھارے پاس وہ کارڈ کہاں سے آیا؟؟... اور اس میں ہے کیا جو شہریار اس طرح تمھارے پیچھے پڑا ہے؟؟؟" کنول سوالیہ انداز میں...

شہریار نے کہا کے صباء آفندی کے گھر پر کسی پولیس والے نے میرے لال "
پرس میں ڈالا تھا... مجھے خود نہیں معلوم اس میں کیا ہے" دعا کے جواب پر
جنید گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے کہتا ہے: "ضرور اس میموری کارڈ میں
صباء قتل کیس کے متعلق کوئی خاص انفارمیشن ہے...."

یہ سن کنول فوراً بول پڑی: "ہو نا ہو اُس میں آصف کی بے گناہی کا ثبوت
ہو گا...." کنول کو ایک امید کی کرن نظر آئی تھی آصف کو بچانے کی

"یہ تو تبھی پتا چلے گا جب وہ ملے گا...." حماد کنول کو دیکھ گویا ہوا

"کہاں ہے تمھارا پرس ؟؟؟" شاہزین نے نرمی سے استفسار کیا

وہ پرس تو میں نے امی کو دے دیا تھا... شادی میں لے جانے کے لیے... وہ"
اپنا سامان اِدھر اُدھر رکھ کر بھول جاتی ہیں اس لیے" دعا کے بتاتے ہی حماد
.....اور کنول نے اپنا سر پکڑ "اُو۔ نو" ہم آواز کہا

وہ پولیس والا.... ہم اسے کیوں بھول رہے..... guys ایک منٹ"
ہیں... تم لوگوں کو نہیں لگتا کے ہمیں اس پولیس والے کو ڈھونڈنا
.... چاھیے؟؟" شاھزین نے کہا تو سب اس کی رائے سے متفق ہوئے

...دعا اپنا لیپ ٹائپ آون کر کے دو" جنید نے دعا سے تیز لہجے میں کہا"

دعا نے فورا اپنا لیپ ٹائپ آون کر کے جنید کے ہاتھ میں دیا... جنید نے لیپ
....ٹائپ پر صباء خودکشی کیس کی نیوز کور کرتے وقت کی دعا کی ویڈیو چلائی

"یہاں روکو" حماد کو نظر آ گیا تھا تو اس نے فوراً ویڈیو کلپ روکنے کا کہا... "یہ دیکھو... یہ دعا کے پرس میں کچھ ڈال رہا ہے" حماد نے نشاندھی کی تو سب نے دیکھا....

"سمجھ نہیں آیا... پولیس والا ہو کر یہ میرے پرس میں میموری کارڈ کیوں ڈال گیا...." دعا الجھ کر پوچھ رہی تھی

"شاید اس نے سوچا ہو گا کے تم ایک رپورٹر ہو... تم حقیقت جاننے کے بعد سچائی سب کے سامنے لاؤ گی..." کنول نے اپنی رائے دی

"اس نے تمھیں نہیں دیا میموری کارڈ.... اس نے میڈیا تک پھنچایا ہے اِس میموری کارڈ کو...." شاھزین گھمبیر لہجے میں گویا ہوا دعا کو دیکھ

اِس ویڈیو میں یہ پولیس والا تو صاف نظر آ ہی نہیں رہا... ہم اسے ڈھونڈیں "
....گے کیسے ؟؟" جنید اپنی تھوڑی پر ہاتھ رکھ پریشان ہو کر بولا

مجھے دو... میں دیکھتا ہوں" حماد نے جنید سے کہا تو جنید نے لیپ ٹائپ "
اسے پکڑا دیا... "یہ لیفٹی ہے... دیکھواِس نے الٹے ہاتھ سے دعا کے بیگ
میں میموری کارڈ ڈالا ہے.... اور یہ دیکھواِس کے ہاتھ میں یہ بریس
لیٹ..." حماد نے اُس بریس لیٹ کو زوم کر کے دیکھا یا تو سب غور سے اس
بریس لیٹ کو دیکھنے لگے... "کسی نے دیکھا ہے اِسے پہلے ؟؟؟" حماد نے
...سب کی طرف دیکھ پوچھا تو سب نفی کرنے لگے

...دعا انٹی کب واپس آئیں گی ؟؟" شاھزین نے پوچھا"

....ابھی تو دو دن ہیں اُن کے آنے میں..." دعا نے فوراً جواب دیا"

...تم انھیں واپس نہیں بلا سکتیں؟؟؟“ کنول نے دعا کا ہاتھ پکڑ سوال کیا”

وہ گھبرا جائیں گی یوں اچانک بلانے سے.... وہ پہلے ہی میری لیے بہت ”
پریشان رہتی ہیں... میں انھیں شادی ختم ہونے سے پہلے نہیں بلا سکتی“ دعا
....نے ذرا دھیمے سے جواب دیا

...وہ نہیں آ سکتیں تو کیا.... ہم تو جا سکتے ہیں“ جنید نے کنول کو دیکھ کہا”

بلکل... ہم چلے جاتے ہیں میموری کارڈ لینے“ کنول نے پر جوش لہجے میں ”
...جواب دیا

...ٹھیک ہے میں بھی چلتی ہوں“ دعا نے کہا”

”نہیں میری جان... تم نہیں... شہریار آفندی تم پر ہر وقت نظر رکھتا ہے... تمھارے پیچھے پیچھے وہ بھی میموری کارڈ تک پہنچ جائے گا...“ کنول نے اسے سمجھاتے ہوئے انکار کیا..

”چلو ٹھیک ہے تم دونوں میموری کارڈ لاؤ....اور ہم یہاں اُس پولیس والے کو ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں“ شاھزین نے جنید اور کنول کو دیکھ مفاھمانہ انداز میں کہا....

”میری امی کو کچھ پتا نہیں چلنا چاہیے.... خاص طور پر جو آج میرے ساتھ ہوا.....“ دعا نے منتی انداز میں کہا تو جنید اور کنول اثبات میں سر ہلانے لگے... ”فکر مت کرؤ.... تم ہم پر یقین کر سکتی ہو“ کنول نے ہاتھ پکڑ کر بھروسہ دلاتے ہوئے کہا....

رات میں دعا ٹیرس پر کھڑی تھی اکیلے... باہر گھپ اندھیرا اور گہرے سناٹے تھے... آج گگن پر چاند نہ تھا اور ستاروں کی لو مدھم تھی بالکل ایک ہوا میں سرسراتے دیے کی مانند وہ گم سم اداس کھڑی تھی... مانو ہر جذبے سے بیزار ہو.... آنکھوں میں آنسوں لیے کھڑی آسمان کو تک رہی تھی..... روتے ہوئے اپنا چشمہ اتار دیا تھا اس نے... مارے غم وغصے کے زمین پر پٹک کر مزید رونے لگی.... شاھزین اسی لمحے وہاں آیا تھا جب وہ غصے میں چشمہ زمین پر پھینک رہی تھی... چشمہ زمین سے اٹھا کر اس کے کندھے پر پیچھے سے اپنا بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے نرمی سے گویا ہوا: ”کیوں رو رہی ہو؟؟؟“

وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنے کے سبب بری طرح چونک کر دو قدم پیچھے ھٹی تھی شاھزین سے ....

تم'' اگلے ہی لمحے دعا نے شاھزین کو دیکھ سکون کا سانس لیتے ہوئے'' کہا ....

ہاں.... میں کارٹون'' کہتے ہوئے بڑے پیار سے مسکراتے ہوئے دعا کا'' چشمہ واپس اسے پھنانے لگا... ''شکر ہے ٹوٹا نہیں... ورنہ تم نے تو بیچارے کو بہت بے دردی سے پھینکا تھا....'' وہ چشمہ پھنا کر تبسم بھری نظروں سے اسے روتا ہوا دیکھنے لگا...

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟؟'' وہ شاھزین کی نگاھوں سے نروس ہو کر'' اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے پوچھنے لگی...

"وہ مجھے لگ رہی ہے کیوں اتنی پیاری آتے ہوئے روتے کارٹون کے تھا رہا دیکھ

گویا ہوا بڑے پیار سے تکتے ہوئے دعا کے وجود کو نظروں سے گہری بولتی

کہ اس کی نظروں کی تپش نے دعا کو نظریں جھکانے پر مجبور کر دیا....

تھا....

تم فلرٹ کر رہے ہو میرے ساتھ؟؟؟" وہ اپنا رونا بھول جھینپتے ہوئے"

استفسار کرنے لگی...

عجیب.... تمھیں فلرٹو لگتا ہوں میں؟؟؟...." وہ ذرا خفگی سے پوچھنے"

لگا...

نہیں...پر منگیتر ہے تمھاری...اُس نے تمھیں میرے ساتھ دیکھ لیا تو"

....ڈر نہیں لگتا تمھیں.... فلرٹو نہ صحیح دلیر بہت ہو.... منگیتر کے ہوتے ہوئے دوسری لڑکی کی تعریف کر رہے ہو" دعا نے اس کی ہمت کی داد دی تھی ...

جس پر ایک لمحے کے لیے منہ بسور کر: "پہلی بات کنول صرف میری نام کی منگیتر ہے...اور دوسری بات" کہتے ہی اس نے دعا کا ہاتھ پکڑا اپنی جانب زور سے کھینچا تھا...وہ نازک صفت گڑیا اگلے ہی لمحے اس کے سینے سے آلگی تھی ...

تم میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخری لڑکی ہو"

کارٹون...." شاھزین نے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تو دعا کی سانیس مانو تھم گیں....اس نے شاھزین سے فورا خود کو سمبھالتے

ہوئے دور ہٹنا چاہا پر شاھزین نے دوسرا ہاتھ اس کی کمر پر رکھ اسے اپنے مزید قریب کیا.....

"آج مجھے آج احساس ہوا... تم میرے لیے کیا ہو... میری جان نیکل گی تھی آج ... جب مجھے گارڈز کا فون آیا کے شہریار کی گاڑی آنکھوں ہی آنکھوں میں غائب ہو گی ہے تمھیں لے کر..... میرا دل اُس لمحے لگا مارے کرب کے پھٹ جاے گا.... مجھے نہیں پتا کے محبت کی نشانیاں کیا ہوتی ہیں.... پر مجھے اتنا پتا ہے.... جیسا میں تمھارے لیے محسوس کرتا ہوں ویسا کبھی کسی کے لیے نہیں کیا... میں تو بہت مزاحیہ انداز رکھنے والا بندہ تھا... زندگی کو فن سمجھ کر گزارنے والا..... پر تم نے..... تم نے مجھے بدل دیا کارٹون..... ہر لمحہ صرف تمھارا ہی خیال رہتا ہے.... تمھاری ہی فکر ستاتی ہے..... مجھے نہایت سنجیدہ بنا دیا ہے تم نے.....اپنی شخصیت میں یہ تبدیلی مجھے بلکل پسند نہیں.....پر پھر بھی تم پر غصہ نہیں آتا صرف پیار ہی آتا ہے

.. تم ہی بتاؤ......اِس دل کا میں کیا کروں'' شاھزین چہرے پر نرمی سی مسکراھٹ سجائے آور لہجے میں پیار سموتے ہوئے آپنی محبت کا اظھار کر رہا تھا......دعا نے اپنا چہرہ مارے شرمگیں سے جھکا لیا تھا... لیکن دل تو ہواؤں میں اڑ رہا تھا اس کا...وہ مسکرانے لگی تھی ....

وہ مارے جھیپ کے شاھزین کے سینے پر اپنی پیشانی لگا کر مسکرانے لگی... مَن میں تو دعا کے تتلیاں اڑ رہی تھیں... چاند سے چہرے کو زلفوں نے ڈھک لیا تھا... شاھزین نے اپنے دوسرے ہاتھ سے دعا کے چہرے کو ڈھکی ہوئی زلفوں کو کان کے پیچھے کر سنجیدگی سے کہا: ''میں اب تمھاری امی سے کہنا چاھتا ہوں..''

دعا نے یہ سن ہلکا سہ چہرہ اٹھا کر اشتیاق سے اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھا... شاھزین کی نزدیکی کے سبب دعا کی زبان کو تو مانو تالا لگ گیا تھا... "کیا؟؟؟" بمشکل زبان سے فقط یہ ادا ہو سکا

انٹی بس آپ کی دعا چاھیے" شاھزین اس کے کان کے پاس منہ لا کر ہلکے سے بولا یہ سن اس کے گال گلابی ہو گئے تھے مارے شرمگیں کے... اس نے.... ہلکا سہ شاھزین کی جانب دیکھا اور پھر فورا نظریں نیچے کر مسکرانے لگی

اچانک سیل رنگ ہونے کی آواز دونوں کی سماعتوں سے ٹکرائی... شاھزین کی جینز میں رکھا سیل رنگ ہو رہا تھا... نہ چاھتے ہوئے بھی شاھزین نے دعا کی کمر سے ہاتھ ھٹا کر اپنا سیل نیکالا... "ہیلو... اچھا.. اچھا... ہاں ہاں بس میں نیکل گیا... سمجھے راستے میں ہوں... ہاں ہاں.. سمجھیں بس نیوز چینل کے نیچے کھڑا ہوں..." شاھزین نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے چیف وقار کو

جھانسہ دیتے ہوئے آپنے پاکستانی ہونے کا ثبوت دیا تھا... گویا وہ سوپر ہیرو ہو اور اڑتا ہوا آرپا ہو.... جھوٹ اس قدر پر اعتماد ہو کر بول رہا تھا کے گمان ہو رہا تھا کے کال کٹنے سے پہلے وہ ان کے سامنے کھڑا ہو گا.... کال کٹنے کے بعد وہ سیل میں چیف وقار کی سیٹ ہوئی تصویر دیکھ دانت پستے ہوئے:"سارے رومانس کی بینڈ بجادی سالے نے..." کہا تو اس نے ہلکے سے ہی تھا بس ستم یہ تھا کے ساتھ کھڑی لڑکی کے کان کی سماعت کافی بہتر تھی... دعا چیف وقار تھی... شاھزین کو انھیں برا کہتے سن وہ ساری شرم و کی بہت عزت کرتی حیاء سائٹ میں رکھ اب کھا جانے والی نگاہ سے گھور رہی تھی... شاھزین نے ... اس کی نگاہوں میں غصہ پڑھ اپنا سر کھو جھایا تھا

"میرا مطلب... چیف وقار تمھارے بھائی ہیں اور تم میری ہونے والی.... تو چیف وقار تو میرے سالے ہی لگے ناں" وہ دعا کی آنکھوں سے .... ڈرتے ہوئے آب بگڑی بات سمبھالنے کی کوشش کر رہا تھا

کیا کہ رہے تھے سر؟؟'' دعا نے نرمی سے استفسار کیا تو شاھزین کو''
... محسوس ہوا۔۔۔۔۔اس کا بتایا ہوا لوجک کام کر گیا

وہ کچھ لوگ کے۔الیکٹرک کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں...ان کی نیوز کور''
کرنے بلا رہے ہیں...''شاہنزیب بے زاری سے گویا ہوا

تو جاؤ... کھڑے کیا ہو'' دعا نے تیز لہجے میں کہا''

توشاھزین منہ بسور:''یار کیا ہم رپورٹرز کی کوئی پرسنل لائف نہیں
ہوتی؟؟؟؟....اِن کا بس چلے تو یہ تو مجھے گھوڑی سے بھی اتر والیں کے
شاھزین پہلے یہاں آکر نیوز کور کرؤ بعد میں گھوڑی چڑ ھنا...اور یہ کارٹون
چیف وقار کی چمچی کہیں کی۔۔۔اِس کارٹون سے میں یہ توقع کر سکتا ہوں یہ

اُس وقت بھی اسی طرح کہے گی۔۔۔۔۔ جاؤ... کھڑے کیوں ہو" شاھزین دل ہی دل کڑتے ہوۓ دعا کو دیکھ سوچ رہا تھا....

ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟؟؟" دعا نے اسے خود کو گھورتے دیکھ انجان انداز میں پوچھا....

بس... پیار آرہا ہے تم پر" شاھزین اپنا غصہ پی۔۔۔۔ دانت پیستے ہوۓ" اس کا گال نوچ لبوں پر مصنوعی مسکراھٹ سجاۓ گویا ہوا....

شہریار آفندی میٹنگ میں مصروف تھا کے اچانک وہ آندھی طوفان کی طرح میٹنگ روم میں گھسی چلی آئی..... شہریار نے اپنا سیل آف کر رکھا تھا اس

لیے دعا کو اچانک میٹنگ روم آتا دیکھ وہ چونکا تھا... اس نے اپنے سارے ملازمین کو پہلے ہی ھدایت کر رکھی تھی کے دعا کو اس سے ملنے سے نہ روکا جائے .....

وہ اس کی فیوچر وائف ہے اس لیے دعا کے ساتھ نہایت عزت و احترام کے ساتھ پیش آیا جائے..... یہی وجہ تھی کے وہ گارڈز کو چیرتی ہوئی باآسانی میٹنگ روم میں داخل ہو گی تھی... وہ داخل ہوئی تو میٹنگ میں موجود سب لوگ اسے حیرت سے دیکھنے لگے.... شہریار اسے دیکھ اپنی کرسی سے کھڑا ہوا تھا... دعا نے غصے سے آ کر اس کا کالر پکڑ کر چیختے ہوئے استفسار کیا: ”میرا چھوٹا بھائی کہاں ہے؟؟؟...“ دعا کی آنکھیں سرخ انگارے کی طرح لال ہو رہی تھیں...

وہاں موجود لوگ دعا کی جرت کو دیکھ حیران و پریشان تھے... لوگوں کو اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آرہا تھا یہ دیکھ کے ایک نازک صفت لڑکی شہریار آفندی جیسے اتنے بڑے بزنس مین کا کالر پکڑ کھڑی ہو کر اس پر چیخ رہی ہے....

شہریار کی پیشانی پر پہلے تو ہلکا سہ بل آیا لیکن اگلے ہی لمحے وہ اپنے چہرے سے تاثرات غائب کر میٹنگ روم میں بیٹھے لوگوں کو آنکھوں کے اشارے سے ... باہر چلے جانے کا کہتا ہے

اس کا اشارہ ملتے ہی سارے میٹنگ میں موجود ممبرز باہر جانے لگتے ہیں... ”میں تمھیں چھوڑنے والی نہیں شہریار آفندی...“ دعا نے اس کا ..... کالر پکڑا اپنی طاقت کے مطابق جھنجھوڑتے ہوئے دھاڑا

میں چاھتا بھی نہیں ہوں... جب تک چاھے پکڑی رہو سیکسی" وہ نہایت "
...پر سکون لہجے میں گویا ہوا دعا کو دیکھ

اس نے دعا کی امید سے بلکل بر عکس تاثر دے کر ایک دو لمحوں کے لیے تو دعا
.... کو کشمکش میں مبتلا کر ڈالا

میں تمھاری یہ چھچھوری باتیں سنے نہیں آئی... بتاؤ میرا بھائی کہاں "
ہے ؟؟؟" وہ شہریار آفندی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال بلا خوف چیخ کر
... استفسار کرنے لگی

ھممم.... مجھے نہیں پتا" شہریار نے ہلکا سہ پیشانی پر ہاتھ مسلتے ہوئے "
سنجیدگی سے جواب دیا... "صرف پانچ منٹ دو ابھی معلومات نیکلوا لیتا

ہوں"اس نے پر اعتماد لہجے میں بڑے بھرم سے دعا کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ

رکھ۔۔۔۔۔پیار سے دعا کی غصیلی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا.....

"مجھے پتا ہے وہ تمھارے پاس ہے زیادہ ناٹک مت کرؤ میرے

سامنے"اسے شہریار آفندی پر ذرہ برابر بھی اعتبار نہ تھا.....اس بار وہ اپنی

پوری طاقت لگا کر اس کا کالر جھنجھوڑتے ہوئے بولی....

"میں نے صرف تمھاری حفاظت کی گارنٹی لی ہے..... تمھارے گھر والوں

کی نہیں....اگر انھیں کوئی نقصان پہنچا ہے تو تم مجھے قصور وار نہیں ٹھرا

سکتیں....میں نے ورن کیا تھا تمھیں کے جلد از جلد میموری کارڈ میرے

حوالے کر دو...."شہریار نے ذرا سخت لہجے میں کہا

تو دعا بپھر اٹھی: ''تم سمجھتے کیا ہو خود کو؟؟؟..... جو دل چاہے گا کرؤ گے ...." وہ بول ہی رہی تھی کے شہریار کا سیکرٹری میٹنگ روم میں داخل ہوا... "سوری سر" وہ ان دونوں کو دیکھ آنکھیں جھکائے معذرت ... کرتے ہوئے پلٹنے لگا

روکو..... فضول آدمی ہمیشہ غلط وقت پر ہی انٹری مارتے ہو..... ''شہریار" .. دعا کا غصہ سیکرٹری پر اتارنے لگا

"وہ نظریں جھکائے کھڑا ہو گیا... "جی۔ سر.

عمیر چوہدری کو فون ملاؤ.... پوچھو دعا کا بھائی ان کے پاس" ہے؟؟؟" شہریار نے سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا تو دعا کی پکڑ ڈھیلی ہوئی .... تھی شہریار کے کالر سے... وہ تجسس سے سیکرٹری کی جانب دیکھنے لگی

سیکرٹری نے فون ملا کر بات کی... پھر شہریار کی جانب دیکھ اثبات میں سر ہلا دیا.... شہریار نے یہ سن دعا کی ھراساں آنکھوں میں لرزتے آنسوؤں کو دیکھ اپنے لبوں کو سختی سے بھینچ لیا.... شہریار اچھی طرح واقفیت رکھتا تھا کے وہ لوگ دعا کے بھائی کی جان تک لے سکتے تھے اس میموری کارڈ کی خاطر....

"اگر سر وہ کہہ رہے ہیں کے ایک ہاتھ میموری کارڈ دو دوسرے ہاتھ بچہ لو... ان کی بات نہیں مانی تو بچے کو جان سے مار دیں گے" سیکرٹری نے عمیر چوہدری کا دھمکی آمیز پیغام سنایا تو دعا کے ہوش اڑے تھے... ایسا لگا جیسے کسی نے پاؤں سے زمین کھینچ لی ہو..... سر چکرایا اور وہ غش کھا کر زمین پر گرنے لگی.... شہریار نے اسے فورا تھاما تھا.....

دعا..... دعا" وہ چہرے پر تھپتھپاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا... "بے وقوف.... دعا کے سامنے یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی...." وہ سیکرٹری کو غصے سے گھورتے ہوئے بولا

میں تو صرف ان کا پیغام آپ تک.... "سیکرٹری بیچاری والا چہرہ بنائے بول ہی رہا تھا کے شہریار غصے سے دھاڑا: "بکواس بعد میں کر لینا پہلے پانی لے کر آؤ"

پانی کی ایک دو چھٹیں منہ پر پڑتے ہی دعا نے آنکھیں کھولیں.... آنکھیں کھولتے ہی اس نے اپنا سر شہریار کی باھوں میں پایا تھا... وہ نہایت فکر مند نظروں سے اسے تکتے ہوئے: "ٹھیک ہو سیکسی ؟؟"

ایک دو لمحوں کے لیے تو سر گھومتا ہوا محسوس ہوا.... پر جیسے ہی پوری طرح ہوش بحال ہوا وہ فوراً اٹھی تھی..... "میرا بھائی" اس نے روتے ہوئے کہا...

فکر مت کرؤ..... میں خود بات کرتا ہوں ان سے" شہریار صرف دعا کی خاطر عمیر چوہدری سے خود بات کرنے کے لیے تیار ہو گیا تھا.... شہریار نے دعا کے پاس فرش پر بیٹھے بیٹھے اس کا ہاتھ پکڑ دلاسہ وہمت دیتے ہوئے کہا.... تو دعا بے رخی سے اس کا ہاتھ جھٹک: "اب یہ کون سہ نیا کھیل ہے تمھارا؟؟؟؟.... میں نے وعدہ کیا تھا ناں... میں دے دوں گی تمھیں میموری کارڈ.... پھر یہ سب کیوں؟؟؟... میرے بھائی نے تمھارا کیا بیگاڑا ہے ظالم؟؟؟..." وہ روتے ہوئے شہریار کو سخت نفرت بھری نگاہ سے تکتے ہوئے پوچھنے لگی.....

جنید کو ایک ضروری کام آگیا تھا جس وجہ سے وہ اور کنول دعا کی والدہ سے میموری کارڈ لینے لاھور نہ جا سکے..... شاھزین بھی صبح ہی نیوز کور کرنے گھر سے نیکل گیا تھا.... جب دعا کو اس کی والدہ کا فون آیا تو وہ راستے میں تھی.... انھوں نے بتایا کے صبح سے اس کا چھوٹا بھائی لاپتا ہے..... دعا کا یہ سنتے ہی ذھن شہریار آفندی پر گیا تھا.... اسے یقین تھا کے یہ گھٹیا حرکت صرف شہریار آفندی کر سکتا ہے میموری کارڈ حاصل کرنے کے لیے.........

ظالم ؟؟؟" دعا کا کہا لفظ نشتر سے زیادہ دلخراش معلوم ہو رہا تھا شہریار کو"...... اس نے دعا کا کہا آخری لفظ دوہرا کر۔۔۔۔۔۔ اپنے لبوں کو سختی سے بھینچ لیا ....

دنیا کچھ بھی کہے مجھے.... کبھی فرق نہیں پڑا....پر تم برا کہتی ہو تو لگتا ہے" سینہ چھلنی ہو گیا.."وہ دعا کے وجود کو گہری نظروں سے تکتے ہوئے خودی ہمکلام ہوا........

"اٹھو...."شہریار نے دعا کا ہاتھ پکڑ اسے اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا

"عمیر چوہدری سے کہو.... شہریار آفندی خود آ رہا ہے بات کرنے"شہریار نے پر وقار انداز میں اپنی سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا"چلو میرے ساتھ"دعا کا ہاتھ پکڑ وہ اسے چوہدری کے گھر لے پہنچا تھا...."میں تم سے کتنی بار کہوں....مجھے تمھارے ساتھ کہیں نہیں جانا..... تمھیں سنائی نہیں دیتا کیا؟؟؟؟"دعا پورے راستے احتجاج کرتی ہوئی آئی تھی پر شہریار اس احتجاج کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے زبردستی اسے اپنے ساتھ لے آیا تھا....

میری بات کان کھول کر تحمل سے سنو‘‘شہریار نے کار روکنے کے بعد دعا’’ کی گردن اپنے ہاتھ سے پکڑ اس کا خوبصورت چہرہ اپنی سمت موڑ۔۔۔

اپنا چہرہ اس کے چہرے کے نزدیک لا کر دیکھے لہجے میں سمجھانے والے انداز میں کہا: ’’اندر جا کر بس خاموش رہنا..... چاہے میں کچھ بھی بولوں..... یا کچھ بھی کرؤں...... تمھیں میں کبھی یہاں نہ لاتا اگر یہ ثابت نہ کرنا ہوتا کے میں دنیا کے لیے چاہے کتنا ظالم صحیح..... تمھارے لیے نہیں ہوں.... کم از کم اتنا یقین رکھو مجھ پر‘‘شہریار کی آنکھوں کی سچائی و محبت دعا کے پورے وجود کو لرزا گی.....

شہریار اپنے گارڈز کے ساتھ پر وقار اعتماد کے ساتھ دعا کو لے کر چوہدری کے بنگلے میں داخل ہوا۔۔۔دعا نے پرس سے ٹیشو نکالنے کے بہانے اپنے پرس میں رکھا ہوا ہائیڈن کیمرہ اون کر لیا۔۔مانا خوف کے مارے جان نکل رہی تھی مگر صحافی تھی ثابت تو کرنا ہی تھا۔۔ثبوت حاصل کرنے کا یہ سنہرا موقع تھا۔۔پر ایک طرف یہ سوچ جان نکل رہی تھی کے حمزہ ان ظالموں کے چنگل میں پھنسا ہے۔۔اگر ویڈیو بناتی پکڑی گئی تو جان کے لالے پڑ جائیں گے

شہریار صاحب آپ؟؟" محسن چوہدری اسے دیکھ کر حیرت سے بولا"
۔۔اسے خبر نہ تھی شہریار آفندی کے آنے کی۔۔

ہاں میں" شہریار بھرم سے گویا ہوا۔۔۔"

یہ تو وہ رپورٹر ہے ناں ؟؟" محسن نے اگلے ہی لمحے دعا کو دیکھ شہریار سے مخاطب ہو کر پیشانی پر بل ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔۔ "مس دعا رائٹ ؟؟" وہ ذہن پر زور ڈالتے ہوئے دعا کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

ہاں یہ مس دعا ہیں" محسن کا دعا کی جانب بڑھا ہوا ہاتھ شہریار نے تھام لیا" ۔۔ جس پر ایک پر اسرار مسکراہٹ محسن کے لبوں کو چھو گئی۔۔۔۔

او۔۔۔۔ دیکھو تو صحیح بڑے بڑے لوگ آئیں ہیں خود چل کر ہمارے پاس" عمیر چوہدری گارڈن میں چلتا ہوا آیا تو شہریار کو دیکھ خوشامد کرتے ہوئے بولا۔۔۔

کام کی بات کریں" شہریار پاس رکھی چیئر پر بیٹھتے ہوئے بے نیازی سے" گویا ہوا دعا اس کے گارڈز کے ساتھ پیچھے کھڑی تھی۔۔ دعا ان دونوں

چوہدری بھائیوں کی شخصیت کے متعلق کافی انفارمیشن رکھتی تھی۔۔۔کچھ دنوں قبل ہی ان بھائیوں کے خلاف کچی بستی والوں نے احتجاج کیا تھا جس کی نیوز دعا نے ہی کور کی تھی۔۔۔

"ان بھائیوں نے حمزہ کو اغوا کیا ہے صباء کے میموری کارڈ کی خاطر۔۔ان کا اس میموری کارڈ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے بھلا؟؟" دعا ابھی انہی سوچوں میں گم تھی کہ شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ کر اپنی برابر والی کرسی پر بٹھایا تھا۔۔

"پہلے یہ بتائیں شہریار صاحب کیا لینا پسند کریں گے آپ؟؟۔۔پہلی بار آئیں ہیں آپ ہمارے اس غریب خانے میں۔۔۔ٹھنڈا یا گرم۔۔۔شراب یا شباب۔۔۔خاطر مدارت کا تو موقع دیں کام کی باتیں تو ہوتی رہیں گی۔۔تو

کہیں "عمیر چوہدری سامنے چیئر پر بیٹھے ہوئے دعا پر حوس بھری نظریں ڈالتا ہوا شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا۔۔۔

اس کی حوس بھری نظریں دیکھ شہریار کا خون کھول اٹھا۔۔۔البتہ دعا کا خون خشک ہوئے جا رہا تھا ہر گزرتے لمحے کے ساتھ۔۔۔دعا نے محسوس کیا کہ وہ درندوں کے بیچ پھنسی ہوئی ہے۔۔ لیکن وہ مجبور تھی ان درندوں کے چنگلوں سے اپنا چھوٹا بھائی بھی تو آزاد کرانا تھا اس نے۔۔۔

میں اپنی ہونے والی وائف کے ساتھ آیا ہوں۔۔اس لیے صرف کام کی" بات کریں تو بہتر رہے گا" شہریار اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے چہرے پر بغیر کوئی تاثر لائے دعا کا ہاتھ ان بھائیوں کے سامنے پکڑتے ہوئے سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

اس نے دعا کو اپنی ہونے والی وائف کہہ کر تعارف کروایا تو دعا پھٹی پھٹی نظروں سے شہریار کو تکنے لگی۔۔۔جب کہ وہ دونوں اس کی مفاہمانہ گفتگو سمجھ چکے تھے۔۔

او بھابھی جی "عمیر چوہدری گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے مصنوعی" مسکراہٹ اپنے چہرے پر سجائے دعا کو دیکھ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولا

۔۔۔

بھابھی "کا لفظ سن دعا کو بری طرح دھانس لگ گئی تھی۔۔۔شہریار نے فورا" اسے پانی سے بھرا گلاس ہاتھ میں پکڑا دیا "ٹھیک ہو؟؟؟" وہ دعا کی کمر پر ہلکے سے تھپتھپاتے ہوئے پریشان ہو کر پوچھنے لگا۔۔دعا کے ہاتھ بری طرح کانپ رہے تھے۔۔۔پانی کا گلاس لبوں سے لگانے کے باوجود تھوڑا پانی منہ میں اور زیادہ کپڑوں پر گر رہا تھا۔۔دھانس تو رک گئی تھی پر دعا کا کپکپانا نہیں

رک رہا تھا۔۔۔ شہریا نے یہ دیکھ گلاس پر اپنا ہاتھ لگایا تھا"اب پیو" وہ نرمی سے دعا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہنے لگا۔۔ شہریار جیسے گینگسٹر کا یہ روپ پہلی بار ان دونوں بھائیوں نے دیکھا تھا۔۔ان دونوں کو محسوس ہو گیا تھا کے اس نیوز رپورٹر کو لے کر شہریار آفندی کافی سیریس ہے۔۔ پہلی بار انہیں شہریار کی بھی کوئی کمزور نظر آئی جسے دیکھ وہ دونوں ہی مکاریت آنکھوں میں لئے مسکرانے لگے۔۔۔

ٹھیک ہو؟؟"شہریار نے نرمی سے پوچھا تو دعا نے اثبات میں سر ہلا" دیا۔۔ شہریار نے دعا کا بچا ہوا پانی دیکھا ساتھ ساتھ اسے گلاس پر دعا کی لپ۔اسٹک کا نشان بھی نظر آیا۔۔ دل مچل اٹھا۔۔۔ بغیر کسی کی پرواہ کیے اس نے دعا کے لبوں سے لگی ہوئی سائٹ کو اپنے لبوں سے لگا کر بچا ہوا سارا پانی پی لیا۔۔ پانی شیرنی سے بھی زیادہ میٹھا معلوم ہو رہا تھا۔۔۔ ایسا مزا جو کبھی مہنگی

سے مہنگی شراب میں نہ آیا وہ سرور اس کے لبوں کے جھوٹے پانی میں ملا تھا اسے۔۔۔ ہلکی سی مسکراہٹ بکھر آئی تھی شہریار کے لبوں پر۔۔۔

شہریار کا یہ روپ ان دونوں بھائیوں کو چونکا گیا تھا۔۔ان کے نزدیک دعا ایک دو کوڑی کی رپورٹر تھی فقط۔۔۔۔۔ شہریار آفندی جیسا بڑا گینگسٹر امیر و کبیر لڑکا اس جیسی دو کوڑی کی لڑکی کا جھوٹا پانی پی کر مسکرا رہا ہے یہ بات ان سے ہضم نہیں ہو پا رہی تھی۔۔

میں یہاں اپنا سالا لینے آیا ہوں" شہریار نے گلاس ٹیبل پر رکھا اور ان" دونوں بھائیوں کو دیکھ رعب دار آواز میں گویا ہوا۔۔۔

پر وہ میموری کارڈ؟؟"عمیر چوہدری سیدھے بیٹھتے ہوئے بولا"

دیکھو میں کوئی لڑائی نہیں چاہتا۔۔جب معاملات باتوں سے حل کیے جا" سکتے ہیں تو ہتھیار کیوں نیکالنا۔۔میرا سالا مجھے دو۔۔ورنہ اور راستے آتے ہیں مجھے لینے کے "شہریار نے دھمکی آمیز لہجے میں کہہ کر چیئر سے ٹیک لگایا تھا ۔۔اس کے کہتے ہی اس کے گارڈز نے ان بھائیوں پر اپنی گنیں تان دیں تھیں۔۔۔

وہ دونوں بھائی حقاء بقاء نگاہوں سے اپنے ارد گرد کھڑے شہریار کے گارڈز کو گن تا نادیکھنے لگے۔۔دعا یہ سب اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی مارے خوف اور وحشت کے اس کی جان نکلے جا رہی تھی۔۔

شہریار اپنے گارڈز سے بولو گا نیں یچے کریں" محسن کا خون خشک ہو گیا تھا" ایک ہی لمحے میں۔۔اس کے منتی انداز میں کہتے ہی شہریار نے آنکھوں کے اشارے سے گنیں نیچے کروادیں تھیں۔۔۔

تم ہمیں ہمارے ہی گھر میں بیٹھ کر دھمکا رہے ہو؟؟"عمیر چوہدری غصے "
سے دھاڑتے ہوئے کھڑا ہوا۔۔

تم سمجھے نہیں۔۔۔۔میں تو تمہیں ٹیلر دیکھا رہا تھا۔۔اگر انکار کیا تو آگے کی "
فلم کیا ہو گی یہ سمجھانے کے لیے"شہریار مفاہمانہ انداز میں وارننگ دینے لگا
۔۔ان دونوں بھائیوں کے گارڈز بھی دوڑے چلے آئے تھے یہ ساری
کاروائی دیکھ۔۔۔معاملہ اب دونوں فریقین کی طرف سے گرمہ گیا تھا۔۔

کول ڈاؤن گائز۔۔۔مجھے پتا تھا ایکشن فلم کا لائف منظر دیکھنے کو ملے گا مجھے "
یہاں"شہریار کا سیکرٹری اچانک سے نمودار ہوا تھا دونوں فریقین کے
درمیان۔۔۔وہ شہریار کے گرم مزاج سے اچھی طرح واقفیت رکھتا تھا اسی
لئے بن بلائے آن پہنچا تھا۔۔وہ ٹھیک وقت پر پہنچ جانے پر ایک گہری سانس

بھرتے ہوئے "شکر ابھی معاملا زیادہ بگڑا نہیں ہے" کہہ کر شہریار کو دیکھنے لگا۔۔البتہ شہریار نے اس کی بات سن کر ترچی نگاہ سے اسے گھورا۔۔

"یہ لیں میموری کارڈ۔۔جو آپ لوگوں کو چاہیے تھا۔۔اب معاملہ رفع دفع کرتے ہیں۔۔اب آپ لوگ بچہ دیں وعدے کے مطابق" وہ میموری کارڈ پلاسٹک کی تھیلی میں سے نکال کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے گویا ہوا۔۔

دعا حیران نظروں سے میموری کارڈ کو دیکھنے لگی "یہ کارڈ شہریار کے سیکرٹری کے پاس کہاں سے آیا؟؟"

"ہم کیسے یقین کرلیں یہ صباء کا ہی میموری کارڈ ہے" محسن نے تیمور چڑھائے میموری کارڈ ہاتھ میں لے کر تفتیشی انداز میں پوچھا۔۔

اس کارڈ میں ویڈیو دیکھنے کے بعد آپ کو میری بات پر یقین آجائے گا"
"سیکرٹری نے اطمینان بخش جواب دیا۔۔۔

کچھ منٹوں بعد ہی وہ ویڈیو لیپ ٹاپ پر چلائی گئی۔۔"یقین آیا میری بات پر
؟؟"سیکرٹری نے ان دونوں بھائیوں سے ویڈیو دیکھنے کے بعد پوچھا۔۔

ٹھیک ہے لیکن یہ کارڈ ہمارے پاس ہی رہے گا۔۔پہلے ہم اچھی طرح"
ساری ویڈیوز دیکھیں گے اس کی"عمیر چوہدری شہریار سے مخاطب ہو کر
بولا۔۔

آپ کا وعدہ کارڈ کے بدلے بچہ دینے کا تھا اب اپنا وعدہ نبھائیں۔۔"شہریار"
کا سیکرٹری نرمی سے بولنے لگا۔۔

ٹھیک ہے" محسن چوہدری نے کہا اور حمزہ کو شہریار کے حوالے کر دیا۔۔ دعا" نے فوراً اپنے بھائی کو دیکھ خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے اسے کھڑے ہو کر گلے لگا یا۔۔

گاڑی میں واپسی پر دعا شہریار کو احسانمند نظروں سے دیکھنے لگی۔۔ جو کار ڈرائیف کر رہا تھا۔۔ پیچھے سیٹ پر شہریار کا سیکرٹری بیٹھا ہوا تھا۔۔ دعا کے بھائی کو واپس لاہور بھجوا دیا تھا شہریار نے اپنے بندوں کے ساتھ۔۔ دعا کے کہنے پر کیونکہ دعا نہیں چاہتی تھی کہ اس کی ماں کو اس معاملے کی ذرا بھی بھنک لگے۔۔۔ اس نے اپنے بھائی کو بھی سخت تاکید کی تھی کہ ایمن بیگم کو کچھ نہ بتائے۔۔ اور یہ بہانہ بنائے کہ وہ کھو گیا تھا اور شہریار آفریدی کا بندہ اسے گھر تک لے آیا۔۔

دعا کافی پر سکون محسوس کر رہی تھی وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی کہ شہر یار اس کی اور اس کے گھر والوں کی ان چودھری بھائیوں سے حفاظت کر رہا ہے۔۔"اچھا ہوا آپ وقت پر آ گئے ورنہ میں امیجن بھی نہیں کر پا رہی۔۔۔کہ کیا ہو جاتا آج" دعا اپنا چہرہ پیچھے موڑ سیکرٹری سے احسان مند لہجے میں گویا ہوئی۔۔شہر یار نے اس کا بدلہ بدلہ رویہ محسوس کیا تو زیر لب مسکرانے لگا

" میں کیسے نہیں آتا میم۔۔۔کیا میں شہر یار سر کو نہیں جانتا" پھر اس نے نہایت دبی آواز میں دعا کے کان کے قریب آ کر کہا"ان کا دماغ بہت گرم ہے۔۔آخر گینگسٹر جو ٹھہرے۔۔مار دو یا مر جاؤ اس کے علاوہ کوئی دوسری بات نہیں۔۔۔اس لئے تو ان کے ڈیڈ نے مجھ جیسے عقلمند اور ٹھنڈے مزاج آدمی کو ان کا سیکرٹری بنایا ہے۔۔"اس نے اپنی شان میں خود ہی قصیدے پڑھتے ہوئے کہا

عقلمند اور تم ؟؟" شہریار اس کی بات سن طنز کرے بغیر نہ رہ سکا۔۔"

کچھ بھی کہو تم سے تو زیادہ ہی عقل رکھتے ہیں۔۔ تم نے تو سارا معاملہ بگاڑ دیا" تھا ورنہ " دعا اسے گھورتے ہوئے دیکھ منہ بسور بولی۔۔۔ وہ اب دوستانہ ماحول میں بات کر رہی تھی یہ دیکھ شہریار کے لبوں کو پراسرار مسکراہٹ چھو گئی۔۔۔

اچھا وہ میموری کارڈ کہاں سے آیا اچانک تمہارے پاس؟؟؟" دعا اصل میں" دوستانہ ماحول بنا کر باتیں او گل وا رہی تھی شہریار کے سیکرٹری سے۔۔اور شہریار یہ بات سمجھ چکا تھا۔۔ دعا نے باتوں میں لگا کر اپنے موبائل کا ریکارڈر آن کر لیا تھا۔۔ مزے کی بات یہ تھی کہ شہریار یہ بھی دیکھ۔۔۔۔ بس زیرے لب مسکرائے جا رہا تھا۔۔۔

"او۔۔۔تو سیکسی لیڈی اپنی صحافی ہونے کی فل فارم میں چل رہی ہیں ۔۔ یہ بیوقوف دعا کو انڈر اسٹیمیٹ کر رہا ہے" شہریار گاڑی چلاتے ہوئے اپنے سیکریٹری کو مرر میں دیکھ آنکھوں کے اشارے سے چپ کرآنے لگا۔۔۔وہ چاہتا تھا کہ دعا کو خبر بھی نہ ہو اور اس کا سیکرٹری محتاط بھی ہو جائے۔۔۔ مگر وہ ٹھہرا کم عقل سمجھ ہی نہ سکا شہریار کے اشاروں کو۔۔۔

"وہ میموری کارڈ نقلی تھا۔۔اس میں، میں نے خود مس صباء کی کچھ ویڈیوز دلوائیں اور اکران چوہدری بھائیوں کو پکڑا دیا۔۔ میں جانتا تھا کہ وہ مس صباء کے نیچر سے واقف نہیں۔۔ مس صبا اکثر نیٹ پر اپنے بلاک بنا کر ڈالتی رہتی تھیں۔۔۔انہی میں سے دس بارہ ویڈیوز جو انہوں نے آفس میں بیٹھ کر فائلز پڑھتے ہوئے بنائی تھیں۔۔ وہ میں نے میموری کارڈ میں ڈال دیں" سیکرٹری اپنا سینہ چوڑا کر فخر سے بولا البتہ شہریار اس کی بیوقوفی پر دانت پیس رہا تھا۔۔

تو انہیں تو پتا چل جائے گا کہ وہ ان کا مطلوبہ میموری کارڈ نہیں ہے جو انہیں چاہیے تھا" دعا پریشان ہو کر

میموری کارڈ میں کیا تھا یہ تو سوائے اس پولیس والے کے کوئی نہیں جانتا" ۔۔اسی بات کا تو فائدہ اٹھایا ہے میں نے" وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

ویسے دعا میموری کارڈ کہاں ہے ؟؟؟۔۔جب تک وہ تمہارے پاس ہے تم" محفوظ نہیں ہو۔۔۔ تم جلد سے جلد اسے میرے حوالے کرو۔۔ورنہ "لہجہ برف کی طرح ٹھنڈا تھا شہریار کا۔۔اس کی دھمکی سن دعا فوراً بول پڑی۔۔۔

دھمکی مت دو۔۔۔ کہاناں مجھے مل نہیں رہا۔۔ میں اپنا پرس رکھ کر بھول" گئی ہوں جیسے ہی ملے گا تمہیں دے دوں گی" دعا نے نہایت بیچارگی والا چہرہ بنائے اسے اعتماد میں لینا چاہا۔۔

نہیں مل رہا تو مجھے موقع دو۔۔۔ میں خود ڈھونڈ کر نکال لوں گا" شہریار" اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے۔۔۔۔ لہجے میں نرمی لیے آفر کرنے لگا۔۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں پڑے گی میں کل تک تمہارے ہاتھ میں خود لا" کے دے دوں گی" شہریار کی مشکوک نگاہیں اسے ڈرا گئی تھیں مگر وہ مضبوط لہجے میں بولی۔۔

وہ دعا کو چینل لے آیا تھا۔۔ شکریہ ادا کرتے ہوئے کار سے اترنے لگی کہ شہریار نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے موبائل چھین لیا۔۔ کیونکہ ذہنی طور پر وہ حملے کے لیے تیار نہ تھی تو اپنا سیل اس سے بچا نہ سکی۔۔۔

ھمممم۔۔۔ باتوں کے جال میں پھنسا کر ریکارڈنگ کرنا تو کوئی آپ سے سیکھے "اس کی بات سن کر دعا کا خون خشک ہو گیا تھا مارے خوف کے ۔۔ چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا تھا ایک ہی لمحے میں۔۔۔ اسے لگا۔۔۔۔ شہریار ہائیٹ کیمرے کے متعلق بھی جانتا ہے۔۔

وہ۔۔۔۔و۔۔۔۔۔۔وو۔ "زبان ساتھ چھوڑ گئی تھی مارے خوف کے "۔۔م۔می۔۔میں۔۔تو۔۔ب۔۔بس "وہ پوری جان سے کانپ کر رہ گئی تھی۔۔ دعا کی آنکھوں کا خوف اب شہریار کو مزہ دینے لگا تھا۔۔

جتنا تم مجھے بے وقوف سمجھتی ہو اتنا میں ہوں نہیں۔۔۔بس یہی سمجھانے"

کے لیے سیل لیا میں نے تمہارا "اس نے دعا کو مسکراتے ہوئے دیکھ

ریکارڈنگ اس کے سامنے ہی ڈیلیٹ کر دی۔۔وہ ہلکا سا دعا کی جانب جھکا تو دعا

مارے خوف کے کار کے دروازے سے جا لگی۔۔اس کا سیکریٹری خاموش

تماشائی بنا ہوا تھا۔۔جب اس نے شہریار کے منہ سے ریکارڈنگ کا سنا تو اسے

سانپ سونگ گیا۔۔اب جا کر اسے شہریار کے کیے ہوئے اشارے سمجھ

آرہے تھے۔۔جس پر اب اس کا دل سر پیٹنے کو چاہ رہا تھا۔۔کیونکہ دعا کے

بعد اگلی باری اسی کی تھی۔۔

زاہد خدا کو یاد کر لو۔۔کیونکہ آج شہریار سر تمھیں نہیں چھوڑنے والے"

"اس نے خود ی سے کلام کیا۔۔۔اپنے ہاتھ سے اپنی گردن کاٹنے کا اشارہ

کرتے ہوئے دو تین لمحوں کے لیے زبان منہ سے باہر لٹکالی تھی۔۔جیسے کتا

ہاپتے ہوئے منہ سے باہر لٹکاتا ہے۔۔۔

جاؤ کل ملتے ہیں وعدہ یادرکھنا اپنا" شہر یار نے قریب آکر دعا کی آنکھوں میں" جھانکتے ہوئے صرف کار کا دروازہ کھولا اور مسکراتے ہوئے اس کا کیا وعدہ یاد دلایا۔۔وہ حیران تھی شہر یار کی اس پراسرار مسکراہٹ پر۔۔دعا سمجھنے سے قاصر تھی کہ آخر اس کے ذہن میں چل کیا رہا ہے۔۔اس جیسا گینگسٹر کیوں اس کے ساتھ اتنی نرمی برتھ رہا ہے۔۔۔

دعا آفس کے کمرے میں تھکی ہوئی داخل ہوئی تھی۔۔کہ شاھزین اسے دیکھ چیئر سے کھڑا ہوا۔۔"کہاں تھی صبح سے ؟؟۔۔۔جانتی ہو کتنا پریشان ہو گیا تھا میں۔۔اوپر سے میرا سیل چائے میں گر جانے کی وجہ سے بند ہو گیا ہے ۔۔سوچا یہاں آکر حماد کے فون سے بات کرلوں گا پر وہ بھی نہ جانے کہاں غائب ہے" شاھزین ابھی بول ہی رہا تھا کہ حماد آفس میں داخل ہوا۔۔۔اس کے چہرے پر پسینہ چمک رہے تھا۔۔

اس پر پہلی نظر شاہزین کی پڑی: "کیا ہوا؟؟" اس نے دعا کے پیچھے کھڑے حماد کو دیکھ پریشان ہو کر استفسار کیا۔۔ دعا فوراً پیچھے مڑی۔۔ "سب خیریت ہے؟؟" وہ بھی فکر مند ہو کر پوچھنے لگی۔۔

تم دونوں جلدی میرے ساتھ آؤ۔۔۔ مجھے کچھ دیکھانا ہے" وہ نہایت " رازداری آواز میں گویا ہوا۔۔ اس نے اپنے لیپ ٹاپ پر جب ویڈیو دکھائی تو دعا اور شاہزین بری طرح چونکے تھے۔۔ ان دونوں کی بھی پسینے چھوٹے تھے اس ویڈیو کو دیکھ۔۔۔

یا خدا!!! انہوں نے صباء کو مار ڈالا" دعا منہ پر ہاتھ رکھ کر نہایت رنجیدہ ہو" کر بولی

وہ ویڈیو دراصل اس میموری کارڈ سے ملی تھی جو دعا کے پرس میں ایک پولیس والا ڈال گیا تھا۔۔حماد لاہور گیا ہوا تھا۔۔۔

وہ میموری کارڈ دعا کی والدہ سے لانے میں کامیاب ہوا۔ تھا۔

اس نے راستے میں ہی یہ ویڈیو دیکھ لی تھی

دعا تمہارا بھائی صبح سے لاپتہ ہے تمہاری والدہ بہت پریشان ہیں "حماد ویڈیو دیکھنے کے بعد بوکھلا سا گیا تھا لیکن جب تینوں ویڈیو دیکھ کر سر پکڑ کر بیٹھے تو حماد کو یہ بات یاد آئی۔۔جسے سن شاہزین مزید پریشان ہوا "؟ کیا؟؟؟۔۔دعا "کا بھائی لاپتہ ہے ؟؟

نہیں اب مل گیا ہے فکر مت کرو "دعا دونوں کو پریشان ہوتا دیکھ فوراً بولی "

چلو رباب میم کو چل کر دکھاتے ہیں" دعا کے ذہن میں خیال آیا تھا رباب "کو یہ ویڈیو دکھانے کا۔۔۔جو اس چینل کی چیف تھی۔۔۔حماد اور شاہزین نے اس کی بات سے اتفاق کیا۔۔۔ان کے نزدیک یہ ویڈیو کافی تھی آصف کو بے گناہ ثابت کرنے اور صباء کے اصل ملزمان کو جیل کی سلاخوں تک پہنچانے کے لیے۔۔۔رباب نہایت پُر وقار اور نرم دل خاتون تھیں انھیں یقین تھا وہ یہ ویڈیو دیکھتے ہی اسے نیوز چینل پر چلانے کا آرڈر جاری کر دیں گئی۔۔۔وہ تینوں اٹھ کر جانے ہی لگے تھے میموری کارڈ لے کر کہ "تم نے اس کی کاپی سیف کی؟؟" دعا حماد سے آ ئبر واچکا کر پوچھنے لگی

نہیں تو" دعا کے گمان کے مطابق ہی جواب دیا تھا اس نے۔۔"

کیا کرتے ہو؟؟۔۔اتنا اہم کام تم نے نہیں کیا ابھی تک "دعا ذرا ابھڑک کر" بولی۔۔

سوری دماغ میں نہیں آیا میرے "کہہ کر اس نے پہلے ویڈیو کی ایک کاپی" اپنے پاس سیف کی۔۔۔

وہ تینوں تیزی سے قدم بڑھاتے ہوئے رباب کے آفس میں جا پہنچے
۔۔رباب کی بھی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد۔۔

وہ تینوں تیزی سے چلتے ہوئے رباب کے آفس آئے۔۔۔رباب کی بھی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں اس ویڈیو کو دیکھنے کے بعد۔۔۔

بنا (vlog_ ویڈیو }اس ویڈیو میں صباء معمول کے مطابق اپنا (ولوگ رہی تھی۔۔ شام کی چائے پیتے ہوئے۔۔۔ لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ کر.... وہ اکیلی تھی گھر میں... اس نے اپنا سیل سامنے خوبصورت سے شوپیز کے شیل میں فیٹ کیا ہوا تھا۔۔ اچانک بیل رنگ ہوئی تو وہ گیٹ کھولنے چلی گئی ۔۔۔ جب واپس آئی تو دونوں چوہدری بھائی ساتھ آئے تھے اس کے ۔۔۔۔ صبانے آپچان کر ویڈیو ریکارڈنگ آون رہنے دی۔۔۔۔ "صبا میڈم ہم آپ کی بہت عزت کرتے ہیں۔۔ آپ پلیز ہمیں زمین لینے دیں ۔۔۔ کیوں بلاوجہ ان غریبوں کی خاطر آپ ہم سے لڑ رہی ہیں۔۔۔۔ " محسن چوہدری نہایت نرم لہجے میں صباء سے کہنے لگا۔۔

تم لوگ ناجائز قبضہ کر رہے ہو ان غریبوں کی بستی پر جو میں نہیں ہونے " دوں گی " صبانے دوٹوک انداز میں محسن کو دیکھ کہا۔۔۔ اس کا عزم پکا تھا کہ وہ چوہدری بھائیوں کو مظلوم غریبوں کی زمین نہیں ھڑپنے دے گی چاہے

کچھ بھی ہو جائے تینوں میں کافی دیر بحث ہوئی۔۔۔آخر میں صبا یہ کہتے ہوئے اٹھی: "تم لوگ کچھ بھی کر لو۔۔۔جب تک میں زندہ ہوں۔۔۔وہ زمین تم لوگ نہیں ہڑپ سکتے" عمیر چوہدری یہ سنتے ہی غصے سے بھڑک اٹھا۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو یہی صحیح۔۔۔کیونکہ زمین تو ہم لے کر رہیں گے" کہتے ہوئے وہ کھڑا ہوا اور صباء کی جانب اپنے شیطانی عزائم لیے بڑھا۔۔۔وہ دونوں بھائی اسے مارنے کے ارادے سے ہی آئے تھے ۔۔۔ عمیر چوہدری نے اپنی پوری طاقت لگاتے ہوئے اس نازک جان لڑکی کا گلا گھونٹ دیا۔۔وہ خود کو اس حملے سے بچا نہ سکی جب وہ مر گئی تو ان بھائیوں نے اسے خودکشی کا رنگ دے دیا اس کے گلے میں رسی ڈال کر پنکھے سے اس کی لاش لٹکا دی} یہ پوری ویڈیو جب رباب نے دیکھی تو وہ بھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھ دو تین لمحوں کے لئے شاکٹ ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

"کہاں سے ملی تمھیں یہ ویڈیو؟؟؟"رباب نے دیکھتے ہی حیرت سے سوال کیا۔۔

شاہ زین نے بتایا کہ دعا کے پرس میں کسی پولیس والے نے صباء کا میموری کارڈ ڈال دیا تھا بس یہ ویڈیو اسی میں سے ملی۔۔۔۔۔۔

"اچھا پانچ منٹ دو مجھے"یہ کہہ کر رباب اپنا سیل ہاتھ میں لے کر آفس سے باہر جا کر کسی سے بات کرنے لگی۔۔۔

واپس آکر رباب اپنی کرسی پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے"تم لوگوں کے پاس اس کی کوئی کاپی ہے؟؟؟"رباب نے تینوں کو دیکھ کر تجسس سے پوچھا۔۔۔

حماد ہاں کرنا ہی والا تھا کہ دعا فوراً بول پڑی: "نہیں میم۔۔۔ کوئی کاپی نہیں" دعا کے جھوٹ کہنے پر حماد اور شاہزین اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔۔

"اٹس گڈ" رباب کے چہرے پر پر سرار مسکراہٹ دوڑی تھی۔۔اس نے منہ سے الفاظ ادا کرتے ہی ان تینوں کے سامنے ہی ڈلیٹ کا بٹن دبا دیا۔۔۔یہ دیکھ تینوں بری طرح چونکے۔۔۔

"یہ کیا، کیا ہیں م ؟؟؟" شاہزین پریشان ہو کر رباب کو دیکھ بولا۔۔۔

"چھوڑ دو۔۔۔ کچھ خاص نہیں تھی۔۔۔اور بے فکر ہو جاؤ اپنے فیوچر کو لے کر۔۔ تم تینوں کو بہت جلد اینکر بننے کا موقع ملنے والا ہے۔۔۔ اپنا ایک الگ شو ۔۔۔اس کی تیاری کرو ان فالتو چیزوں میں اپنا وقت ضائع مت کرو ۔۔۔ ٹھیک ہے" رباب آرام سے کرسی سے ٹیک لگا کر مسکرانے لگی مانو کچھ

ہوا ہی نہ ہو جب کہ وہ تینوں اس کا یہ روپ دیکھ بری طرح ہل گئے تھے

۔۔۔۔

"آپ نے ویڈیو ڈیلیٹ کر دی اور ایسا ظاہر کر رہی ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ۔۔۔ یہ ثبوت کافی تھا صباء کے اصل قاتلوں کو جیل تک پہنچانے اور آصف بیچارے کو مظلوم ثابت کرنے اور ان غریب بستی والوں کی زمین بچانے کے لیے ۔۔۔ آپ کیسے کر سکتی ہیں ایسا؟؟؟" شاہزین غصے سے پاگل ہوئے جا رہا تھا ۔۔۔ وہ مارے طیش میں رباب پر چیختے ہوئے بولا ۔۔۔ وہ آگے بڑھ رہا تھا رباب کو سبق سکھانے کے لئے ۔۔ مگر حماد اور دعا نے اسے روکا ۔۔

وہ شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا ۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ رباب کا حشر کر ڈالے ۔۔۔ حماد اور دعا بڑی مشکل سے اسے کھینچتے ہوئے آفس سے باہر لے آئے تھے ۔۔

چڑیل کی بچی۔۔ شکل اتنی معصوم اور اندر سے ناگن ہے پوری۔۔۔ ہمیں" شو کی اینکر نگ کا لالچ دے کر بچوں کی طرح بہلا رہی ہے" شاہ زین غصے سے بپھر کر گالیاں دیے جارہا تھا۔۔ حماد اور دعا اسے مسلسل خاموش کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

اچھا ہوا تم نے انہیں ویڈیو کی کاپی کا نہیں بتایا" حماد دعا کو دیکھ شکر ادا کرتے" ہوئے کہنے لگا۔۔۔ دعا کو اس کے کہتے ہی وہ لمحہ یاد آیا جب رباب فون پر بات کرنے باہر گئی تھی۔۔۔ اسی لمحے دعا کو شہریار آفندی کا ایس ایم ایس آیا تھا ۔۔۔ اس میں لکھا تھا دعا کچھ بھی ہو جائے رباب کے حوالے میموری کارڈ مت کرنا۔۔ میں جانتا ہوں سیکسی تم مجھ پر یقین نہیں کرتیں۔۔ پر رباب جیسی دیکھتی ہے وہ ویسی ہے نہیں" دعا نے شاہ زین اور حماد کو نہیں بتایا لیکن اب وہ شہریار پر اعتماد کرنے لگی تھی۔۔۔

آخر وہ صباء کا بھائی ہے وہ بھی تو یہی چاہے گا کہ صباء کے اصل قاتلوں کو سزا" ملے۔۔۔وہ دونوں چوہدری بھائی بہت خطرناک ہیں شہریار صرف ان سے میموری کارڈ بچا کر لینا چاہتا ہے۔۔تاکہ صباء کے ملزمان کو کیفر کردار تک پہنچا سکے۔۔مجھے یہ ویڈیو اسے دے دینی چاہیے۔۔۔مجھے یقین ہے شہریار صباء کو ضرور انصاف دلوائے گا" دعا نے یہ خیال آتے ہی حماد کے لیپ ٹاپ سے ویڈیو اپنے موبائل میں ڈال لی۔۔۔جس کی خبر حماد اور شاہ زین کو نہ ہو سکی

یہ لو" دعا اپنے وعدے کے مطابق میموری کارڈ تو نہیں لا سکی لیکن ویڈیو" لے آئی تھی۔۔۔ویڈیو اس کے سیل میں تھی تو اپنا سیل شہریار کے آگے بڑھاتے ہوئے بولی۔۔وہ بغیر اجازت ہی آفس میں گھسی چلی آئی تھی۔۔

تمہارے یہاں اجازت لینے کا رواج نہیں پایا جاتا کسی کے آفس میں آنے" سے پہلے ؟؟؟؟" وہ اپنا چہرہ دعا کی جانب تھوڑا سا اٹھا کر چھوٹی آنکھیں کرتے ہوئے اسے دیکھ بولا۔۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے تمہارے آفس بار بار آنے کا۔۔یا تمہاری شکل" دیکھنے کا۔۔۔میں کام سے آئی تھی۔۔۔اور رہی اجازت کی بات۔۔۔۔۔تم میری زندگی میں زبردستی گھسے چلے آئے ہو بغیر اجازت کے اور میں تمہارے آفس بھی نہیں آسکتی" دعا نے نیم سے بھی زیادہ کڑوے لہجے میں اسے جواب دے کر اپنا سیل اس کی ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔

اپنا سیل مجھے کیوں دے رہی ہو؟؟؟" شہریار ابرو اچکاتے ہوئے۔۔۔۔"

اس میں ویڈیو ہے جو اس میموری کارڈ میں تھی۔۔اس میموری کارڈ کی" ویڈیو تو رباب نے ڈیلیٹ کر دی۔۔پر شکر ہے میرے پاس ایک کاپی تھی وہ تمہیں دے رہی ہوں۔۔۔۔لو۔۔۔اور پلیز کچھ ایکشن لو ان چوہدری بھائیوں کے خلاف" دعا کو اعتبار تھا شہریار پر۔۔۔وہ پر امید نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے التجا کرنے لگی۔۔

کوئی اور ہوتا تو ذرہ برابر بھی فرق نہیں پڑتا پر وہ دعا تھی جس پر دل و جان سے ہزاروں بار فدا تھا وہ۔۔۔وہ واحد کمزوری تھی اس کی۔۔۔جب اس کی پر امید نظروں کو دیکھا تو فوراً نظر چرالیں اور سیل میں ویڈیو دیکھنے لگا ۔۔۔ویڈیو دیکھنے کے بعد بھی اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں آیا یہ دیکھ دعا

کافی حیران ہوئی۔۔اس نے ویڈیو دیکھتے ہی اگلا سوال جو کیا وہ دعا کو رباب کی یاد دلا گیا: "کوئی اور کاپی ہے تمہارے پاس اس کی؟؟؟؟" دعا نے جب یہ سوال سنا تو فوراً نفی میں گردن ہلا دی "نہیں"۔۔۔بغیر کچھ سوچے۔۔۔

شہریار نے دعا کا جواب سنتے ہی ویڈیو ڈلیٹ کر دی۔۔۔اور بے نیازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سیل واپس ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔دعا یہ دیکھ بری طرح چونکی۔۔۔"یہ کیا، کیا تم نے؟؟؟ you jerk...... تم نے ویڈیو ڈلیٹ کر دی۔۔۔یہ میری آخری امید تھی صباء کے ملزمان کو پکڑوانے کی ۔۔۔تم اس کے بھائی ہو کر ایسا کیسے کر سکتے ہو؟؟؟؟" دعا کی آخری امید توڑ دی تھی شہریار نے۔۔۔رباب کے بعد دعا شہریار کے پاس فورا یہی سوچ کر آئی تھی کہ شہریار ایک گینگسٹر اور پاور فل بزنس مین ہے۔۔۔وہ چاہے تو یہ ویڈیو نیوز پر چلوا کر چوہدری بھائیوں کو سزا دلوا سکتا ہے مگر اس نے بھی رباب والی حرکت کر ڈالی تھی۔۔۔

بھائی۔۔"وہ جتاتے ہوئے"بھائی نہیں ہوں میں اس کا۔۔۔سوتیلی بہن" تھی وہ میری۔۔۔اوپر سے اس نے بھاگ کر شادی کر کے ہمارے خاندان کی عزت کا مذاق بنادیا تھا دنیا کے سامنے۔۔۔وہ تو صرف اپنی عزت بچانے کے لئے ہم نے اس بھاگی ہوئی حرامن کا نکاح دوبارہ دنیا کے سامنے کروایا تا کہ اپنی عزت لوگوں کے سامنے بچا سکیں۔۔۔ہم عزت کی خاطر جان دینے والے لوگ ہیں دعا۔۔اس نے ہماری عزت سے کھیلا تھا وہ بھی کس کے لیے "اس کے لہجے میں حقارت ہی حقارت تھی آصف کے لیے"اس دو کوڑی کے آفس میں کام کرنے والے ورکر کے لیے۔۔۔پوری دنیا کے امیروں و حسین مرد مر گئے تھے جو اس حرامن نے دو کوڑی لڑکے کو چنا

"۔۔۔"بھائی"کا لفظ شہریار کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا۔۔۔وہ مارے طیش کے چیئر سے کھڑا ہو دعا کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔

دعا پوری جان سے کانپ گئی تھی۔۔۔اس کی گرجدار آواز اور غصے سے چیخنے کے سبب۔۔۔۔"دو کوڑی کے آفس ورکر سے محبت کرنا گناہ ہے تمہاری نظر میں ؟؟؟؟۔۔۔اتنا بڑا گناہ کے جان لے لی جائے اس شخص کی۔۔۔اسے (حرامن) جیسا گندا لفظ کہا جائے صرف اس لئے کیونکہ اس کی محبت تمہاری نظر میں ایک دو کوڑی کا لڑکا تھا۔۔۔تو مجھے افسوس ہوتا ہے تمہاری سوچ پر ۔۔۔۔پھر میری نظر میں تم نے محبت کو جانا ہی نہیں شہریار آفریدی" دعا نے نہایت رنجیدہ لہجے میں آنکھوں میں آنسو بھرے کہا۔۔۔۔تو آخری جملہ شہر یار کے دل و دماغ کو ہلا گیا کیونکہ وہ جملہ بولنے والی خود اس کی محبوبہ تھی ۔۔۔دعا تو اپنے اشک صاف کرتے ہوئے سیل اٹھا کر چل دی پر شہریار بت بن کر رہ گیا۔۔۔۔دعا کا دیا طعنہ دل و جان جلا رہا تھا۔۔۔

وہ کیسے کہہ سکتی ہے کہ میں محبت کو نہیں جانتا؟؟؟؟"بس یہی بات وہ بار" بار اپنے ذہن میں کہے جا رہا تھا۔۔

تینوں حماد کے کمرے میں سر پکڑ بیٹھے تھے۔۔تینوں نہایت پریشان تھے سمجھ نہیں پا رہے تھے کہ کس سے مدد لیں اس معاملے میں۔۔۔کون ہے جس پر اس نازک مرحلے میں اعتبار کیا جا سکتا ہے۔۔۔"حماد اپنے دوستوں سے کہو۔۔۔آج کھانا ہمارے ساتھ ہی کھائیں۔۔"حماد کی والدہ کمرے میں آ کر شاہزین اور دعا سے ملنے کے بعد مسکراتے ہوئے مہمان نوازی کرتے ہوئے بولیں۔۔۔حماد ایک متوسط خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔وہ اپنے والد کی طرح پہلے ٹیچر کے پیشے سے وابستہ ہوا۔۔لیکن دل سے صحافی بننا چاہتا تھا اس لئے یہ پیشہ جلد چھوڑ دیا۔۔اس کا ایک چھوٹا بھائی بھی تھا جسے وہ

روزانہ رات میں ٹیوشن پڑھاتا تھا چاھے وہ کام سے کتنا ہی تھکا ہوا کیوں نہ آیا ہو۔۔۔۔

انٹی اس کی کیا ضرورت ھے۔۔۔ ہم جب بھی آتے ہیں آپ کھانا لگوا دیتی ہیں۔۔ پلیز۔۔۔ایسا نہ کرا کریں۔۔۔ ہمیں شرمندگی ہوتی ہے" دعا نے مسکراتے ہوئے اپنی ہچکچاہٹ کا اظہار کیا۔۔۔

ارے بیٹا۔۔۔ تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے روز آتی ہو" وہ دعا کی بات سن مسکراتے ھوئے بول کر چلی گئیں۔۔۔

ایک کام کرتے ہیں۔۔ جنید سے رابطہ کرتے ہیں" شاہزین نے اپنی رائے دی تھی بہت سوچ سمجھ کر۔۔۔

اگر وہ بھی رباب کی طرح دھوکا دے گیا تو؟؟۔۔۔۔پھر کیا کریں گے "ہم؟؟" حماد شاہزین کو دیکھ پریشان ہو کر گویا ہوا۔۔۔رباب کے دھوکہ دینے کے سبب ان تینوں کا سب سے اعتبار اٹھ گیا تھا اب وہ ہر قدم پھونک پھونک کر رکھ رہے تھے۔۔۔

مجھے یقین ہے جنید پر۔۔۔۔ویسے بھی وہ میموری کارڈ کے متعلق جانتا" ہے" شاہزین نے کہا۔۔۔۔دعا نے اس کی رائے سے اتفاق کیا جب کہ حماد کو ذرا سا بھی اعتبار نہیں آرہا تھا۔۔۔

پتا نہیں کیوں یار پر دل نہیں مان رہا۔۔۔ان بڑے چینلوں کے چیفوں پر " اعتبار کرنے کے لئے۔۔۔جب سے رباب میم کا اصل روپ دیکھا ہے میرا تو اعتبار ہی اٹھ گیا ہے۔۔۔ہمیں جنید کی مدد لینے سے پہلے یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ وہ بھی ایک چینل کا چیف ہے۔۔۔مت بھولو کنول کے انٹرویو کا غلط فائدہ

اسی نے اٹھایا تھا۔اوپر سے وہ اس کے باپ کا چینل ہے" حماد نے اپنے ذاتی رائے دی تھی۔۔۔جو دعا اور شاہزین کو مزید پریشان کر گئی تھی۔۔۔

پھر کیا کریں؟؟؟؟۔۔۔ہمیں نہ چاہتے ہوئے بھی ایک بار جنید پر بھروسہ" کر کے دیکھنا پڑے گا" دعا نے دونوں کو دیکھ سمجھایا تھا۔۔۔پھر انہوں نے جنید اور کنول کو بھی وہیں بلا لیا۔۔۔جنید اور کنول ویڈیو دیکھ پوری طرح ھل گئے تھے۔۔۔کنول کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے ویڈیو دیکھتے ہی۔۔۔کیونکہ وہ اس کیس سے سب سے زیادہ اٹیچ تھی۔۔۔"اگر یہ ویڈیو آصف دیکھ لے تو میں کہتی ہوں اس بیچارے کا دل غم سے پھٹ جائے گا ۔۔۔ان ظالموں نے اس بے چارے کی محبت کو کتنی بے دردی سے مار دیا ۔۔۔اللہ۔۔۔اف کیسے کر لیتے ہیں یہ اتنا ظلم۔۔۔۔ان کا ضمیر انہیں ملامت نہیں کرتا۔۔۔ مطلب یار مجھ سے اگر غلطی سے کسی کو ذرا سی چوٹ لگ جائے تو میرا دل بے چین ہو جاتا ہے۔۔۔اور یہ ظالم لوگ صباء کو جان سے مار

کر اتنی سکون بھری زندگی بسر کر رہے ہیں۔۔۔ان کا ضمیر انہیں کیسے جینے

کنول مارے غم و غصے کے" دیتا ہے یار۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آتی یہ بات

روتے ھوئے بول رہی تھی۔۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ان چوہدری

بھائیوں کو پھانسی پر لٹکا دے۔۔۔

صبر کرو۔۔۔انشاءاللہ ہم صباء کو انصاف دلائیں گے۔۔۔ تم دیکھنا۔اچھا"

کرنے والوں کے ساتھ کبھی برا نہیں ہوتا۔۔صباء نے ان مظلوم بستی والوں

کی زمین کی خاطر اپنی جان قربان کر دی۔۔تو دیکھو خدا نے ان ظالموں کو بے

نقاب کر دیا نہ ہمارے سامنے۔۔خدا ہمارے ساتھ ہے تبھی تو یہ ویڈیو ہم

تک پہنچی ہے۔۔۔" جنید نے کنول کو دلاسہ دیتے ہوئے اس کی ہمت بڑھائی

تھی۔۔۔"تم لوگ بے فکر ہو جاؤ۔۔میں اپنے ڈیڈ سے خود بات کرتا ہوں

" جنید نے ان چاروں کو اعتماد میں لیتے ہوئے کہا۔۔ان چاروں نے اس پر اپنا

اعتماد ظاہر کیا اور اسے ویڈیو کے متعلق اپنے ڈیڈ سے بات کرنے دی۔۔۔

جنید نے انہیں لوگوں کے سامنے اپنے ڈیڈ کو ویڈیو کے متعلق ساری معلومات فراہم کی۔۔۔ "تمہارے پاس وہ ویڈیو کہاں سے آئی جنید؟؟؟" کبیر شاہ حیرت سے پوچھنے لگے۔۔

ڈیڈ۔۔۔ وہ ویڈیو میرے دوست حماد کے پاس لیپ ٹاپ میں ہے۔۔اصل میں ایک پولیس والا دعا کے پرس میں صباء کا میموری کارڈ ڈال گیا تھا۔۔اسی میں سے ملی یہ ویڈیو۔۔ڈیڈ مجھے آپ کی مدد چاہیے۔۔۔ میں یہ ویڈیو اپنے چینل پر چلانا چاہتا ہوں۔۔ یقین مانیں زبردست ریٹنگ آئے گی بلکہ میں کہتا ہوں اتنی زبردست کے سارے ریکارڈ ٹوٹ جائیں گے۔۔ کیونکہ نہ تو صباء کوئی عام عورت ہے۔۔اور نہ ہی اس کے ملزمان۔۔ یقین مانیں تہلکہ مچا دے گی یہ ویڈیو" جنید اپنے والد کی ذہنیت سے واقف تھا اس لئے انھیں ان کی ہی زبان میں سمجھا و منا رہا تھا اس ویڈیو کو چینل پر چلانے کی خاطر۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا کل صبح تک حماد سے کہنا کہ میرے آفس ویڈیو لے کر آجائے" "کبیر شاہ صاحب مکاریت آنکھوں میں لئے مسکرانے لگے۔۔۔انہوں نے جنید سے بات ختم ہوتے ہی عمیر چوہدری کو فون ملادیا تھا۔۔

وہ تینوں سب گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے۔۔"دعا بیٹا ۔۔۔۔۔یہ کھاؤ" سمین بیگم دعا کے آگے پراٹے بڑھاتے ہوئے بڑے پیار سے کہنے لگیں۔۔۔

جی انٹی شکریہ "کہتے ہوئے اس نے ایک اٹھالیا۔۔"

شاہزین مسکراء مسکراء کر صرف دعا کو ہی دیکھے جا رہا تھا بغیر کسی سبب کے

۔۔۔اور یہ بات ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے سبھی لوگ محسوس کر رہے تھے

۔۔۔رفیق صاحب کے چہرے پر تو یہ دیکھ مسکراہٹ بکھر آئی تھی۔۔۔

تم بھی کچھ کھالو کیا بیٹھ کر دعا کو گھورے جا رہے ہو" عالیشہ نے اس کے سر"

پر دھپ لگاتے ہوئے ٹوکا تو وہ اپنے حواسوں میں لوٹا۔۔۔

مارا کیوں؟؟؟۔۔۔اللہ نے اتنا بڑا جو منہ دیا ہے وہ صرف چپڑ چپڑ کھانے "

کے لئے ہی نہیں بولنے کے لئے بھی دیا ہے" شاہزین سر مسلتے ہوئے منہ

بسور بولا۔۔۔۔

توخدا نے بھی تمہیں یہ آنکھیں صرف لڑکیاں تاڑنے کے لیے نہیں دیں""""

اس نے مانو اینٹ کا جواب پتھر سے دیا تھا۔۔دعا کے سامنے یہ کہہ کر اسے

شرمندہ کر دیا تھا۔۔عالیشہ طنز کرنے کے بعد واپس ناشتہ کرنے لگی۔۔جبکہ شاہزین کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی۔۔اس نے جوابی کاروائی کی اور اس کے سر پر زور سے پاس رکھا چمچہ اٹھا کر دے مارا۔۔وہ بھی غصے سے تلملا اٹھی۔۔۔چیئر سے کھڑے ہو کر پانی سے بھرا گلاس اس کے سر پر انڈیل دیا ۔۔۔شاہزین کے اچانک ٹھنڈا پانی جسم پر گرنے کے سبب جسم ٹھنڈا جبکہ دماغ بری طرح گرم ہو گیا تھا۔۔۔وہ مارے طیش کے کھڑا ہوا اور دعا کے سامنے پورا پانی سے بھرا جگ عالیشہ پر انڈیل دیا۔۔

چلو جی۔....ٹو من جیری شو شروع۔۔"کہہ کر کنول مسکرائی تھی۔۔۔البتہ" دعا یہ دیکھ چونکی تھی۔۔زندگی اتنی سنجیدہ ہو گئی تھی شاہزین اور اس کی ۔۔۔کہ وہ اب شاہزین کا یہ لڑاکو والا روپ تو بھول ہی گئی تھی۔۔۔جو اتنے مہینوں بعد دیکھنے کو دوبارہ ملا تو وہ چونکی تھی۔۔.

دونوں بہن بھائی چوہے بلی کی طرح پورے گھر میں لڑتے پھر رہے تھے ۔ سمین بیگم انہیں روک روک کے پاگل ہوئے جارہی تھیں ۔۔۔ احساس دلا رہی تھیں کہ تھوڑی شرم ہی کرلو گھر میں مہمان آئی ہوئی ہے ۔۔۔ دادو نے تو ان کی لڑائی دیکھ اپنا سر پیٹا تھا ۔۔۔ "اف ۔۔۔ دنیا بڑی ہو جائے گی سمین ۔۔۔ پر تیرے بچے بڑے نہیں ہوں گے" کہتے ہوئے وہ اٹھ کر چلی گئیں تھیں ۔۔۔ جبکہ رفیق صاحب یہ سب دیکھ کنول کی طرح مسکرا رہے تھے ۔۔ کیونکہ بہت مہینوں بعد شاہ زین آج پرانا والا شاہ زین لگ رہا تھا ۔۔۔ مسکراتا ہوا ۔۔۔ لڑتا ہوا ۔۔۔ پورے گھر میں چیختا ۔۔۔ چلاتا ۔۔۔ شور مچاتا ہوا ۔۔۔

شاہزین آج بہت خوش تھا کیونکہ اس کی نظر میں صباء کے ملزمان بہت جلد پکڑے جانے والے تھے ۔۔ بس چینل پر نیوز چلنے کی دیر تھی ۔۔۔ وہ حماد

کے فون کا انتظار کر رہا تھا کہ وہ کب یہ خوشخبری سنائے کے ویڈیو نیوز چینل پر چل چکی ہے۔۔۔۔

تو رک چڑیل تجھے تو میں بتاتا ہوں" یہ کہہ کر شاہزین نے صوفے پر رکھا " کوشن عالیشہ کے منہ پر زور سے دے مارا تھا۔۔۔ شریف تو وہ بھی نہ تھی اس نے بھی فوراً جوابی کاروائی کر ڈالی تھی۔۔۔ وہ دونوں انھیں مذاق مستیوں میں مگن تھے کہ شاہزین کو کال آئی۔۔۔ "رکو۔۔۔۔ ویٹ کرو پہلے میں کال اٹینڈ کر لوں پھر کنٹینیو کریں گے۔۔۔ او۔کے "اس نے عالیشہ کو دیکھ سنجیدگی سے کہا اور کال ریسیو کی۔۔۔ اس نے نام تک نہ دیکھا تھا یہ گمان کرتے ہوئے کے حماد کی ہی کال ہو گی خوشخبری دینے کے لیے۔۔۔

لیکن ہر بار ویسا نہیں ہوتا جیسا آپ چاہیں۔۔۔ کال سنتے ہی اس کے ہاتھ سے موبائل زمین پر گر گیا۔۔۔ مارے سکتے کے زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا

۔۔۔دعا کنول اور باقی سب گھر والے اس کی حالت دیکھ دوڑے چلے آئے تھے۔۔۔

"کیا ہوا شاہ؟؟؟؟" کنول نے اس کا چہرہ زرد پڑھتا ہوا دیکھ پریشان ہو کر پوچھا۔۔۔۔

"حماد کو مار ڈالا ان لوگوں نے" بس شاہزین کا کہنا تھا کہ دعا کی جان نکلی تھی

"کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟؟؟" وہ بے یقینی سے بولی۔۔۔دعا نے فوراً شاہزین کا سیل اپنے کان پر لگایا۔۔

"ہیلو" دعا نے کہا دوسری طرف نجمہ تھی فون پر۔۔۔جس نے دعا کو بتایا کہ کل رات کچھ لڑکے حماد کے گھر گھس گئے تھے۔۔۔انہوں نے حماد کے

دماغ پر گولی مار دی۔۔۔ جس کے سبب وہ اسی وقت تڑپ تڑپ کر اپنے والدین اور چھوٹے بھائی کے سامنے مر گیا۔۔۔ پھر وہ لڑکے حماد کے کمرے سے کچھ سامان اٹھا کر لے گئے۔۔۔ بس یہ سننا تھا کہ دعا بری طرح حماد کا نام لے لے کر چیخ چیخ کر رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔ شاہزین اور دعا دونوں کے لیے وہ بھائی سے بڑھ کر تھا۔۔۔ وہ واقعی ایک سچا دوست تھا۔۔اس کی موت کا صدمہ شاہزین سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ وہ اس قدر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا کے رفیق صاحب کو بھی اس کی حالت پر ترس آ گیا۔۔۔

دعا کہاں جا رہی ہو؟؟؟" کنول نے اسے تیزی سے آنسو صاف کر۔۔۔ اٹھ" کر باہر کی جانب جاتا ہوا دیکھا تو پوچھا تھا پریشان ہوتے ہوئے۔۔۔۔ وہ جانتی تھی دعا ابھی گہرے صدمے میں ہے۔۔۔۔

میں حماد کے گھر جا رہی ہوں۔۔۔اس کی والدہ کے پاس ان کو ضرورت "

ہے اس وقت ہماری" دعا نے روتے ہوئے مڑ کر جواب دیا تو شاہ زین بھی

اس کی بات سن غصے سے اٹھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ میں پہلے اپنے دوست کے گھر نہیں جاؤں گا۔۔۔ کیا منہ لے کر "

جاؤں گا میں اس کے پاس" وہ روتے ہوئے ندامت سے بولا۔۔۔۔ "کیا منہ

دیکھاؤں گا میں اس کے ماں باپ کو۔۔۔ میں پہلے اس کنجڑ کے پاس جاؤں گا

جس نے ہماری پیٹھ پر خنجر گھوپا ہے۔۔۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا

" شاہزین یہ کہتا ہوا غصے سے دھاڑتے ہوئے اٹھا وہ مارے غم و غصے کے پاگل

ہوئے جا رہا تھا۔۔ ظالموں نے آج اس کے دوست کی بھی جان لے لی تھی

۔۔۔ سب نے بہت کوشش کی اسے روکنے کی پر وہ بائیک اسٹارٹ کر کے

چل دیا۔۔۔ کنول اور دعا دونوں سمجھ گئیں تھیں اس کے کھے الفاظوں کا

مفھوم۔۔۔۔ "جنید" دونوں ہم آواز ہو کر بولیں۔۔۔

کنول نے کار ڈرائیور سے نکلوائی تو دعا بھی ساتھ بیٹھ گئی۔۔"جلدی میرے چینل چلو" کنول نے ہڑبڑا کر جلدی مچاتے ہوئے کہا۔۔۔دونوں ڈر رہی تھیں کہ شاہزین غصے میں کچھ غلط نہ کر بیٹھے۔۔۔

جنید روز معمول کی طرح کام میں مصروف تھا۔۔اسے تو خبر بھی نہیں تھی کہ حماد کے ساتھ کیا حادثہ پیش آچکا ہے۔۔۔۔"سر۔۔۔ایک صحافی کو گھر میں گھس کر گولی مار کر قتل کر دیا گیا ہے" جنید کو ابھی ابھی نیوز ملی تھی اس کے ذرائع سے۔۔۔۔"او کے تھینکس۔۔میں ابھی اپنی ٹیم بھیجتا ہوں نیوز کور کرنے۔۔۔تم صحافی کا نام اور ایڈریس بتاؤ" یہ کہہ کر جنید نے ایڈریس نوٹ کرنے کی نیت سے پین ہاتھ میں اٹھایا" سر نام ہے حماد اور ایڈریس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ ہے" جب نام اور ایڈریس جنید نے سنا تو وہ مارے شاکٹ کے دو تین منٹ کے لیے تو سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔مجھے آپ سے یہ امید نہیں تھی" جنید کی آنکھوں میں حماد کا چہرہ" گھوم رہا تھا۔۔ کل رات ہی تو ان سب نے ایک ساتھ کھانا کھایا تھا دوستوں کی طرح۔۔۔ وہ شاہزین اور حماد کو اپنا دوست سمجھنے لگا تھا۔۔ پہلی بار زندگی میں دوست بنائے تھے اس نے۔۔۔ کیونکہ اس کی نظر میں وہ دونوں حق کی خاطر جان دینے والے لوگ تھے سچے اور کھرے۔۔۔ "آپ کو حماد کے قتل کا جواب دینا پڑے گا ڈیڈ۔۔۔ دینا پڑے گا" جنید کا شک سب سے پہلے اپنے ڈیڈ پر گیا تھا۔۔۔ وہ کبیر شاہ صاحب کے کام کرنے کے طریقے سے اچھی طرح واقفیت رکھتا تھا۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ اپنے والد کے چینل میں کام کرنا ہی نہیں چاہتا تھا شروع سے۔۔۔۔ صرف کنول کی خاطر اس نے اپنے ڈیڈ کے نیوز چینل کو جوائنٹ کیا۔۔۔ جنید کو جھوٹ سے سخت نفرت تھی وہ ایک سچا صحافی بننا چاہتا تھا۔۔۔ وہ کوئی بھی نیوز۔۔۔۔۔چینل پر نہ چلنے دیتا تھا جب تک اس بات پر مطمئن نہ ہو جائے کہ وہ نیوز سچ پر مبنی ہے

۔۔۔جنید مارے غم و غصے کے اپنے آفس سے نکل کر اپنے ڈیڈ کے آفس کی جانب بڑھ ہی رہا تھا کے راستے میں کسی نے اپنا بھاری سہ ھاتھ اس کے کندھے پر رکھا۔۔۔وہ پیچھے مڑا تو زوردار مکا اس کے منہ پر دے مارا تھا شاہزین نے۔۔۔

"کمینے کتے خبیث آدمی ہم نے تجھ پر یقین کیا اور تو نے ہماری ہی پیٹھ پر پیچھے سے وار کیا۔۔۔ہم نے اعتبار کیا تھا تجھ پر۔۔۔بلکہ نہیں میں نے اعتبار کیا تھا تجھ پر۔۔۔حماد تو منع کر رہا تھا۔۔۔پر میں بے وقوف اس کی بات نہیں مانا ۔۔اور تجھ جیسے کمینے کنجڑ پر بھروسہ کر بیٹھا" شاہزین نے ایک ہی مکے میں اس کی ناک اور منہ سے خون نکال دیا تھا۔۔۔وہ سب کے سامنے غصیلی آواز میں چیختے ہوئے اس کا گریبان پکڑ بول رہا تھا۔۔۔شاہزین کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح لال ہو رہی تھیں مانو ان میں خون اتر آیا ہو۔۔۔

میرا یقین کرو۔۔۔جو کچھ حماد کے ساتھ ہوا اس میں میرا کوئی ہاتھ نہیں" مجھے تو خود ابھی پتہ چلا ہے" جنید روہانسہ آواز میں شاہزین کو صفائی دے رہا تھا اسے یقین دلا رہا تھا اپنی بے گناہی کا۔۔۔

تم پر یقین کروں؟؟؟؟۔۔۔تم پر؟؟؟"جس نے حماد کو قتل کروا دیا راتوں" رات۔۔۔تمہیں کیا لگتا ہے جنید ہم بیوقوف ہیں جو سمجھیں گے نہیں تمہارا اور تمہارے باپ کا پلین" یہ کہتے ہوئے اس نے زوردار مکا پھر سے جنید کے منہ پر دے مارا تھا۔۔جنید اس کی بات سن شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں چلا گیا تھا۔۔۔سب صرف تماشہ دیکھ رہے تھے۔۔۔جنید کے گارڈز نے فوراً آکر شاہ زین کو پکڑ لیا تھا۔۔۔لیکن وہ شیر جیسی طاقت رکھتا تھا اکیلا ان چاروں پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔کنول اور دعا بھی پہنچ گئیں تھیں۔۔

کنول اس کے روبرو آکر کھڑی ہوئی تو وہ اپنے ڈیڈ کے کیے پر شرمندہ ہو کر کنول کے سامنے نظر شرمندگی سے جھکا کر کہنے لگا "یقین کرو کنول ۔۔۔ میرا ان ۔۔۔ " وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ کنول نے اس کے خوبصورت رخسار پر زوردار تماچہ دے مارا تھا ۔۔۔ کنول کا تماچہ چہرے سے کہیں زیادہ دل کو لگا تھا ۔۔۔ اسے شدید دکھ ہوا کے کنول تک اس پر اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں ۔۔۔

" پچھلی بار مجھے لگا تمہارا نظریہ الگ تھا پر نیت خراب نہیں تھی اس لیے معاف کر دیا تھا تمہیں میں نے ۔۔۔ پر آج لگ رہا ہے غلطی کی تھی ۔۔ تم نے میری نیوز کا غلط فائدہ اٹھایا تھا مجھے اسی وقت ایکشن لینا چاہیے تھا تمہارے خلاف ۔۔۔ تم ایک نمبر کے فراڈ انسان ہو ۔۔۔ چہرہ اتنا بھولا اور سیرت سے اتنے ہی ۔۔۔۔۔۔۔ " وہ کہتے کہتے خاموش ہو گئی تھی ۔۔۔ اس کی آواز بھر آئی تھی آنکھوں سے اشک بہنے لگے تھے ۔۔۔ کنول کی نظروں میں آج جنید

گر گیا تھا۔۔اس کی آنکھوں کی نفرت جنید کے دل کو بری طرح گھائل کر گئی ۔۔۔اس لمحے جنید کا دل چاہا کہ پھوٹ پھوٹ کر روئے اور چیخ چیخ کر سب کو بتائے کہ اس نے دھوکا نہیں دیا ہے۔۔۔اس نے نہیں مارا حماد کو۔۔۔۔

حماد کی موت کے صدمے نے شاہزین۔۔۔ جنید۔۔دعا۔۔کنول چاروں ہی کو بری طرح توڑ دیا تھا۔۔شاہزین کافی دنوں تک احتجاج کرتا رہا....اس کا ساتھ اس کے چینل کے صحافیوں نے دیا لیکن جیسے اور صحافیوں کے قتل کیس کی فائلیں دھول مٹی میں اٹی پولیس اسٹیشن میں پڑی ہوتی ہیں ویسے ہی حماد کی فائل بھی پڑی تھی۔۔۔شاہ زین کو یہ بات سمجھ آگئی تھی کہ یہ صحافت ایک ایسا دلدل ہے جہاں سچ صرف اتنا بولا جاتا ہے جتنے کی یہ بڑے پاور فل لوگ اجازت دیتے ہیں۔۔۔اگر آپ کو سچ کا ساتھ دینے کی بیماری لگ جائے تو یہی لوگ آپ کا منہ ہمیشہ کے لیے بند کر دیتے ہیں۔۔۔

دعا کی حالت سے شہریار بھی واقف تھا۔۔وہ دن بھر دھوپ میں کھڑے ہو کر حماد کے قتل کے خلاف احتجاج کرتی ۔۔تو وہ دیوانہ بھی وہیں سامنے آ کر کھڑا ہو جاتا۔۔۔دعا اسے نفرت بھری نظروں سے تکتی لیکن اس کے باوجود وہ جاتا نہیں تھا۔۔۔وہ دو ہفتوں تک حماد کے ملزمان کو پکڑ کر سزا دینے کا مطالبہ کرتے رہے۔۔۔مگر کسی کے کان میں جوں تک نہ رینگی ۔۔۔

دوسری طرف جنید اپنے والد سے بری طرح لڑ رہا تھا"آپ دیکھئے گا ۔۔۔میں جنید کبیر شاہ بہت جلد آپ کو اور آپ کے ان پیچھے والوں کو جن کی خاطر آپ نے اپنے بیٹے کو دھوکا دیا پکڑ کر جیل میں ڈالوں گا۔۔۔یہ وعدہ ہے آپ سے جنید کبیر شاہ کا۔۔۔آپ کا اور میرا راستہ شروع سے جدا تھا۔۔وہ تو کنول بیچ میں آگئی اور ہمارے راستے ایک ہو گئے۔۔لیکن اب ہمارے راستے پھر سے الگ ہیں۔۔۔یاد رکھنا کبیر شاہ۔۔۔دنیا تمہیں ایک وقت معاف کر

دے پر میں نہیں کروں گا" جنید کی آنکھیں بے تحاشہ سرخ تھیں اور چہرے پر بلا کا رعب۔۔۔ وہ اپنے والد کے روبرو کھڑا ہو کر انہیں دھمکی دے رہا تھا ۔۔۔

تم صرف اس معمولی سے نیوز رپورٹر کے لئے اپنے ڈیڈ سے لڑ رہے ہو" ؟؟؟۔۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا جنید"۔۔۔ کبیر شاہ اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے گویا ہوئے۔۔۔

معمولی سا نیوز رپورٹر ؟؟؟" وہ حیرت سے بولا "دوست تھا وہ میرا۔۔ میں" نے زندگی میں پہلی بار دوست بنائے تھے۔۔ آپ نے انھیں بھی مجھ سے چھین لیا جیسے میری ماں کو چھینا تھا۔۔۔ آپ کی انہیں مکاریوں کی عادت کے سبب ہی میری ماں چھوڑ گئی تھی آپ کو۔۔۔ اور اب میں چھوڑتا ہوں ۔۔۔ آپ کو آپ کے نیوز چینل کو اور آپ کے اس عالیشان بنگلے، پیسے، اور

گاڑی کو۔۔۔میں سڑک پر رہنا برداشت کرلوں گا پر آپ کے پاس واپس نہیں آؤں گا"۔۔وہ یہ کہہ کر چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔کبیر شاہ کا اکلوتا بیٹا اور جینے کا سہارا تھا جنید۔۔۔کچھ دنوں میں ہی وہ بیمار رہنے لگے۔۔۔۔۔جنید کے گھر چھوڑ کے جانے کا صدمہ ہر لمحہ ان کی جان جلاتا تھا۔۔۔

***********___________* *******

وہ ویڈیو لیپ ٹاپ میں تھی جسے حماد کو جان سے مار کر چوہدری کے لوگ لے گئے تھے۔۔مگر ایک دن جنید کو بیٹھے بیٹھے اس پولیس والے کا خیال آیا ۔۔۔کہ ممکن ہے ایک کاپی اس ویڈیو کی پولیس والے کے پاس ہو۔۔۔۔اگر وہ مل جائے تو شاید حماد اور صباء کے قاتلوں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچایا جاسکے۔۔۔۔۔جنید اس پولیس والے کو تلاش کرنا شروع ہو گیا دن رات اس بریسلیٹ کے متعلق مارکیٹوں اور دکانوں پر پوچھ تاجھ کرتا

پھرتا۔۔اس دن کے بعد سے وہ کنول سے نہیں ملا تھا۔"اب میں تم سے تبھی ملوں گا جب خود کو بے قصور ثابت کر دوں گا۔۔اور حماد کے قاتلوں کو ان کے کیفرے کردار تک پہنچادوں گا۔۔تم دیکھا کنول ہم جلد ملیں گے ۔۔۔میں اپنی جان لڑادوں گا اس پولیس والے کو ڈھونڈنے میں" جنید پرس میں لگی کنول کی تصویر کو دیکھ روہانسا آواز میں گویا ہوا۔۔وہ گارڈن میں بینچ پر بیٹھا ہوا خود کی ہمت بڑھا رہا تھا۔۔۔

******_____________******"*

جنید کرائے کے مکان میں رہ رہا تھا۔اس کے مکان مالک کے کرایہ بڑھا دینے پر وہ بہت پریشان ہوا۔۔کیونکہ اس کے پاس پیسے نہیں تھے وہ نیوز چینلوں میں اپلائی کر رہا تھا مگر بات بنتی کہیں نظر نہیں آرہی تھی ۔۔۔جب مکان مالک ایک مہینے کا کرایہ لینے آیا تو جنید نے اسے ہری جھنڈی دیکھائی۔

۔۔ مکان مالک نیک شخص تھا۔۔ "دیکھنے میں تو اچھے گھر کے معلوم ہوتے ہو ۔۔ پھر ہم غریبوں کی بستی میں کیا کر رہے ہو؟؟؟؟۔۔۔ گھر سے بھاگ کر آئے ہو کیا؟؟؟؟" وہ جنید کو دیکھ کر اندازہ لگاتے ہوئے کہنے لگے۔۔۔ جنید نے ان کی بات سنتے ہی نفی میں گردن ہلائی۔۔۔ "نہیں ایسی بات نہیں ہے بس میری نوکری چلی گئی ہے۔۔ اس لئے میرے پاس کرایا دینے کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں۔۔ پر فکر نہ کریں میں نوکری ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔ جیسے ہی ملتی ہے سب سے پہلے کمرے کا کرایہ ادا کروں گا" جنید پر امید نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے پر اعتماد ہو کر گویا ہوا۔۔۔

" بیٹا۔۔۔ میرا گزر بسر اس مکان کے کرائے سے ہی ہوتا ہے میں بوڑھا کام کرنے کے قابل کہاں۔۔۔ یہ تو تم خود دیکھتے ہو۔۔۔ اگر تم برا نہ مانو تو میں ایک اور کرائے دار رکھ لیتا ہوں۔۔ تم اس کے ساتھ کمرہ شیئر کر لینا" مالک

مکان نے جب گزارش والے لہجے میں کہا تو جنید فوراً راضی ہو گیا۔۔وہ ویسے بھی بہت شرمندگی محسوس کر رہا تھا۔۔

تین چار دن گزرنے کے بعد ایک لڑکا کرائے کا مکان ڈھونڈتے ہوئے آیا۔۔۔مالک مکان نے اسے جنید کا روم پارٹنر بنا دیا۔۔لڑکے کا نام (عدن) تھا۔۔۔جو سانولی رنگت اور اچھی جسمانیت کا مالک تھا۔۔۔

***********_______*******

دوسری طرف اس پورے مہینے میں شاہزین بھی پاگلوں کی طرح اس پولیس والے کو ڈھونڈتا رہا۔۔۔حماد اور صباء کے قاتلوں کو سزا دلوانے کے لیے وہ پولیس والا آخری امید تھا اس کی۔۔۔وہ ایک مہینے سے اس پولیس والے کی تلاش میں مارا مارا پھر رہا تھا۔۔۔شاہزین کے چہرے سے مانو مسکراہٹ

غائب ہو گئی تھی۔۔۔وہ اکثر خوابوں میں حماد کو مدد کے لیے چیختا ہوا دیکھ۔۔۔۔گھبرا کر اس کا نام پکارتے ہوئے اٹھ جایا کرتا تھا۔۔۔حماد کی موت کا صدمہ اسے سکون سے جینے نہیں دیتا تھا۔۔۔ایسا کوئی لمحہ نہ ہوتا تھا جو شاہزین کا دل اپنے دوست کے لئے نہ تڑپتا ہو۔۔۔اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ گن کی ساری گولیاں عمیر اور محسن کے سینے میں اتار دے۔۔

صرف شاہزین اور جنید ہی نہیں شہریار محسن اور عمیر بھی اس پولیس والے کو ڈھونڈ رہے تھے۔۔پر وہ تو مانو غائب ہو گیا ہو۔۔۔

********__________** *****

ایک روز عدن کھانا کھا رہا تھا۔۔کہ جنید کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی پہلے اس نے بے دیہانی میں ایک نظر دیکھا اور پھر آگے نہانے جانے لگا لیکن اگلے ہی

لمحے یاد آیا کہ پولیس والا بھی لیفٹی تھا۔۔اس نے عدن کو ایک بار پھر غور سے دیکھا تھا۔۔عدن بھی الٹے ہاتھ سے ہی کھانا کھا رہا تھا۔۔

کیا؟؟؟۔۔۔کھانا، کھانا ہے تو آجاؤ ورنہ کسی نے ہے پر یوں کھڑے ہو کر" نیت نہ لگاؤ۔۔۔میرے پیٹ میں درد ہو جائے گا" کہہ کر عدن ہنسا تھا ۔۔۔جبکہ جنید اسے ابھی تک گھورے جا رہا تھا۔۔"کیا ہوا؟؟؟۔۔۔اتنا سیریس کیوں ہو رہے ہو بھائی؟؟۔۔۔کبھی ہنس بھی لیا کرو" وہ ٹوکتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

تم صباء کو جانتے ہو؟؟؟۔۔"عدن نے واپس کھانا شروع کیا ہی تھا کہ پہلے" ہی لقمے پر جنید کے سوال پر رک گیا۔۔حیرت سے جنید کو دیکھ استفسار کرنے "لگا"تم کون ہو؟؟؟؟

جنیداس کاری ایکشن دیکھ سمجھ گیا عدن ہی وہ پولیس والا ہے۔۔

میں نیوز رپورٹر ہوں جنید" جنید ایک ہفتے سے عدن کے ساتھ رہ رہا تھا" لیکن کام کے سلسلے میں جنید صبح ہی گھر سے نکل جاتا اور رات دیر سے گھر لوٹتا اس سبب سے اس کا اور عدن کا زیادہ سامنا نہیں ہو پایا تھا۔۔ وہ اس بات سے واقف نہ تھا کہ جنید ایک صحافی ہے۔۔

تم ایک صحافی ہو؟؟؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگا۔۔ جنید اس کے برابر میں" آکر چٹائی پر بیٹھتے ہوئے "ہاں۔۔۔ میں صحافی ہوں۔۔ اور میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں" جنید بے تابی سے گویا ہوا" شکر ہے خدا کا تم مل گئے ۔۔ مجھے یقین نہیں آرہا جسے میں ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا وہ خود چل کر میرے پاس آگیا۔۔۔ یا خدا تیرا شکر" جنید کا چہرہ اپنی آخری امید کو دیکھ کھل اٹھا تھا

۔۔آخر کار وہ پولیس والا اسے مل گیا تھا لیکن اگلے ہی لمحے اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی یہ سوچ کر کہ اگر اس کے پاس وہ ویڈیو نہ ہوئی تو۔۔۔۔

*********__________******

جنید شاہزین کے گھر میں داخل ہی ہوا تھا کہ سامنے سیڑھیوں سے اترتی ہوئی کنول پر نظر پڑی۔۔دل اور آنکھوں کی پیاس بجھی تھی اسے دیکھ۔۔البتہ کنول نے جیسے ہی جنید کو دیکھا اس کے چہرے کا رنگ مارے غصے کے سرخ پڑھ گیا۔اس کے پاس تیزی سے چلتی ہوئی آئی "کیوں آئے ہو ؟؟؟۔۔کیا کام ہے ؟؟؟"کنول نے نہایت بے رخی سے استفسار کیا تو دل پارے پارے ہوا کہ ایک مہینے ایک ہفتے دو دن تین منٹ 55 سیکنڈ ملنے کے بعد بھی اس کی آنکھوں میں ذرا سی بھی نرمی نہ آئی تھی۔۔وہ ابھی بھی نظروں سے ہی گھائل کر رہی تھی لگا ایک لمحہ اور دیکھا آنکھوں میں تو اس کی

آنکھوں کی نفرت جان لے لے گی۔۔مارے غم کے نظریں جھکالیں"میں کسی کو ساتھ لایا ہوں۔۔شاہزین کہاں ہے؟؟؟"اس کے کہتے ہی شاہزین آ گیا تھا۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی دھوکے باز انسان میرے گھر آنے کی" ؟؟؟؟۔۔چلے جاؤاس سے پہلے میں بھول جاؤں کہ تم مہمان ہو ہمارے گھر "شاہزین غصے سے دھاڑا تھا جنید کے روبرو کھڑے ہو کر۔۔

میں اکیلا نہیں آیا اپنی بے گناہی کا ثبوت ساتھ لایا ہوں "اس نے بھرم سے" کہہ کر باہر کی جانب دیکھ آواز لگائی تھی "اندر آجاؤ عدن "کنول اور شاہ زین اس کی بات سن کر تجسس سے باہر کی جانب دیکھنے لگے تھے۔۔عدن آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا گھر میں داخل ہوا

السلام علیکم "اس نے آکر مصافحے کی نیت سے شاہزین کے آگے اپنا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

وعلیکم السلام "شاہزین نے عدن کو دیکھتے ہی اس کی ہائیٹ اور رنگ سے پہچانا تھا کہ وہ پولیس والا ہے۔۔ "تم پولیس والے ہو ناں ؟؟؟؟"ہاتھ ملاتے ہی عدن سے بے ساختہ پوچھ اٹھا تھا۔۔۔

عدن مسکرایا: "جی بالکل۔۔۔ میں پولیس والا ہوں۔۔اور آپ شاہ زین رائٹ ؟؟؟"اس نے ابرو اچکا کر سوال کیا تو شاہ زین نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔ "جنید نے بتایا تمہارے اور تمہارے دوست حماد کے بارے میں اور جو کچھ بھی اس میموری ریکارڈ کی وجہ سے تم لوگوں کے ساتھ ہوا۔ سوری یار۔۔۔ میں نے تم لوگوں کو مشکل میں ڈال دیا۔۔۔ میں نے تو صرف یہ سوچ کر اس صحافیہ کے پرس میں میموری کارڈ ڈالا تھا کہ صباء کے ملزمان کو سزا مل

سکے۔۔لوگوں تک اصل حقیقت پہنچے۔۔۔مجھے ذراسا بھی اندازہ نہ تھا کہ وہ عمیر اور محسن تم لوگوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جائیں گے۔۔مجھے اگر ذراسا بھی اندازہ ہوتا تو میں کبھی بھی پرس میں میموری کارڈ نہ ڈالتا" عدن شرم ساری سے گویا ہوا۔۔اس کی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ واقعی وہ بہت شرمندہ ہے۔۔

اٹس اوکے۔۔معافی مانگنے کی ضرورت نہیں تمہیں۔۔بس تم ہماری ایک " مدد کر دو۔۔اور۔۔۔" شاہزین ابھی بول ہی رہا تھا کہ عدن جلد بازی سے بات کاٹتے ہوئے بولا "ایک مدد کیوں؟؟؟۔۔میں اب سے تم لوگوں کے ساتھ ہی ہوں۔۔ویسے بھی میں عمیر اور محسن سے چھپ چھپ کر تھک گیا ہوں یار۔۔جب سے حماد کے بارے میں سنا ہے میرا ضمیر مجھے ملامت کر رہا ہے۔۔کہ میں ایک پولیس والا ہوتے ہوئے اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر بھاگ گیا بجائے اس کے کہ ان چوہدری بھائیوں کے خلاف ایکشن لیتا۔۔چاہے اس

میں میری جان ہی کیوں نہ چلی جاتی" عدن نہایت رنجیدہ ہو کر بولا شاید یہ اس کے ضمیر کی ملامت ہی تھی جو خود چل کر جنید کے ساتھ شاہ زین کے پاس آیا۔۔۔

وہ ویڈیو ہے تمہارے پاس ؟؟؟" کنول نے ڈرتے ڈرتے سوال کیا تھا اسے " خوف لاحق تھا کہ عدن کہیں منع نہ کر دے۔۔ اگر ایسا ہوا تو ان کی آخری امید بھی دم توڑ جائے گی۔۔

پر عدن نے یہ سوال سنتے ہی اپنی جیب سے موبائل نکال کر شاہزین کے ہاتھ میں رکھ دیا" یہ لو۔۔۔ چلو مل کر ان چوہدریوں کا بینڈ بجاتے ہیں۔۔ انہیں سچ کی طاقت دیکھاتے ہیں۔۔ انہیں دیکھاتے ہیں کہ سچ کتنا ہی لاکھ پردوں میں چھپا لو وہ سامنے آ کر ہی رہتا ہے مظلوم کی ہائے بددعا کبھی خالی نہیں جاتی

۔۔"عدن کے عزائم پکے تھے وہ بھی ان چاروں کی طرح ہر مصیبت و پریشانی کو زیر پشت رکھ جان کی بازی لگانے کو تیار کھڑا تھا۔۔

بالکل۔۔۔سچ کبھی نہیں چھپتا۔۔۔حماد اور صباء کے قاتل اب اور زیادہ" نہیں چھپ سکتے۔۔ چلو بینڈ بجاتے ہیں ان کا" شاہزین نے پر عزم نگاہوں سے عدن کے سیل کو دیکھ کہا تو جنید اور کنول ہم آواز وہ کر بولے" چلو بینڈ بجاتے ہیں۔۔۔ان کو میڈیا کا اصل پاور دیکھاتے ہیں" چاروں مسکرائے تھے۔۔۔

جنید ایک بہت بڑا کمپیوٹر انجینئر تھا اس نے وھیں شاہزین کے لیپ ٹاپ پر کام کرنا شروع کر دیا

کیا کر رہے ہو؟؟" کنول نے اسے کام کرتا دیکھ بڑے اشتیاق سے پوچھا۔۔"

کسی غیر ملکی کی آئی ڈی ہیک کر رہا ہوں" جنید نے بغیر نظر اٹھائے جواب دیا"
تو وہ فورا اس کے برابر میں لگ کر بیٹھ گئی۔۔

واو۔۔۔ تمہیں یہ بھی آتا ہے۔۔۔۔ پر ؟؟؟" کنول نے پیشانی پر بل ڈالتے "
ہوئے اس کے لیپ ٹاپ میں جھانکتے ہوئے کہا

پر کیا؟؟؟" جنید منہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھتے ہوئے استفسار کرنے لگا"
۔۔اس لمحے کنول بہت قریب آگئی تھی اس کے۔۔دونوں کی نظریں ملیں۔
۔تو دونوں ہی کی دھڑکنوں نے اسپیڈ پکڑی تھی۔۔ کنول جنید کی آنکھوں کی
تپش سے خود کو پیگھلتا ہوا محسوس کرنے لگی۔۔اس نے اپنا تھوک نیگلا
تھا۔۔" و۔۔۔۔۔۔و۔و۔ہ۔ کچھ نہیں" کہہ کر وہ تیزی سے اٹھ کر کچن کی
جانب بڑھ گی۔۔اس کی حالت غیر ہوتی دیکھ جنید زیر لب مسکرایا تھا۔۔

کام ہوا؟؟"عدن نے بے صبرا ہو کر پوچھا تھا۔۔"

نہیں۔۔پر میں کوشش کر رہا ہوں"جنید نے کہہ کر واپس لیپ ٹاپ میں کام کرنا شروع کر دیا۔۔شاہزین اور عدن اس کے سامنے ہی صوفے پر بیٹھ گئے۔انہیں صرف جنید کے کام مکمل ہو جانے کا انتظار تھا۔۔

یس"جنید ہوا میں ہاتھ بلند کر زور سے چیخا خود ی کو داد دیتے ہوئے۔۔"

ہو گیا؟؟"شاہزین اور عدن تیزی سے اس کے لیپ ٹاپ میں جھانکتے ہوئے بولے"

بالکل گائز۔۔۔ سمجھو ہو گیا۔۔۔آئی ڈی مل گئی۔۔اس آئی ڈی کا یوزر چار" سال پہلے مر چکا ہے ہم اس کی آئی ڈی پر ویڈیو اپلوڈ کریں گے۔۔اور دنیا میں وائرل کریں گے۔۔۔صباء کی تصویروں اور آفندی خاندان کے نام کے ساتھ یہ ویڈیو ڈالیں گے۔۔۔پوری دنیا اس ویڈیو کو دیکھے گی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ ویڈیو وائرل ہو جائے گی۔۔اور ایک بار یہ وائرل ہو گئی سمجھو ہمارا کام ہو گیا" جنید نے دونوں کو اپنا پورا پلین بتایا تو دونوں خوشی سے ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑنے لگے۔۔۔

لیکن اگر انہیں پتہ چل گیا کہ یہ کام تم لوگوں کا ہے تو؟؟؟۔۔کہیں حماد کی" طرح۔۔۔" سمین بیگم جنید کی بات سن چکی تھیں۔۔وہ جانتی تھی حماد کے ساتھ ہونے والے واقعے کو۔۔۔۔وہ گھبرا کے۔۔۔تینوں کو دیکھ استفسار کرنے لگیں۔۔

او۔۔۔ہو۔۔۔کچھ نہیں ہو گا ہمیں" سمین بیگم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے" تھے تو شاہزین انھیں اپنے سینے سے لگا کر دلاسہ دیتے ہوئے بولا وہ الگ بات تھی کے اپنے کہے الفاظوں پر اسے خود بھی ذرہ برابر یقین نہ تھا۔۔ لیکن اس نے یہ راستہ خود چناہ تھا بغیر انجام کی پرواہ کیے وہ طوفانوں سے ٹکرانے کے لئے تیار تھا۔۔

آنٹی آپ بے فکر رہیں۔۔۔اگر یہ لوگ ڈھونڈیں گے بھی کے ویڈیو اپلوڈ" کس نے کی ہے تو بھی یہ صرف اس شخص تک پہنچ سکیں گے جو غیر ملکی ہے اور جس مرے ہوئے چار سال گزر چکے ہیں۔۔۔۔ یہ کبھی ہم تک نہیں پہنچ سکتے۔۔اس لیے فکر مند نہ ہوں" جنید نے انہیں تسلی بخش جواب دیا تھا۔۔

عدن بیٹا تمہاری فلائیٹ چار بجے کی بک کی ہے میں نے ٹھیک ہے" رفیق" صاحب عدن کو دیکھ بولے۔۔

شکریہ انکل۔۔۔۔میں آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا" عدن نہایت شکر گزار لہجے میں رفیق صاحب کو دیکھ گویا ہوا۔۔۔

اس میں شکریہ کی کیا بات ہے بیٹا۔۔۔ تمہاری جان کو ابھی بہت خطرہ ہے" ۔۔تو کچھ سالوں کے لیے باہر چلے جاؤ یہی اچھا ہے۔۔کیونکہ مجھے یقین ہے اس ویڈیو کے اپلوڈ اور وائرل ہوتے ہی عمیر اور محسن تمہیں زخمی شیروں کی طرح تلاش کرنا شروع کر دیں گے۔۔۔حماد کے ساتھ جو ہوا اس کا شدید دکھ ہے مجھے۔۔میں یہ تمہارے ساتھ نہیں ہونے دوں گا۔۔ تم بھی آخر میرے شاہزین جیسے ہو۔۔سچ کے لیے جان قربان کرنے والے۔۔۔"رفیق صاحب کی آنکھوں میں آنسو جھلک آئے تھے ان کی آواز بھاری ہوگئی تھی وہ شاہ زین کی جانب دیکھ: "مجھے فخر ہے کہ خدانے مجھے اس

جیسا نکما بیٹا دیا" ان کا۔۔۔اپنا سینہ چوڑا کر۔۔۔ کہنا تھا کہ شاہزین کی آنکھیں بھی بھر آئیں۔۔۔

مرد روتے نہیں ہیں لیکن اس لمحے وہ اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکا اور اپنے والد کے سینے سے جا لگا۔۔ " مجھے فخر ہے تم پر بیٹا۔۔۔ تم جب کلاس میں ہمیشہ فیل آتے تھے اور مجھے رشوت کا سہارا لے کر پاس کروانا پڑتا تھا تو میں سوچتا تھا کہ کیا کرے گا یہ نکما بڑے ہو کر۔۔۔ پر اب جب میں تمہیں صباء اور حماد کے قاتلوں کو ڈھونڈتے اور انہیں انصاف دلانے کے لئے محنت کرتا ہوا دیکھتا ہوں تو میرا سینہ فخر سے چوڑا ہو جاتا ہے۔۔ اگر کلاس میں ناکام ہونے والے لڑکے تم جیسے ہوتے ہیں تو مجھے فخر ہے یہ کہنے میں کے میرا بیٹا ہمیشہ سے فیل آتا رہا۔۔ پر زندگی کے امتحان میں وہ فیل نہ ہوا بلکہ ایسا پاس ہوا کہ اس نے میری سوچ کو فیل کر دیا" شاہزین کی کمر پر سہلاتے ہوئے جذباتی ہو کر بولے ان کا کہا ایک ایک تعریفی جملہ شاہزین نے اپنے دل پر لکھ لیا

پر اپلوڈ کر دی گئی اس تھا۔۔۔عدن کو ملک سے باہر بھیج دیا گیا اور ویڈیو نیٹ ویڈیو کے بارے میں دعا کو ذرا بھی خبر نہ تھی۔۔اور نہ ہی شاہزین کو موقع ملا تھا اسے بتانے کا۔۔۔

ویڈیو اپلوڈ ہوتے ہی بہت تیزی سے وائرل ہونا شروع ہو گئی۔۔جب شہریار کے سیکرٹری نے اسے وائرل ہوتی ویڈیو دکھائی تو شہریار کو سب سے پہلے دعا کی حفاظت کا خیال لاحق ہوا" دعا کہاں ہے ؟؟ شہریار نے اپنی چیئر سے کھڑے ہوتے ہوئے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے استفسار کیا۔۔

دعا کہاں ہے ؟؟ ’’ شہریار نے چی ئی ر سے کھڑے ہو کر اپنی پیشانی مسلتے ’’ ہوئے استفسار کیا۔۔۔

وہ ابھی اپنے چینل میں ہیں ’’ سیکرٹری نے جواب دیا تھا۔۔ ’’

"میں اسے لینے جارہا ہوں۔۔۔۔اور ہاں مزید گارڈز اس کی حفاظت پر مامور کرو۔۔۔فورا۔۔۔۔اگر اسے ذرا سی کھروچ بھی آئی تو میں تمہاری جان لے لوں گا" شہریار آنکھوں میں جنون اور چہرے پر بلا کر رعب لیے اپنے سیکرٹری کو دیکھ بولا۔۔۔۔

"یس سر۔۔۔۔سمجھ گیا" شہریار کو اس طرح کسی کے لیے پریشان ہوتا اس کے سیکرٹری نے بھی پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔شہریار کی کار ہواؤں سے باتیں کرتے ہوئے دعا کے چینل جا پہنچی تھی۔۔۔۔

"چلو میرے ساتھ" شہریار کو دیکھتے ہی لوگوں کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں مارے حیرت کے۔۔۔۔اس نے ڈائرک دعا کے آفس میں گھس کر اس کا ہاتھ تھام کر کہا تھا۔۔۔

سب کی نظروں کا مرکز بن گئے تھے دونوں۔۔۔

دعا کو کچھ خبر نہ تھی کہ کیا چل رہا ہے اوپر سے شہریار کا یوں اچانک آفس میں آکر ہاتھ پکڑ کر کھینچنا اسے طیش دلا گیا تھا۔۔۔اس کی نظر میں اب تو ویڈیو کا قصہ ہی ختم ہو چکا تھا حماد کی موت کے بعد سے۔۔۔پھر وہ کیوں آیا تھا اچانک اسے لینے ؟؟؟

"کوئی سوال مت کرو بس چلو" کہہ کر اس نے دعا کو سب کے سامنے کھینچا تھا۔۔۔۔اس سے پہلے دعا کوئی سوال کرتی اس نے یہ جملہ کہہ کر اسے زبردستی کھینچنا شروع کر دیا۔۔۔۔

شہریار اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاں۔۔۔۔یہ کیا بدتمیزی ہے؟؟؟۔۔سب دیکھ رہے ہیں شہریار۔۔۔چھوڑو" دعا پر زور احتجاج کر رہی تھی ساتھ ساتھ اپنے دوسرے ہاتھ سے شہریار کے تھامے ہوئے ہاتھ کو چھڑانے کی کوشش بھی۔۔۔۔مگر اس کی پکڑ کافی مضبوط تھی وہ کانچ سی نازک صفت لڑکی کہاں اس کی مضبوطی سے مقابلہ کر پاتی وہ سب کی آنکھوں کے سامنے اپنی گاڑی میں بیٹھانے ہی لگا تھا کہ شاہ زین کے گارڈز سامنے آگئے۔۔۔

"سر۔۔۔آپ دعا میم کو نہیں لے جا سکتے" ان میں سے ایک اچانک سے شہریار کے سر گن تان کہنے لگا۔۔۔شہریار کا خون کھول گیا تھا یہ دیکھ ۔۔۔جبکہ دعا حیرت زدہ تھی کہ اب یہ گارڈز کس کے ہیں جو اسے شہریار سے بچا رہے ہیں۔۔

"اب یہ کیا چل رہا ہے؟؟؟" دعا دل ہی دل گھبرائی ی۔۔۔اس کا دم خشک ہوا تھا ساتھ وہ الجھی ہوئی ی تھی کہ آخر چل کیا رہا ہے۔۔۔۔

"تو تم روکو گے مجھے دعا کو ساتھ لے جانے سے؟؟؟" شہریار نے آواز میں رعب اور آنکھوں میں بلا کا بھرم لی ئی ے اس گارڈ سے استفسار کیا تو اس کے ہاتھ کانپ گئے۔۔۔"ہٹاؤ اسے" وہ غضب کی لاپرواہی سے گن کو اپنے سر سے ہٹاتے ہوئے گویا ہوا۔۔۔اتنے میں اس کے گارڈز بھی آ گئے تھے ان دونوں کے گارڈز کی لڑائی شروع ہو چکی تھی چینل کے سامنے ہی۔۔۔

"ان کو لڑنے دو تم میرے ساتھ چلو" شہریار نے انہیں لڑتا ہوا چھوڑا اور دعا کو زبردستی کار میں بٹھا کر اپنے ساتھ لے گیا۔۔۔ نجمہ نے فوراً شاہزین کو کال ملا کر چینل اور اس کے باہر جو کچھ ہوا وہ سارا واقعہ بتایا۔۔

شاہزین یہ سن کر۔۔۔۔

کے شہریار دعا کو خود اٹھا کر لے گیا ہے پوری جان سے کانپ گیا تھا۔۔۔

حماد کو انصاف دلانے کے چکر میں اس کے ذہن سے دعا کی حفاظت کا خیال اتر گیا تھا۔۔"میں دعا کو کیسے بھول گیا؟؟؟" وہ خودی سے سوال کر رہا تھا" ان کمینوں کی نظر میں تو ویسے بھی ویڈیو دعا کے پاس تھی۔۔۔وہ خبیث دعا کو اٹھا کر لے گیا۔۔یا خدا میں کیا کروں تو میری مدد فرما۔۔۔شہریار کہاں لے جا سکتا ہے اسے؟؟؟۔۔۔اس کا ذہن سوچ سوچ کر مفلوج ہوئے جا رہا تھا کہ کہیں شہریار دعا کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔۔وہ تیزی سے اپنی ڈیرور میں رکھی پسٹل نیکال کر غصے سے جانے لگا تو رفیق صاحب نے اسے غصے سے باہر جاتا دیکھا تو روکتے ہوئے پوچھا" کہاں جا رہے ہو اتنے غصے میں؟؟؟"

آج یا تو شہر یار نہیں یا میں نہیں۔۔۔ میں حماد کی طرح دعا کو نہیں کھو سکتا "

ڈیڈ۔۔۔"اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا

وہ پہلے ہی اپنے جگری دوست کو کھونے کے صدمے سے گزر رہا تھا اب

اپنے دل و جان سے پیاری دعا کو نہیں کھونا چاہتا تھا۔۔۔ شاہزین یہ کہتا ہوا

گھر سے باہر نکل گیا رفیق صاحب نے روکنے کی بہت کوشش کی مگر وہ

کامیاب نہ ہو سکے۔۔۔۔ کنول نے فوراً جنید کو فون ملایا تھا یہ بتانے کے لئے

کہ شہر یار دعا کو اٹھا کر لے گیا ہے۔۔۔۔

مجھے سمجھ نہیں آرہا شہر یار دعا کے پیچھے کیوں پڑا ہے ؟؟؟۔۔۔اسے کیا "

چاہیے دعا سے ؟؟؟"کنول الجھی ہوئی تھی۔۔۔

جنید پولیس والوں کو لے کر عمیر اور محسن کے گھر پہنچ گیا تھا وہاں پہلے ہی بہت سارے رپورٹرز کھڑے تھے۔۔۔۔

"تم مجھے اپنے گھر کیوں لے آئے ہو؟؟؟۔۔۔آخر چل کیا رہا ہے؟؟؟" دعا کو زبردستی جب شہریار اپنے گھر لے آیا تو وہ چیختی ہوئی بولی۔۔۔۔

"یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں آخر چل کیا رہا ہے؟؟؟۔۔تم نے مجھ سے کہا کہ ویڈیو کی کوئی کاپی نہیں تو پھر نیٹ پر وہ ویڈیو کہاں سے آئی؟؟؟۔۔۔تم نے جھوٹ کیوں کہا مجھ سے؟؟" شہریار اسے لانج میں لا کر ہاتھ چھوڑ۔۔۔۔اس کی جانب اپنا رخ کر غصے سے دھاڑتے ہوئے استفسار کرنے لگا۔۔۔

"ویڈیو نیٹ پر؟؟؟۔۔۔کیا بول رہے ہو؟؟؟۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔اگر تمہیں لگتا ہے کہ میرے پاس ویڈیو ہے تو میں صاف الفاظ میں

بتادوں میرے پاس کوئی ویڈیو نہیں...اب جان چھوڑو میری" اگر شہریار غصے میں تھا تو دعا بھی غصے سے تلملا اٹھی تھی۔۔۔وہ مارے طیش کے بولی۔۔۔۔

"اگر ویڈیو تمہارے پاس نہیں ہے تو نیٹ پر ویڈیو اپلوڈ کس نے کی ؟؟؟۔۔۔پلیز دعا کم از کم مجھ سے تو جھوٹ مت بولو" وہ دعا کا بازو جھنجھوڑتے ہوئے غصے سے دھاڑا تھا۔۔۔

"چھوڑو میرا ہاتھ مجھے تکلیف ہو رہی ہے میں کہہ رہی ہوں ناں۔۔۔مجھے پتا نہیں تم کیا بات کر رہے ہو۔۔۔" وہ بڑی بے رخی سے جھنجھلاتے ہوئے ۔۔۔اس کے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

تمہیں نہیں پتا؟؟؟۔۔۔" وہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے غصے سے استفسار کرنے لگا۔۔۔۔

"کیا نہیں پتا؟؟؟۔۔۔ ہوا کیا ہے بتاؤ گے مجھے۔۔۔ کس ویڈیو کی بات کر رہے ہو تم؟؟؟"۔۔۔۔ دعا نے اس بار لہجہ دھیما کر لیا تھا لیکن وہ اپنی بات پر قائم تھی کہ اسے کوئی آئیڈیا نہیں کے شہریار کس ویڈیو کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔

"او۔کے۔۔۔۔ تو پھر یہ کیا ہے؟؟؟۔۔۔۔ کس نے اپلوڈ کی یہ؟؟؟"" شہریار نے بازو چھوڑ کر سیل جیب سے نکال کر نیٹ پر وائرل ہوتی ویڈیو دیکھائی تو دعا حیران ہو کر پھٹی پھٹی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔اسے یقین نہیں آیا کہ نہ صرف ویڈیو مل گئی بلکہ ویڈیو کسی نے نیٹ پر اپلوڈ بھی کر دی ہے۔۔۔۔

شہریار اس کی نظروں کی حیرت پڑھ سمجھ گیا کہ واقعی وہ لاعالم ہے اس بارے میں۔۔۔

”تمہیں تو واقعی نہیں پتا“ شہریار کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تھا اگلے ہی لمحے جب دعا کے چہرے کے تاثرات دیکھے۔۔۔۔ وہ اس قدر تیز دماغ تھا کہ سامنے والے کے ذہن میں کیا چل رہا ہے یہ صرف چہرے کے تاثرات دیکھ کر سمجھ لیتا۔۔۔۔

”کہاں سے آئی یہ ویڈیو؟؟؟“ دعا پلٹ کر الٹا شہریار سے ہی سوال کر رہی تھی۔۔

"چھوڑو اس بات کو کے ویڈیو کہاں سے آئی ی۔۔۔۔اہمیت یہ رکھتا ہے کہ اس کے وائرل ہو جانے سے تمہاری زندگی خطرے میں پڑ گئی ہے اس کا ذرا سا بھی احساس ہے تمہیں" شہریار اس کی جانب بڑھتے ہوئے خطرے کو بھانپ گیا تھا اس لیئے دعا کو اس سے آگاہ کر رہا تھا۔۔۔۔

"خطرہ اور مجھے؟؟۔۔۔کونسا خطرہ؟؟؟۔۔۔بلکے یہ بولو خطرہ تمھیں لاحق ہو گیا ہے۔اس ویڈیو کے وائرل ہو جانے سے کیوں کہ صباء کو مارنے میں کہیں نہ کہیں تمہارا ہاتھ بھی شامل ہے یہ جانتی ہوں میں۔۔۔۔۔تم ۔۔۔۔۔" وہ ابھی بول رہی تھی کہ شہریار نے اچانک سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔اچانک ہوئے حملے کے سبب وہ خود کو نہ سنبھال سکی اور اگلے لمحے اس کے سینے سے آ کر لگی۔۔دعا نے فوراً دور ہونا چاہا مگر وہ دعا کی نازک سی کمر کو کس کر پکڑ کر اسے خود سے دور نہیں ہٹنے دیتا۔۔۔۔"تم نے اس دن کہا تھا نا کہ میں نے محبت کو جانا ہی نہیں تو شاید ٹھیک کہا تھا میں

نے واقعی محبت کو نہیں جانا۔۔ صرف تب تک۔۔۔۔جب تک تم میری زندگی میں نہیں آئی تھیں‘‘شہریار کے الفاظ جذبات سے بھرپور لبریز تھے۔۔کچھ لمحوں کے لئے تو دعا کو شدت سے اس کی محبت کا احساس ہوا آج۔۔اسے محسوس ہوا کہ شہریار جھوٹ نہیں کہتا وہ سچی الفت وانس رکھتا ہے۔۔۔اگر دعا کے پاس دل ہوتا تو قسم سے آج شہریار کی محبت سے لبریز گفتگو اور اس کی آنکھوں کی سچی محبت میں ڈوب جاتا پر اس دیوانی کے دل کا شہزادہ تو شاہزین تھا۔۔۔۔

دعا اس کی آنکھوں کی سچائی دیکھنے میں محو ہو گئی تھی۔۔۔شہریار کی آواز زندگی میں پہلی بار روہانسہ ہوئی ی۔۔۔"تمہارا کہا جملہ مجھے چین سے رہنے نہیں دیتا ہر لمحہ تڑپاتا ہے کیونکہ تم نہیں جانتی دعا کہ تم میرے لیے کیا ہو ۔۔۔تم سفر ہو میرا۔۔۔تم ہی میری منزل۔۔تم جنون میرا۔۔میری دیوانگی۔۔۔۔میری روح میرا جسم اتنا میرا نہیں ہے جتنا تمہارا ہو گیا

ہے۔۔۔۔ تم تو اگر درد بھی دو تو انعام لگتا ہے مجھے۔۔۔۔ میں مانتا ہوں۔۔ میں غلط تھا۔۔ میں سمجھ نہیں سکا کہ صباء محبت میں تھی اور محبت ذات پات رنگ و نسل امیری غریبی نہیں دیکھتی۔۔۔۔ جو لڑکا میری نظر میں دو کوڑی کا تھا وہ عشق تھا صباء کا۔۔۔ آج جانا میں نے وہ کیسے سب کچھ چھوڑ دینے کے لیے راضی تھی پر آصف جیسے معمولی لڑکے کو چھوڑنے کے لئے نہیں۔۔۔

تم سے مل کر جانا

میں نے یہ عشق بلا کیا ہے۔۔۔ ہائے۔۔۔۔ یہ تو جان جلاتا ہے جان بن کر اس کی تڑپ روح تک کو ہلا دیتی ہے کبھی لگتا ہے مجھے صباء کی بد دعا لگی ہے اس کے عشق کی بد دعا۔۔۔۔ اکثر لڑائی میں کہتی تھی مجھ سے کہ خدا کرے تمھیں کسی سے محبت ہو جائے تو تم جانو کے کیا درد و مزا ہے اس عشق

میں۔۔۔۔جس سے ایک بار عشق ہو جائے پھر وہ دو کوڑی کا نہیں رہتا

۔۔۔۔۔

میں ہنستا تھا۔۔۔۔اس کی دیوانگی بھری باتیں سن۔۔۔۔پر اب
۔۔۔۔جب مجھے خود اس عشق نامی بلا نے اپنی گرفت میں جکڑا ہے۔۔۔تو
میں نے جانا وہ کتنا سچ کہتی تھی۔۔۔عشق میں کوئی دو کوڑی نہیں۔۔۔۔
عشق تو فقط عشق ہے۔۔۔جب تم میرے ہاتھ لگانے پر بری طرح جھنجھلاتی
ہو نا تب مجھے صبا کی بد دعا یاد آتی ہے۔۔پھر میں زیرِ لب مسکرا دیتا ہوں یہ
سوچ کر کہ جیسی کرنی ویسی بھرنی۔۔۔۔
پر میں سچ کہتا ہوں میرا قصور فقط اتنا ہے کہ میں صباء کو بچانے نہیں آیا بیچ میں
۔۔۔میں جانتا تھا کہ عمیر اور محسن اسے مارنے کا موقع تلاش کر رہے
ہیں۔۔۔میں چاہتا تو اپنی بہن کی جانب ان کنجڑوں کو نگاہ اٹھانے نہیں دیتا پر
میں نے تو مزید راستہ ہموار کیا بلکہ آخر میں ان کی مدد بھی کی ثبوت مٹانے
میں‘‘ شہریار نے اپنا جرم خود قبول کر لیا تھا وہ جانتا تھا کہ دعا اپنے دل میں ذرا

سا بھی نرم گوشہ نہیں رکھتی اس کے لیے۔۔۔۔تو محبت کرنا۔۔۔یہ تو بہت دور کی بات ہے۔۔۔پر وہ تو مانو عشق کے درجے سے بلند ہو چکا تھا۔۔۔اب اس کا جنون تھی دعا۔۔۔

"شہریار۔۔۔کاش تم صباء کو بچا لیتے تو آج حماد زندہ ہوتا۔۔۔تم نے بہت دیر کر دی۔بہت زیادہ دیر۔۔۔۔مرنے والے اب تمہارے پچھتاوں سے واپس نہیں لوٹ آئیں گے" دعا نے اس کی پوری بات بہت تحمل سے سنی تھی لیکن ساتھ ساتھ اسے جتا بھی دیا کہ اب پچھتاوے کرنے سے مرے ہوئے لوٹنے والے نہیں۔۔۔"پلیز مجھے جانے دو" اس نے نہایت منتی انداز میں شہریار کو دیکھ کہا تو شہریار نے اس کی کمر سے دھیرے سے ہاتھ ہٹا لیا۔۔۔دعا کو جھٹکا لگا کہ کیسے شہریار اس کی بات بغیر کچھ کہے پہلی ہی بار میں اتنی آسانی سے مان گیا۔۔۔

دعااس کے چھوڑتے ہی فورا جانے لگتی ہے تو شہریار پیچھے سے ''محبت تو محبت ہے اور یہ ہمیشہ تم سے رہے گی پھر چاھے تم غصہ کرئو ۔۔ چلاؤ۔۔۔ خاموش ہو جاؤ یا بھول جاؤ'' شہریار نے جب محبت سے کہا تو دعا کے قدم اپنی جگہ تھم گ ئے۔۔

کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟؟'' دعا الجھی نگاھوں سے تکتے ہوئے۔۔۔ ''

'' یہ لائنیں میرے سامنے اکثر صباء کہا کرتی تھی اسے بہت پسند تھے یہ جملے۔۔۔ میں چڑتا تھا کیونکہ سمجھ نہ تھی ان الفاظوں کی۔۔۔ آج جب واقعی سمجھ آئی ہے تو دل کرتا ہے میں بھی بار بار کہوں (کہ محبت تو محبت ہے اور وہ ہمیشہ تم سے رہے گی پھر جاہے تم غصہ کرئو۔۔۔ چلائو۔۔ خاموش ہو جاؤ یا بھول جاؤ)۔۔'' اس کے الفاظ مانو دل کو گھائل کر رہے تھے۔۔۔۔

اگر سینے میں دل ہوتا تو آج اس پر ہار جاتی دعا۔۔۔پر کمبخت تو پہلے ہی شاہزین پر ہزاروں جان سے فدا ہے۔۔۔۔کیسے پھر کسی اور پر آجائے۔۔۔

دعا کے دامن میں شہریار کے لیے سوائے ہمدردی اور ترس کے کچھ نہ تھا دینے کے لیے۔۔۔۔اس کی بات سنی تو بڑی ہمدردی دل میں جاگ اٹھی لیکن وہ اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے سخت بے رخی سے استفسار کرنے لگی

""تم مجھے یہاں یہ لائینیں سنانے لائے تھے؟؟؟

نہیں یہ بات بتانے کے بہت جلد عمیر اور محسن بھوکے شیروں کی طرح "

تمہیں ڈھونڈنا شروع کردیں گے۔۔۔یہ وائرل ہونے والی ویڈیو انھیں انتقام کی انتہا گہرائیوں میں پہنچا چکی ہوگی اب تک۔۔۔وہ تمہاری جان سے کم کسی بات پر راضی نہیں ہونگے کیونکہ ان کے نزدیک یہ ویڈیو تم نے اپلوڈ کرئی ہے""شہریار بول ہی رہا تھا کہ دعا بات کاٹتے ہوئے تیزی سے بولی

پر میں نے نہیں کی۔۔۔یقین کرو مجھے نہیں پتا۔۔۔پھر وہ دونوں میرے" پیچھے کیوں پڑھیں گے" وہ پریشان ہو کر استفسار کرنے لگی شہریار کی باتوں اسے خوفزدہ کر گئی تھیں۔۔

"کیونکہ ان کے نزدیک ویڈیو صرف تمہارے پاس تھی اس لیے تو تمہیں یہاں لایا ہوں اس وقت تمہارے لئے سب سے محفوظ جگہ میرا گھر ہے اور میرے پاس رہنا ہے۔۔۔۔پلیز دعا۔۔۔اتنا یقین کر لو مجھ پر کہ میں مر جاؤں گا پر تمہیں کسی کو ذرا سی تکلیف نہیں پہنچانے دوں گا" وہ دعا کی جانب ایک قدم بڑھاتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

”تمہارے پاس رہوں ؟؟؟۔۔۔پر۔۔۔کس رشتے سے ؟؟؟“ وہ طنزیہ دونوں ہاتھ فولٹ کر سینے پر باندھتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔اس نے اپنی آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے شہر یار کو بغور دیکھا تھا

”میری وائف کی حیثیت سے“ اس نے بڑے ہی سادے الفاظ میں نکاح کا پیغام دے دیا تھا۔۔۔دعا کے طوطے اڑ گئے تھے یہ سن۔۔۔ہاتھ پاؤں ٹھنڈے پڑ گئے۔۔۔اس نے گلے میں تھوک نگلا تھا۔۔۔

”کیا؟؟۔۔۔وائف ؟؟؟۔۔۔کیا بکواس کر رہے ہو“ وہ ایک قدم پیچھے کی جانب لیتے ہوئے بوکھلاہٹ سے بولی۔۔۔

”کیوں؟؟۔۔۔اس میں بکواس کی کیا بات ہے ؟؟۔۔۔میں نے دنیا کی کوئی انوکھی بات تو نہیں کی۔۔۔میں نکاح کرنا چاہتا ہوں تم سے۔۔۔وائی ف بنانا

چاہتا ہوں تمہیں اپنی"۔۔۔۔وہ ایک قدم اس کی جانب بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔ایسا نہیں ہو سکتا" دعا نے صاف الفاظ میں منع کیا بغیر انجام کی پرواہ کیے۔۔۔وہ جانتی تھی کہ شہریار کتنا پاورفل بزنس مین اور گینگسٹر ہے لیکن اس کے باوجود اپنے لرزتے ہوئے وجود کے ساتھ پورے بھرم سے کہنے لگی البتہ اس کا پوری جان سے کانپتا ہوا وجود شہریار دیکھ چکا تھا۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا؟؟؟" شہریار اپنی پیشانی مسلتے ہوئے استفسار کرنے لگا دعا کا انکار اسے غصہ دلا گیا تھا مگر دعا کا کانپتا ہوا وجود دیکھ۔۔۔۔غصے پر قابو پانے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا۔۔۔وہ دعا کو خود سے خوفزدہ ہوتے دیکھ اپنی جگہ تھم گیا۔۔۔۔مزید اسے خوفزدہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

میں تمہارے ہر سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں۔۔۔ نہیں ہو سکتا ''
مطلب نہیں ہو سکتا'' دعا گھبرا گئی تھی اس نے شاہ زین کا ذکر نہیں کیا کہ کہیں شہریار شازین کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔۔۔ وہ شہریار کے غصے سے اچھی طرح واقفیت رکھتی تھی

سیکسی اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو۔۔۔۔ یا تو ہاں کرؤ۔۔۔۔ یا پھر ہاں کرؤ۔۔۔۔ نہ کا کوئی آپشن نہیں ہے کیونکہ نہ سننا میری عادت نہیں'' وہ برف کی طرح بالکل ٹھنڈے لہجے میں گویا ہوا۔۔۔ پر اس کا دھمکی آمیز لہجہ اور شعلہ بار نگاہیں دعا کی جان نیکال رہی تھیں۔۔۔۔

تم مجھے فارس نہیں کر سکتے فی الحال ابھی مجھے آفس جانا ہے مجھے میسج آرہے ہیں چاہے تو خود دیکھ لو عمیر اور محسن کو پولیس گرفتار کرنے ان کے گھر پہنچی

ہوئی ہے اور مجھے اس نیوز کو کور کرنے کی ذمہ داری ملی ہے۔۔۔میری فکر کرنا چھوڑ دو کیونکہ وہ دونوں بھائی جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہی زندگی گزارنے والے ہیں اس ویڈیو کے وائرل ہونے کے بعد ان دونوں کا قانون اور سزا سے بچنا امپوسیبل ہے'' دعا کے سیل پر میسج کی رنگ ٹن ٹن خاموش لاون میں گونجتی ہوئی سنائی دی۔۔۔اس نے میسج پڑھ کر شہریار کی جانب اپنا سیل بڑھاتے ہوئے پر اعتماد لہجے میں کہا اسے یقین تھا کہ عمیر اور محسن جیل چلے جائیں گے اور اس کی جان چھوٹ جائے گی روز روز شہریار کا چہرہ دیکھنے سے۔۔۔

دعا نے شہریار کی ایک نہ سنی اور اس کے گھر سے پیدل ہی عمیر اور محسن کے گھر چل پڑی۔ شہریار بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا تھا۔۔۔

سیکسی پلیز۔۔۔تم سمجھ کیوں نہیں رہی ہو۔۔۔تمہاری جان کو خطرہ ہے ''وہ پیچھے پیچھے بولتا ہوا آرہا تھا۔۔۔دعا نے اپنی چلنے کی رفتار تھوڑی تیز کرلی تھی۔۔۔اچانک سے ایک وین روڈ کے بیچ و بیچ آکر رکی۔۔۔اس میں تیزی سے دو تین لڑکے اترے۔۔۔۔۔شہریار بھاگتا ہوا پیچھے سے آیا۔۔۔۔ان گنڈوں نے اپنے منہ کالے کپڑے سے کور کر رکھے تھے ان گنڈوں میں سے ایک نے دعا کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے زبردستی وین میں بٹھانا چاہا تھا۔۔۔دعا بھرپور کوشش کر رہی تھی خود کو بچانے کی۔۔۔۔شہریار تیزی سے اپنی پینٹ میں لگی گن نیکال کر۔۔۔دعا کا ہاتھ کھینچنے والے گنڈے پر فائر کر دیتا ہے۔۔۔گولی اس کے بازو کو چھوتے ہوئے گزری۔۔۔۔''آہ''وہ دعا کو چھوڑ کر اپنا ہاتھ پکڑ زمین پر بیٹھ کر درد سے چیخنے لگا باقی دونوں نے جب شہریار کو گولیاں چلاتے دیکھا تو انہوں نے بھی اپنی گنیں نیکال کر شہریار پر فائر کر دی۔۔۔۔شہریار برق کی تیزی سے کلا بازی کھاتا ہوا وہاں اسٹریٹ پاس کھڑی کار کے پیچھے چھپ گیا۔۔۔

دعا کی جان نکل گئی تھی اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ شہریار صحیح کہہ رہا تھا...
وہ گولیوں کی آواز سے خوفزدہ ہو کر روڈ پر ہی بیٹھ گئی تھی اس نے اپنے دونوں کانوں پر ہاتھ رکھے تھے۔۔۔مارے حشت و خوف کے پوری جان سے کانپ گئی تھی۔۔۔ شہریار نے موقع پاتے ہی ان دونوں پر نشانہ لگایا تھا لیکن وہ گنڈے بھی کافی ماہر لگ رہے تھے۔۔۔وہ دونوں ہی شہریار کی فائرنگ سے بچ گئے۔۔۔

یہ محض اتفاق تھا یا قسمت۔۔۔کے شاہ زین بھی شہریار کے گھر ہی کی جانب آ رہا تھا اسے جان سے مار دینے کے ارادے سے لیکن وہ راستے میں ہی یہ گولیوں کا تبادلہ اور دعا کو روڈ پر بیٹھے دیکھ پوری طرح ھل گیا تھا اس نے اپنی آنکھوں سے خود دیکھا کہ کیسے شہریار اپنی جان پر کھیل کر دعا کو بچا رہا ہے۔۔۔۔شاہزین نے تیزی سے بائیک پر ہی بیٹھ کر پسٹل اپنی پینٹ سے

نیکال کران دونوں پر فائر اسٹارٹ کر دی جو شہریار پر گولیاں برسانے میں مصروف تھے۔۔۔شاہزین کیونکہ گنڈوں کے پیچھے کھڑا تھا اس لئے صرف شہریار دیکھ پا رہا تھا کہ کوئی لڑکا بائیک پر بیٹھا ہے اور گنڈوں پر گولی چلانے والا ہے۔۔۔شاہزین کے ہیلمٹ کے سبب شہریار اسے پہچان نہ سکا۔۔۔

"ہیلو سر۔۔۔شہریار سر اس لڑکی کو بچا رہے ہیں۔۔۔ہمیں مزید بندوں کی ضرورت پڑے گی" وین میں بیٹھے ہوئے ڈرائیور کو محسن کا فون آیا تھا تو اس نے وہاں کے موجودہ صورتحال کے متعلق اسے آگاہی دی جس پر وہ غصے سے فون پر ہی چیخنا شروع ہو گیا "تم نکموں سے ایک لڑکی نہیں اٹھائی جا رہی ۔۔۔کسی کام کے نہیں ہو تم لوگ یہاں ہمارے گھر کے باہر پولیس اور رپورٹرز کھڑے ہیں۔۔۔اور۔۔۔۔" محسن بول ہی رہا تھا کہ عمیر اس کے کندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھتے ہوئے "چھوڑ دو۔۔۔اس حرام زادی کی حفاظت شہریال خود کر رہا ہے۔۔۔یہ چھوٹے موٹے گنڈے اس کا کچھ نہیں

بگاڑ سکتے۔۔۔ویسے بھی اسے میں اپنے ہاتھوں سے مارنا چاہتا ہوں۔۔۔اس نے آخر ہمیں برباد کیا ہے ہے اتنی آسانی سے تو نہیں چھوڑوں گا اسے ۔۔۔ہم تو جیل ویسے بھی جا ہی رہے ہیں۔۔۔ مگر اس شہریار کو خون کے آنسو رولا کر ہی جائیں گے۔۔۔وہ کیا سمجھتا ہے۔۔۔وہ آسانی سے بچ کر نکل جائے گا۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔ ہمیں اچھی طرح پتا ہے شہریار کی جان اس طوطی میں ہے اسے تو ہم زندہ نہیں چھوڑیں گے" وہ دونوں بھائی پیچھے کے راستے سے پولیس اور پریس سے بچتے ہوئے نکل گئے تھے۔۔۔بدلے کی آگ نے انہیں پاگل کر دیا تھا۔۔۔وہ شہریار کی جان نیکالنے یعنی دعا کو مارنے چل پڑے تھے۔۔۔

شاہ زین نے بائیک پر بیٹھے بیٹھے ہی ایک گنڈے کے ہاتھ پر گولی ماری جس سے اس کے ہاتھ سے گن زمین پر گر گئی دوسرا اوالاحقاء بقاء اور پریشان نگاہوں سے پیچھے موڑا تو اسے شاہزین بائیک پر بیٹھا ہوا گن کا نشانہ لگاتے

ہوئے نظر آیا۔۔۔۔اس بندے نے جس کے ہاتھ پر شاہزین نے گولی مار کر زمین پر گرادی تھی۔۔۔۔اس نے دوسرے ہاتھ میں گن لے کر شاہزین پر اندھادھند فائرنگ اسٹارٹ کر دی۔۔۔شاہزہن نے فورا ہائی یک جو پہلے سے اسٹارٹ تھی اس کے اسٹیٹ فائر سے بچنے کے لئے برق کی تیزی دیکھاتے ہوئے ریورس لی۔۔۔۔وہ دیھان بٹارہا تھاتا کے شہریار کو موقع ملے اور وہ دعا کو وہاں سے ہٹالے۔۔۔۔اس فائرنگ کے تبادلے میں آس پڑوس کے گھروں کے شیشے ٹوٹ گئے تھے لوگوں میں خوف وہراس پھیل گیا تھا۔۔۔ایک دو لوگوں نے تو پولیس والوں کو کمپلین بھی کر دی تھی۔۔۔۔

شاہزین ذہن بٹانے میں کامیاب ہوا۔۔۔وہ دونوں ہی دعا سے بالکل ہٹ گئے اور وین لے کر شاہ زین کے پیچھے چل دیے وہ مسلسل شاہزین پر فائر کر رہے تھے اتنے میں شہریار بھاگتا ہوا دعا کے پاس آیا۔۔۔وہ اپنا سیل دعا کے پیچھے آنے کے چکر میں میز پر رکھا ہی بھول آیا تھا۔۔۔۔

”تم ٹھیک ہو؟؟؟“شہریار نے دعا کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے پوچھا وہ اس قدر خوفزدہ تھی کہ اس کے سینے سے لگ گئی

”مجھے بچالو شہریار۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں میں نے وہ ویڈیو نہیں ڈالی ۔۔۔مجھے بچالو۔۔۔میری ماں اور بھائی کا میرے علاوہ کوئی نہیں۔۔۔مجھے کچھ ہو گیا تو وہ دونوں بھی جیتے جی مر جائیں گے پلیز بچالو“دعا پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے شہریار سے التجائیں کر رہی تھی۔۔۔

”تم فکر مت کرو۔۔۔میرے ہوتے ہوئے تمہیں کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا۔۔۔جان سے ماردوں گا میں ان بھائیوں کو۔۔۔ان کی ہمت بھی کیسے ہوئی ی تم پر حملہ کروانے کی“شہریار کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح لال ہو گئیں تھیں۔۔۔اس نے پکا عزم کر لیا تھا ان بھائیوں کو جان سے مار دے

گا۔۔۔کیونکہ صرف یہی ایک راستہ تھا اس کی نظر میں دعا کو ان حیوانوں سے بچانے کا۔۔۔اس کی نظر میں بچنے والے کو ہر بار luck کی ضرورت پڑتی ہے اور مارنے والے کو فقط ایک بار....

دعا خوف و وحشت کے مارے آنکھیں اور کان بند کر کے نیچے بیٹھ گئی تھی۔۔ اسے خبر نہیں تھی کہ اسے بچانے والا شاہ زین تھا جو اپنی جان جھوکم میں ڈال گیا تھا۔۔۔ صرف اس کی خاطر۔۔

شاہزین کی بائیک ہواؤں سے باتیں کر رہی تھی "یا خدا مدد کر۔۔۔یہ کمینے تو فائر پر فائر چلا رہے ہیں" وہ دعا گو تھا دل ہی دل۔۔۔شاہزین بائی یک آپ جان کر سنسان سڑک کی جانب لے گیا تھا تا کہ ان کی لڑائی کی زد میں کوئی معصوم نقصان میں نہ پڑ جائے۔۔۔

وہ بائی یک والا کون تھا؟؟؟''شہریار سوچ میں پڑ گیا تھا۔۔ ''

چلو۔۔۔میں تمہیں اپنے گھر لے چلتا ہوں''شہریار اسے اپنے سینے سے ہٹا''

کر آنسو صاف کرتے ہوئے بڑے پیار و محبت سے بولا۔۔۔۔دعا سہم گی تھی

۔۔۔اس کا ذہن مفلوج ہو چکا تھا۔۔۔گولیوں کی آوازیں اسے ابھی بھی اپنے

کانوں میں گونجتی ہوئی سنائی دے رہی تھیں۔۔۔ابھی دعا شہریار کے ساتھ

ایک قدم ہی چلی تھی کہ پیچھے سے کسی گاڑی کے ٹائروں کی آواز دونوں کے

کانوں کی سماعتوں سے ٹکرائیں۔۔۔دعا خوف کے مارے پیچھے مڑی

تھی۔۔۔۔

دوسری طرف جنید کنول کو فون پر بتاتا ہے کہ دونوں چوہدری بھائی فرار

ہوگئے ہیں پیچھے کے راستے سے۔۔۔

”مجھے ڈر ہے کہیں یہ لوگ مل کر دعا کو نقصان نہ پہنچا دیں۔۔۔کیونکے ان لوگوں کی نظر میں ویڈیو دعا کے پاس تھی“ کنول نے نہایت پریشان ہو کر کہا تو جنید نے اپنا سر پکڑا تھا۔۔۔

”مجھے بھی کچھ ایسا ہی لگ رہا ہے۔۔۔۔مجھے لگتا ہے شہر یار ان لوگوں سے ملا ہوا ہے تبھی تو وہ دعا کے پیچھے پڑا تھا۔۔۔ضرور اس کا بھی ہاتھ ہے صباء کی موت میں“ جنید نے اندازا کہا تھا۔۔۔

”اب ہم کیا کریں؟؟؟۔۔۔مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا“ کنول اپنے بالوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے فکر مند ہو کر گویا ہوئی۔۔۔

مجھے بھی کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔آخر چل کیا رہا ہے۔۔۔مجھے لگتا ہے اس ”
پولیس والے نے آپچان کران بھائیوں کو موقع دیا ہے فرار ہونے کا“ جنید
نے کنول کو بتایا تو وہ مزید پریشان ہو گی۔۔۔

ایک کام کرو۔۔۔تم ان پولیس والوں کے ساتھ چوہدری بھائیوں کے ”
پیچھے جاؤ۔۔۔میں اپنے قریبی پولیس اسٹیشن جا کر شہریار کے خلاف ایف آئی
آر درج کرواتی ہوں دعا کو زبردستی اٹھا کر لے جانے کی اور پولیس والوں کو
لے کر شہریار کے گھر چلی جاؤں گی۔۔۔“کنول نے اپنا منصوبہ جنید کو بتایا
۔۔۔۔جنید اس کے منصوبے کے مطابق عمل کرنے کے لئے فوری تیار ہو
گیا ”ٹھیک ہے“۔۔

گاڑی کی آواز پر شہریار گن ہاتھ میں پکڑ کر چلانے کے لیے بالکل تیار ہو کر پیچھے پلٹا تو یہ دیکھ گن واپس نیچے رکھ لی کہ وہ گاڑی اس کے سیکرٹری کی تھی۔۔۔

"آپ ٹھیک ہے نا سر؟؟" وہ گاڑی سے اتر کر شہریار کو دیکھ فکر مند لہجے میں استفسار کرنے لگا وہ اپنے ساتھ پوری ایک گارڈز کی ٹیم لایا تھا۔۔۔

"جس کا تمہارے جیسا گدھا سیکرٹری ہو۔۔۔وہ ٹھیک کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟۔۔۔تم سے کہہ کر آیا تھا کہ دعا کے پیچھے مزید گارڈز لگاؤ" شہریار نے غصے سے سیکرٹری پر چڑھائی کر ڈالی تھی۔۔۔

"سوری۔۔۔سر۔۔۔۔تھوڑا لیٹ ہو گیا۔۔وہ دعا میم کے دوست شاہ زین نے بھی گارڈز ان کی حفاظت پر مامور کیے ہوئے تھے۔۔۔آپ دونوں کے

گارڈز لڑائی کے سبب ہسپتال میں پڑھیں ہیں۔۔۔پر دیکھیں میں ن ئ ے گارڈز لے کر فوراآیا ہوں آپ کے پاس‘‘سیکرٹری ڈرے ڈرے لہجے میں پوری بات بتانے لگا۔۔۔دعا کو تو آج خبر ہوئی تھی کہ شاہزین کتنی پرواہ کرتا ہے اسکی جو وہ کبھی ظاہر بھی نہیں ہونے دیتا۔۔۔۔

’’تم دعا کو گھر لے جاؤ۔۔میں ذرا ایک کام نمٹا کر آتا ہوں۔۔"۔شہریار نے اپنے سیکریٹری سے کہا۔۔۔

’’جی۔۔۔سر۔۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔۔دعا میم کی حفاظت میں اپنی جان پر کھیل کر بھی کروں گا‘‘سیکرٹری نے پراعتماد لہجے میں کہا تو شہریار اثبات میں سر ہلانے لگا۔۔

آہ"ابھی ان کی باتیں چل رہی تھیں کہ کسی نے شہریار کے سیکرٹری پر گولی" ماردی تھی گولی اس کے سیدھی ٹانگ پر لگی۔۔۔۔۔وہ چیختے ہوئے اپنے پاؤں کو پکڑ زمین بوس ہوا۔۔۔شہریار نے تیزی سے نظریں دوڑائیں تھیں جس سمت سے گولی چلی تھی۔۔شہریار کی گن میں گولیاں ختم ہو گئیں تھیں۔۔۔۔اس نے اپنے سیکرٹری کی گن خود ہی اس کے کوٹ سے نکال کر سامنے بلڈنگ پر کھڑے شخص پر جو ایک دو لمحے پہلے ہی اس کے سیکرٹری پر فائر کر چکا تھا شہریار نے اس پر اب فائر کر دی تھی۔۔۔دعا تو پتھر کی بن گئی تھی۔۔۔۔"اب کیا کریں؟؟؟۔۔۔ان کے تو بہت خون بہہ رہا ہے" دعا گھبراتے ہوئے سیکرٹری کے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

اس کی فکر میں کر لوں گا۔۔۔تم جاؤ یہاں سے۔۔۔" پھر اپنے گارڈز سے " مخاطب ہو کر "لے کر جاؤ انھیں" شہریار اپنے سیکرٹری سے دلی طور پر اٹیچ تھا۔۔۔وہی تو واحد دوست تھا پوری دنیا میں جو اس کے گرم مزاج کو اچھی

طرح سمجھتا تھا لیکن جب یہ دیکھا کہ اصل نشانہ تو دعا تھی وہ تینوں کیونکہ قریب کھڑے تھے اس وجہ سے گولی دعا کے بجائے سیکرٹری کو لگ گئی۔۔۔ یہ دیکھ شہریار نے پہلے دعا کی حفاظت کو ترجیح دی۔۔۔

سیکرٹری کے سیل سے ایمبولینس کو کال کی فورا۔۔۔ کال کے بعد دعا کو اٹھاتے ہوئے گاڑی کی جانب لے کر بڑھا تھا۔۔۔

دعا گاڑی میں بیٹھنے ہی لگی تھی کے اس لمحے شاہ زین بائیک لے کر آگیا۔۔۔" تم ٹھیک تو ہو؟؟؟" اس نے فوراً ہیلمٹ اتار کر دعا کے جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

شاہ" دعا نے پر امید نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ شہریار دعا کا" ہاتھ پکڑے کھڑا تھا اسے گاڑی میں بیٹھانے کے لیے۔۔۔ بس شاہزین کا

بائیک سے اتر کر اس کی جانب ایک قدم بڑھانا تھا۔۔۔وہ شہریار کا ہاتھ چھوڑ دیوانوں کی طرح بھاگتے ہوئے شاہزین کے سینے سے آ لگی۔۔

"سب ٹھیک ہے کارٹون۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔میں ہوں ناں تمہارا شاہ تمھارے ساتھ۔۔۔پھر ڈر کی کیا بات ہے" اس نے بہت محبت سے دعا کو اپنے حصار میں جکڑ لیا تھا اور مسلسل اسے دلاسہ دے رہا تھا۔۔شہریار کا دل پارے پارے ہوا تھا یہ منظر دیکھ۔۔۔کیونکہ شاہزین کے لئے دعا کی آنکھوں میں وہ محبت تھی جو شروع سے شہریار اپنے لئے دیکھنا چاہتا تھا ۔۔۔پورا وجود کرچی کرچی ہو گیا تھا اس کا۔۔بڑی حسرت بھری نگاہوں سے دعا کو تکنے لگا۔۔۔

دوسری طرف شاہ زین کی جان میں جان آئی تھی دعا کو ٹھیک دیکھ۔۔۔۔وہ خدا کا شکر ادا کر رہا تھا کہ کیسے وہ ان گنڈوں کو چکمہ دے کر واپس آنے میں کامیاب ہوا ہے۔۔۔

شاہزین تیز قدموں سے چلتا ہوا سیکرٹری کے پاس آیا۔۔۔ساتھ ساتھ ایمبولینس بھی آگئی تھی۔۔۔اس کا خون کافی بہہ چکا تھا۔۔۔وہ درد سے تڑپ رہا تھا۔۔۔ایمبولینس کے آتے ہی اسے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔۔۔

چلو دعا تمہارا یہاں رہنا سیف نہیں" شاہزین نے دعا کو دیکھ فکر مند لہجے " میں کہا۔۔

"تم کہاں لے کر جاؤ گے اسے ؟؟؟۔۔۔اس وقت میرے پاس رہنا دعا کے لیے سب سے زیادہ سیف ہے" شہریار شاہزین کی بات سنتے ہی فوراً بول پڑا۔۔۔

"دعا تمہارے پاس سیف ہے ؟؟؟" وہ طنزیہ بولا شہریار کو دیکھ۔۔۔۔۔ "مجھے تو۔۔۔ تم سے ہی سب سے زیادہ ڈر لگا رہتا ہے۔۔۔ تم دعا کو آفس سے لے کر یہاں آئے ہی کیوں ؟؟؟۔۔۔ آخر کیوں پیچھے پڑے ہو دعا کے ؟؟؟" شاہ زین آگ بگولہ ہو گیا تھا شہریار کی بات سن۔۔۔۔

"دعا میرے پاس سیف ہے اس کا ثبوت دعا کا اس وقت زندہ ہونا ہے ۔۔۔ ورنہ ان چوہدری بھائیوں نے تو اس دن ہی دعا کو جان سے مار دینا تھا۔۔۔جب انہیں اس ویڈیو کی خبر ہوئی تھی۔۔۔۔۔ وہ میں تھا۔۔۔" شہریار اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ رہا تھا۔۔۔ "جس نے دعا کی حفاظت ان

چوہدری بھائیوں سے کی۔۔۔اور ابھی بھی کر رہا ہوں۔۔۔آفس سے لانے کی وجہ بھی یہی تھی کہ دعا کی جان کو خطرہ لاحق تھا۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری اس سو کولڈ ویڈیو کے وائرل ہونے جانے سے ان کمینوں کو جیل ہو جائے گی اور پھر دعا کی جان سے خطرہ ہٹ جائے گا۔۔۔تو میں بتا دوں۔۔۔" وہ ذرا لہجے کو سخت کرتے ہوئے گویا ہوا "تمہاری بھول ہے یہ ۔۔۔وہ جیل میں بیٹھ کر بھی اپنی حکومت باھر چلانے والوں میں سے ہیں۔۔۔ان کمینوں کا مقابلہ تم جیسے شریف لڑکوں کے بس کی بات نہیں ۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے وہ خاموش بیٹھ جائیں گے ان سب کے بعد ؟؟؟۔۔۔دعا کی حفاظت صرف مجھ جیسا گینگسٹر ہی کر سکتا ہے۔۔۔اس لیے دعا میرے ساتھ جائے گی" شہریار نے شاہزین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر رعب دار آواز میں کہا۔۔۔

شاہزین کو آج خبر ہوئی تھی کہ شہریار دعا کی حفاظت کر رہا ہے اتنے مہینوں سے۔۔۔۔۔

دعا پلیز میرے ساتھ چلو‘‘ شہریار نے دعا کی جانب ہاتھ بڑھاتے ہوئے ’’ پُر امید نظروں سے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا۔۔۔۔ وہ دلی خواہش رکھتا تھا کہ دعا اس کا ہاتھ تھام لے۔۔۔۔ دعا سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔۔ شاہزین بھی دعا کو دیکھنے لگا۔۔۔ وہ بے تاب تھا یہ جاننے کے لیے آخر دعا کس کا انتخاب کرتی ہے اس مشکل وقت میں اپنی حفاظت کے لیے۔۔۔۔

دعا اس بات سے اچھی طرح واقف تھی کہ شہریار اس کی حفاظت ہی کر رہا ہے اتنے مہینوں سے بلکہ اس نے تو حمزہ کو بھی بچایا تھا۔۔۔

"سر۔۔۔نیچے۔۔۔۔۔۔۔نیچے سر کیجئے" شہریار اور شاہزین دعا کی جانب دیکھتے ہوئے بے صبری سے اس کے جواب کا انتظار کر رہے تھے۔۔۔دعا دو تین لمحوں کے لیے سوچ میں پڑ گئی تھی۔۔۔شہریار کو اس کے گارڈ نے چیختے ہوئے کہا تو اس نے اپنے ساتھ ساتھ دعا کو بھی نیچے بیٹھایا تھا۔۔۔

محسن اور عمیر اپنے بندوں کے ساتھ آن پہنچے تھے۔۔۔وہ کافی بندے اپنے ساتھ لائے تھے انہوں نے آتے ہی فائر چلانا شروع کیے تو شہریار کے گارڈز آگے آگئے ان تینوں کی حفاظت کرنے۔۔۔۔

"دعا تم اندر بیٹھو۔۔۔۔کچھ بھی ہو جائے باہر مت آنا" شہریار نے دعا کا ہاتھ پکڑ کر اسے جلدی سے گاڑی کے اندر بیٹھا دیا تھا۔۔۔شاہزین نے اپنی گن نکال لی۔۔۔۔اور شہریار نے بھی۔۔۔۔دعا اس خوف وہراس والے منظر کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی گاڑی میں بیٹھ کر۔۔۔۔۔

ایک گنڈے نے شاہزین پر گولی چلانا چاہی تو شاہزین پھرتی دیکھاتے ہوئے نیچے کی جانب جھکا۔۔۔اور اس کے پیٹ پر زوردار لات دے ماری وہ نیچے گرا تو شاہزین نے بغیر وقت ضائع کئے اس کے ہاتھ سے گن چھین لی۔۔۔
زوردار دو تین مکے اس کے منہ پر دے مارے۔۔۔وہ خون نم خون ہو گیا تھا

محسن نے شہریار کے سر پر گن لگائی ی یہ سوچ کر کے وہ فتح یاب ہوا۔۔۔تو شہریار نے اس کا ہاتھ جس سے وہ گن پکڑا ہوا تھا۔۔۔ مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔۔ شہریار کے ہاتھ کی پکڑ اتنی مضبوط تھی کہ محسن چاہ کر بھی اس سے اپنا ہاتھ چھوڑا نہیں پا رہا تھا۔۔۔۔اگلے ہی لمحے شہریار نے اس کا ہاتھ پکڑ کمر کے پیچھے لے جا کر موڑ دیا تھا۔۔۔ گن محسن کے ہاتھ سے گر کر زمین بوس ہو گئی تھی۔۔۔۔

عمیر چوہدری کا نشانہ صرف دعا تھی۔۔۔۔سب لڑائی میں لگے ہوئے تھے وہ اپنی گاڑی سے اتر کر گن ہاتھ میں پکڑے دعا کی جانب تیزی سے قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔۔شہریار کیوں کہ محسن سے لڑائی میں لگا تھا۔۔۔وہ دیکھ نہ سکا۔۔۔پر شاہزین کی نظر پڑ گئی تھی کہ عمیر گاڑی کی جانب بڑھ رہا ہے۔۔۔۔شاہزین بجلی کی تیزی سے بھاگتا ہوا آیا اور گاڑی کی چھت پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا جس کے اندر دعا بیٹھی تھی۔۔۔۔

عمیر نے گن نیکال کر شیشے پر چلانے کی نیت سے ابھی ہاتھ بلند کیا ہی تھا ہوا میں۔۔۔۔کے شاہزین نے گاڑی کی چھت پر کھڑے ہو کر اس کے پاؤں پر اندھا دھند گولیاں چلانا شروع کر دیں۔۔۔۔وہ بندر کی طرح ناچ گیا تھا خود کو بچانے کے لیے الٹے پاؤں سٹپٹا کر دوڑا تو شاہزین گاڑی سے چھلانگ لگا کر نیچے آیا اور عمیر کو گردن سے دبوچ لیا۔۔۔

اب عمیر کی گردن شاہزین کے بازو میں دبئ تھی۔۔۔شاہزین نے اس کے ماتھے کے سائیڈ پر گن رکھ کر غصے سے پوچھا"بتا کیا ساری گولیاں تیرے بھیجے میں اتار دوں۔۔یا تو جیل جانا پسند کرے گا؟؟؟"

عمیر خوفزدہ ہو گیا کیونکہ شاہزین اس کے پاؤں پر تو پہلے ہی اندھا دھن گولیاں چلا چکا تھا۔۔۔وہ فوراً بول پڑا"نہیں خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو۔۔۔میں جیل چلا جاؤں گا۔۔۔میں اپنے کیے کی معافی مانگنا چاہتا ہوں۔۔۔تم شریف گھر کے لگتے ہو۔۔۔تم کیوں میرے خون سے اپنے ہاتھ رنگنا چاہتے ہو؟؟؟۔۔۔مجھے پولیس کے حوالے کر دو۔۔۔۔"عمیر کو اپنے سر پر موت منڈلاتی ہوئی نظر آرہی تھی۔۔۔وہ التجائی ی لہجے میں گویا ہوا۔۔۔

ہینڈز اپ۔۔۔ سب رک جاؤ اپنی جگہ۔۔۔۔ پولیس آگئی ہے" جنید پولیس لے کر پہنچ گیا تھا۔۔۔ پولیس کے آتے ہی سب رک گ ئے تھے ۔۔۔

شہریار نے محسن کو پولیس کے آگے پھینکا تھا۔۔ پولیس والے نے محسن کو فورا گریبان سے پکڑ لیا۔۔۔

شاہزین نے عمیر کے سر سے گن ہٹا کر اسے پولیس کے آگے چھوڑ دیا۔۔۔

عمیر نے محسن کو ہلکا سہ اشارہ کیا۔۔۔ اشارہ ملتے ہی اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔

عمیر چوہدری کوئی چلاکی نہیں۔۔۔اگر بھاگنے کی کوشش کی تو ہم گولی چلادیں گے"پولیس اسپیکٹر نے عمیر کو ون کیا تھا۔اس کے ساتھ دو اہلکار بھی تھے۔۔۔شہریار کے گارڈز نے پولیس اہلکاروں کی مدد کی تھی۔۔۔ گنڈوں کو گاڑی میں بھرنے میں۔۔عمیر دونوں ہاتھ اٹھائے آہستہ آہستہ قدم لے کر پولیس اسپیکٹر کی جانب آرہا تھا دعا گاڑی سے باہر نکل آئی تھی شکر ادا کرتے ہوئے کے آخر کار یہ موت کا بھیانک کھیل ختم ہوا۔۔۔۔

محسن صرف موقع کی تلاش میں تھا۔۔جب اس نے دیکھا کہ سب کا دیھان عمیر کی طرف ہے۔۔تو اس نے پولیس اسپیکٹر کے ہاتھ پر زوردار لات مار کر گن چھین لی۔۔اور پھر گن پولیس والے پر تان کر"اپنی جگہ سے نہیں ہلنا۔۔ورنہ میں گولی چلادوں گا"۔۔۔کہتا ہوا سب سے بچ کر بھاگ نکلا۔۔۔

جنید۔۔۔۔شاہزین اور شہریار کے گارڈز اسے پکڑنے کے لئے تیزی سے اس کے پیچھے بھاگے۔۔۔۔ عمیر اور محسن کا یہ پورا پلان چل رہا تھا۔۔۔اب عمیر کی باری تھی۔۔۔اپنے پلین کے مطابق کھیلنے کی۔۔۔۔

سب کا دھیان کیونکہ محسن کی طرف تھا تو عمیر اپنے پلین پر عمل کرتے ہوئے تیزی سے پیچھے مڑ کر دعا کی جانب گولی چلادی۔۔۔۔وہ سوچ کر آئے تھے کہ کچھ بھی ہو جائے دعا کو زندہ نہیں چھوڑیں گے۔۔۔۔

عمیر کے بالکل پیچھے لیکن تھوڑا فاصلے پر کھڑی تھی دعا۔۔۔جس سمت محسن بھاگا تھا دعا گردن موڑ کر وہیں دیکھنے میں مشغول تھی۔۔۔اسے خبر نہ تھی کہ عمیر اسے مارنے کے در پہ کھڑا ہے۔۔۔پولیس انسپیکٹر بھاگتا ہوا عمیر کو پکڑنے آیا لیکن اس سے پہلے وہ گولی چلا چکا تھا۔۔۔

آہ'' دعا کے آگے شہریار آگیا تھا گولی ڈائریکٹ سینے پر لگی تھی۔۔۔۔دعا'' مارے شاکٹ کے زور سے چیخی۔۔۔''شہریار'' عمیر نے ایک اور گولی چلا دی تھی یہ گولی بھی شہریار کے سینے میں پیوست ہو گئی۔۔۔شہریار کو لگا کے اگر وہ مر گیا اور عمیر زندہ رہ گیا تو وہ ضرور موقع پاتے ہی دعا کو مار دیے گا۔۔۔اس نے گولی لگی حالت میں ہی تیزی سے مڑ کر ایک ساتھ دو تین گولیاں عمیر کے دماغ کے آر پار کر دیں وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔۔۔ شہریار زمین پر گرا تو دعا تڑپ اٹھی۔۔۔وہ اس قدر شہریار کا نام لے کر چیخ رہی تھی کہ اس کی چیخوں سے زمین و آسمان کانپ جائیں۔۔۔

شہریار تمہیں کچھ نہیں ہو گا'' وہ گرنے لگا تو دعا نے اسے اپنی باہوں میں '' تھام کر اسے آرام سے نیچے لٹایا

وہ دعا کو خود کے لیے روتا دیکھ کر مسکرانے لگا" بڑی دیر کر دی صنم آتے آتے۔۔۔۔ کاش میں محسن کو بھی مار دیتا۔۔۔ سوری۔۔ میں اسے مار نہیں سکا" شہریار بڑی مشکل سے بول پا رہا تھا۔۔اس کے جسم سے بہت تیزی سے خون نکلنے لگا دعا کے کپڑے خون سے بھر گئے تھے۔۔۔وہ بری طرح تڑپ کر رو رہی تھی۔۔۔ شہریار جان گیا تھا کہ اس کا آخری وقت آ گیا ہے ۔۔۔۔دعا کی آنکھوں کی تڑپ۔۔۔اسکا خلوص دل سے رونا۔۔ شہریار کے دل کو سکون بخش رہے تھے۔۔۔دعا اس کے چہرے پر بڑے پیار سے ہاتھ رکھ کر "تمہیں کچھ نہیں ہو گا تم فکر مت کرو۔۔۔ کوئی ہے۔۔۔۔پلیز مدد کرو۔۔ایمبولینس کو کال کرؤ" پولیس والے نے ایمبولینس کو کال ملا دی تھی۔۔۔

پلیز اپنے الفاظ واپس لے لو کہ میں نے محبت کو کبھی جانا ہی نہیں "

۔۔۔۔تم نہیں جانتی یہ الفاظ میری روح تک کو ہلا دیتے ہیں۔۔۔ بڑی

گہری اذیت دیتے ہیں مجھے یہ الفاظ ۔۔۔ واپس لو ۔۔۔۔ کہو کہ شہریار ۔۔۔ میں مانتی ہوں تم نے محبت کو نہ صرف جانا بلکہ اس کا حق بھی ادا کر دیا'' دعا اس دیوانے کی بات سن پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اسے آج احساس ہوا کہ شہریار کی محبت بہت پاکیزہ ہے ۔۔۔۔ ایسی محبت تو قسمت والوں کو ملتی ہے ۔۔۔۔۔ وہ روتے ہوئے کہتی ہے

'' آج میں اپنے الفاظ واپس لیتی ہوں ۔۔۔ تم تو محبت کو مجھ سے بھی زیادہ جانتے ہو'' وہ پولیس والے کو دیکھ کر چیختے ہوئے کہنے لگتی '' ایمبولینس کیوں نہیں آئی ابھی تک ؟؟؟''

'' مجھے صباء معاف کر دیے گی ناں ؟؟؟ ۔۔۔ میں واقعی بہت پچھتاتا ہوں اسے نہ بچا کر ۔۔۔ کاش میں مرنے سے پہلے آصف سے معافی مانگ

پاتا۔۔۔پر تم میری طرف سے مانگ لینا۔۔" وہ غشی میں جاتا جارہا تھا۔۔ بڑی مشکل سے دعا کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔

" مجھے تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔۔ سچی توبہ تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے۔۔۔ مجھے یقین ہے صباء اور آصف بھی معاف کر دیں گے۔۔۔ تم بس آنکھیں کھول کے رکھو۔۔۔ ایمبولینس آتی ہی ہو گی۔۔۔ پلیز" اس کی آنکھوں سے گرنے والے آنسو شہریار کے چہرے پر گر رہے تھے۔۔۔ وہ مرتے وقت اپنی محبت کی باہوں میں تھا۔۔۔

" محبت تو محبت ہے اور وہ ہمیشہ تم سے رہے گی پھر چاہے تم غصہ کرو ۔۔۔ چلاؤ ۔۔۔ خاموش ہو جاؤ یا بھول جاؤ" شہریار اب آخری ہچکیاں لینے لگا تھا۔۔۔ دعا کی جان نکل رہی تھی اتنا بے بس تو کبھی بھی زندگی میں خود کو محسوس نہ کیا تھا جتنا شدت سے آج کر رہی تھی۔۔۔ وہ تڑپ تڑپ کر رو رہی

تھی شہریار کے لیے۔۔۔ آخر کار شہریار اپنی بے پناہ محبت سے دعا کے دل میں اپنے لیے جگہ بنانے میں کامیاب ہوا۔۔۔۔ جس کا احساس دعا کو آج ہوا تھا۔۔۔

"مجھے کلمہ پڑھا دو دعا۔۔۔ یہ مجھ گنہگار کی خوش قسمتی ہو گی کہ جسے میں اس قدر چاہتا ہوں وہی مجھے کلمہ پڑھائے"۔۔ شہریار کے کہنے پر دعا نے روتے روتے بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پاتے ہوئے اسے کلمہ پڑھایا ۔۔۔۔ بس کلمے کا پڑھنا تھا اس نے ایک زوردار ہچکی لی۔۔۔۔ اس کا جسم دعا کی باہوں میں اور روح کفا عنصری سے پرواز کر گئی۔۔۔۔

شاہزین اور جنید محسن کو پکڑ لانے میں کامیاب ہوئے تھے لیکن واپسی پر شہریار اور عمیر کو مرا ہوا دیکھ بری طرح چونکے۔۔۔۔

شاہ۔۔پلیز مدد کرو‘‘ دعا شاہزین کو دیکھ چیخ چیخ کر مدد کی پکار لگا رہی تھی وہ" بار بار شہریار کے چہرے پر ہلکے ہلکے ہاتھوں سے تھپکتی تھی کہ وہ اٹھ جائے پر وہ دیوانہ اس دنیا میں نہ رہا تھا۔۔۔اس نے واقعی دعا کی خاطر اپنی جان دے دی تھی۔۔۔

محسن کو جیل ہو گئی۔۔۔ محسن اپنے بھائی کے غم میں پاگل ہو گیا تھا۔۔۔

آصف آزاد ہو گیا۔۔۔

دعا نے شہریار کی طرف سے جا کر پرسنل معافی مانگی تھی۔۔۔شہریار کی موت دعا کے دل پر بڑا گہرا اثر چھوڑ گئی تھی۔۔۔وہ اکثر شہریار کے آخری جملے یاد کر کے رو دیتی تھی۔۔۔وقت گزر رہا تھا زخم بھرنے لگے تھے۔۔۔۔

جنید نے اپنے وعدے کے مطابق اپنے والد یعنی کبیر شاہ کو بھی ثبوت مٹانے اور پولیس کو گمراہ کرنے کے کیس میں جیل میں ڈلوادیا تھااس کی نظر میں حماد کی موت کا ذمہ دار اس کا اپنا باپ تھا۔۔۔

کنول نے جنید کو بتادیا کہ اس کی منگنی صرف بڑی دادو کو دیکھانے کے لئے کی گئی تھی۔۔۔شانزین نے میسج پر مدد مانگی تھی ان کی آخری خواہش پوری کرنے کی لیکن ساتھ ساتھ یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ وہ جب چاہیے گی اس منگنی سے اسے آزاد کردے گا۔۔۔

******_______*******

شاہ زین, دعا اور جنید, کنول کی ایک ساتھ ہی بڑی دھوم دھام سے شادی ہوئی۔۔۔

ایک سال بعد۔۔

شاہ زین نے لوگوں کو انصاف دلانا نہ چھوڑا۔۔۔آج وہ بہت بڑا جرنلسٹ تھا۔۔

(عوام کو انصاف دلانا میرا کام) نامی شو کا ہوسٹ تھا وہ۔۔۔اس کے شو کی ریٹنگ آسمانوں سے باتیں کرتی تھی۔۔حماد کی موت نے شاہزین کو احساس دلایا تھا کہ جب کوئی اپنا مرتا ہے تو کس قدر تکلیف ہوتی ہے اور اس کے پیارے اسے انصاف دلانے کے لئے کیسے مارے مارے پھرتے ہیں۔۔۔ وہ ان لوگوں کی آواز بنتا۔۔۔اپنے شو کے پلیٹ فارم سے ان مظلم لوگوں کی آواز بڑے اداروں تک پہنچاتا تاکہ انہیں انصاف مل سکے۔۔۔

دعا نے اپنے سسر رفیق صاحب کی کمپنی میں کام کرنا اسٹارٹ کر دیا تھا اور یہ بات رفیق صاحب کو بہت خوشی دیتی۔۔۔دعا اکثر تنہائی میں وہ لائنیں

دہرایا کرتی جو شہریار کہا کرتا تھا(محبت تو محبت ہے اور یہ ہمیشہ تم سے رہے گی چاہے تم غصہ کرو.. چلاؤ۔۔۔خاموش ہو جاؤ یا بھول جاؤ) شہریار زندگی بھر کے لئے دعا کو ہر سانس کا احسان مند بنا گیا تھا۔دعا کو اپنی ہر سانس شہریار کا دیا تحفہ لگتی تھی جو وہ محبت میں دے گیا تھا۔۔شہریار کے والد اپنی ساری جائیداد چیریٹی کر کے غیر ملک چلے گئے

*******___________*******

کچھ سالوں بعد۔۔۔

"شاہ شاہ اگر فری ہو تو ذرا آنا۔۔۔میں کھانا پکا رہی ہوں میرے منہ پر بال آرہے ہیں پلیز کیچر کر دو" دعا نے کھانا پکاتے ہوئے آواز لگائی تو شاہزین اپنے کمرے سے نکل کر آیا اور اس کے بالوں کو کیچر کر دیا۔۔"اور کچھ میڈم؟؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

نہیں شکریہ" دعا مسکراتے ہوئے جواب دینے لگی۔۔۔ "

شاہ شاہ میں دعا بول رہی ہوں۔۔ ذرا جوس کا گلاس لانا" باہر صوفے پر بیٹھے " ہوئے ایک پیارے سے بچے نے آواز لگائی تھی۔۔۔۔ وہ بچہ اس بات سے واقف نہ تھا کہ دعا اور شاہزین ایک ساتھ ہی کچن میں کھڑے ہیں وہ دونوں ایک دوسرے کو مسکرا کر دیکھنے لگے اس بچے کی آواز سنتے ہی۔۔۔

بالکل تم پر ہی گیا ہے۔۔۔ثابت کر رہا ہے کے تمہارا بیٹا ہے" دعا نے " شاہزین کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

چلو باہر چل کر دعا کو جوس دیتے ہیں" شاہزین کہ کر ہنسنے لگا تھا۔۔۔ " دونوں میاں بیوی ساتھ ہی باہر آئے تھے اس بچے کے پاس۔۔۔ "شہریار

منع کیا ہے ناں کتنی بار۔۔۔ جھوٹ نہ بولا کرو۔۔۔۔ جھوٹ بولنا اچھی عادت نہیں ہوتی۔۔۔۔ ساری اپنے باپ کی گندی عادتیں سیکھ لی ہیں" دعا شاہزین کو دیکھ طنزیہ بولی جس کے جواب میں وہ سر کھجاتے ہوئے "یار میں نے کب جھوٹ بولا؟؟۔۔۔" شاہزین بھولا سا چہرہ بنا کر بولنے لگا۔۔۔ پھر وہ اپنے بیٹے کو گود میں لے کر "شہریار کیوں اپنے باپ کو ڈانٹ کھلواتا ہے اپنی مما سے۔۔۔ چلو سوری کرو مما سے کے اب جھوٹ نہیں بولو گے" وہ بہت پیار سے اپنے بیٹے کو سمجھانے لگا۔۔۔۔۔

"سوری مما" شہریار نے بڑا بھولا سا چہرہ بنا کر دعا کو دیکھ کر کان پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر اسے پیار آ گیا۔۔۔ دعا اپنی ناراضگی بھول بہت پیار سے اس کی پیشانی چومنے لگی۔۔۔۔ "آئی لو یو" شاہزین نے ہلکے سے دعا کے کانوں میں سرگوشی کی جس پر وہ جھیپ کر مسکرانے لگی۔۔۔۔

Happy_Ending❤